

OUP—880—5—8—74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۱۹۱۵۴۳۱۱

Accession No. ۴۱۶۷۸

Author شی م

منشی

Title

شاهنامه اردو

This book should be returned on or before the date last marked below.

شاهنشاہ اردو



دکھائیے نامی کہ منو طبع

U1678

CHECKED 1965

891 1211
M 54

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>شہی شمس شاہنشاہان ہر وہی سلیمان کو گاہ کرے مثل مور نہان سے ہری سو ہو بد تمام فرخ آسنے کیسہ زمین کو کیا کرین ذکر اسکا سہمی خاص مقام عنایت سے اسکی پر گل شاد ہر پرستار کے میں سب تاجدار کی نرہ شیریں گواہی ہے شیر تصفیوں کو دم میں وہ کو توئی تو عزت اب کسی کرے بھوج خواہ کہ شاہ و گدا کا ہر حاجت روا تضرع کنان او شاہناہ خان مجھے خوار کر کے یں لیل و نہار تو دیاد خواہ ہوں کامیاب ویر مرا کر تو روشن چراغ مراد وے تو ہی غفار اعز نگار دکھامت تو ای داور وادگر</p>	<p>بلندی وہ خسروان ہر وہی کبھی ناتوانوں کو بخشے وہ زور کیا آسنے قدرت سے پیدا تمام بلند آسنے چرخ برین کو کیا پرستار اسکا ہر چراک ملام کیا آسنے آراستہ باغ و ہر جہان داری پاک پروردگار دلیران گواہی ہے ہر دلیر گدا کو وہ چاہے تو دی خسری وہ بخشے جسے عزت و افتخار تو ای شہی اسکی ہر گرا تہی</p>	<p>کہ ہر کردگار غفور رحیم کسے گاہ جہشید کو وہ تباہ سو معمار و زہرہ و شتری زبردست دنیا میں اندر ہوت میان او سپہ سالار نہمان ہر رکے معجز کار اسکا روز بان ہمارو خزان سے ہو ایہ نیاز نگہدار خلق و جان ہر وہی تو پھر ستمی کوئی کیا کر سکتے تو ہی خداوند پست بلند وہ سب کا ہر باری وہ و گدگیر</p>	<p>سہنامہ جز خدا کے کریم کبھی دفریدون کو وہ دست گاہ بن دوید و انسان و حور و پری کیا آسنے پیدا ہوا لاؤ پست عجب کی حدت عجب شان ہر بھر دم جہاں سکھایا میں چرخ میں کیا سر کو سر فراز خداوند کن و مکان ہر وہی اگر وہ نہ یہ قوت و زور و دے تو نا پر وہ آب او زور و مند گدا و شہ آسنے میں فرین پذیر جو در گاہ میں اسکی ہو ہر زمان میں افتادہ یارب سہنامہ یہ پھر تائیدین بخت برگشتہ آہ نگاہ گرم مجسمہ کر یا خدا دیکھا اب ہمار گل آرزو کہ بخش میرے کہ میں بندہ بون</p>
--	---	--	---

نہیں اور کچھ تو اس دل پہ نہ درگاہ سے اپنی رکھنا مرد شعبستان دل کو مرے طویر مری طبع ہو کن دان یا آلہ مرے خامس کو کر تو گو ہوشان	ولیکن تمنا ہی ہر زمان تو بلا مراد اور کر محسوس چراغ خرو سے منور تو کر معانی شناسی کی ہود سنگاہ زبان کو مری کر فصیح البیان	کہ منت کش عمر ہرگز نہوں جہان میں نہ کہ دل پریشان مجھے اپنے گنجیہ فیض سے مجھے بخش اپنے سنگاہ سخن الہی مری اب دعا قبول	تلاک مننون حسان بچوں کو غار و نری سے جہان مجھے قدش کو جو غفلت و شنائی دیکھا مجسورہ سخن بچن مٹھیل قبول
نیت سرور کائنات جناب رسالت مآب علیہ السلام			
پرازدشت میر نہو کیوں دہان سر سوزان جو دو عالم جناب سر سوزان احمد سبقتے سحاب سخا و محبت کرم فرخ جہان نور ایاں و دین فرازندہ رایت سہوی قدم آئے مسلح چو کما میسر ہوا جبکہ قرب حضور یہ بخشا اسے پاگاہ فرسیح کروں اسے اصحاب کا بیان کے ساتھ انصاف کا بچہ بیان سمین اور یا ربو یا مسطی پیشی تمنا ہی کہتہ سلام لکھ اخصا رابح شاہ جہان	نئی چوہر و در زبان سپر نبوت کا چراغ شتاب رسول خدا سید انبیا پیم جو دو خوش خلق عالمی تم وہ جمع شعبستان میں انفقین دشمنہ خورشید پیغمبری تو پایہ برما اور مسلح کما نظر اسکو آیا و تانبہ نور ہو سے جسے شاہان عالم طبع کہ میں صحت و فخر شان نہ طاقت قلم میں ثواب بان مے دل کے برلا و تم دعا دلبر عیفت ابو نصر محمد معصین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی	وہ حشر رسل سرور نامور جہان کے دین بچہ نبین تمام خردمند دانشور و سب نظیر وہ مہر جہان تاب امج جلال شفیع گان بان بروز بزا وہ ہر خاص صان بروز نگار سپر برین کے گنجیہ فیض نگاہ میں جس کو اہل یقین گرامی و اشرف ہوا انسا میں ابو بکر عثمان والا گھر کو یمن سخن کو یں لب تنصیر گنگار ہونین بروز حساب	تلاک مننون حسان بچوں کو غار و نری سے جہان مجھے قدش کو جو غفلت و شنائی دیکھا مجسورہ سخن بچن مٹھیل قبول
جہاندار اکبر شہ بے نظیر ہمایون خصال شہ نامور محبت رکھے جو وہ دوش سے حقیقت کروں علی کی بیایان خدیو زمان شاہ عالمی وقار درد و ملت شاہ عالم پناہ یہ وہ بارگہ پر کہ امس و کھ خود سلطان والا گھر جہان نکرشانی میں جمع کھانا	خداوند تاج و کلاہ و سیر خجستہ شامی فرشتہ سیر مودت ہوا سکوفادیش سے نہیں اسے ہمسگ کوہ کران شہداد و خسر و نامدار فقیر و فنی کا ہر امس گاہ نہ محروم بیان سے کیا زینار گر بار رہنڈی غلام سحر وہ چو کہستان خدیو زمان	فروزندہ خورشید برج می جہان بان و دین پرورد حق پورہ شناور و دریا سے عرفان کا فزون شفقت خلق کو مستمند جہان پرورد کام بخش جان سے کام یان ہر کسی کا شتاب سخاوت میں دیکھا تو ہر سما اگر ہو فرما نبیوں سخطا جس کا نیا ایمان جو رکھ انکار	گرامی در قوج شہ ہنشی حقائق شنو شاہ والا شکوہ دل اسکا جو مثل گہر بر صفا مروت میں یگانا شہا جہند سر سہ فرازان کس بیکیان یمان آسے ہر کوئی ہو کامیاب حضور اسے خجستہ ہی غرق لب اگرے غمناز و سے لطف نعدہ تو چرخ جہین نے یہ پایا وقار

<p>نہ تر جہتہ تمس ہو تا کسی عطارد و جہنمی جہاں مار کا نکیو نہ کیو زہرہ کیان فخرشان لطیف شہنشاہ عالی جناب فہنشہ کے اوصاف میں شکار پیشی کی ہوا زور و ہر زمان ہے اسکی غمش کیو رستمان غزلان معنی شناس لک و زور بہم مغل آرا تھے ہنگام شہ قمار کجا بھی جو مذکور تھے وہ ہر کسی کو سر نہیں لکشاغرمین نسخت و مختصر یہ سنگ مراد مرے مہربان یہ بولے لڑائی فشی س پہلے کو وہ سلطان کی پہلی شہنشاہ خدا نے جسے شاہ اکبر ہوا میں دل و جان مصروف معانی شناسان فرخ نہاد کرافتہ یہ نامہ دل سب مرتب یہ شہنامہ جب ہو چکا</p>	<p>اوٹھنا نہ لڑا کسی سوچ کمی سپاہی ہر مہرچ سکا کا کہ جہنمہ بخان میں چاکریاں فقطہ دوستان ہی نہیں کلائیہ نہیں تاب کلشہ بان زہرہ یہی جو دعا اسکی ورد زبان تہ خاک و خون ہو سو شہنمان</p>	<p>لو اکب میں سبیل خراج گواہ جوان شہری گرم طاعت یعنی وصل نے اطاعت جو کی اختیار جو دوسن بھی ہوں انگر غدا خواہ کرے جو بیان وصف شاہ دین کہا رہے شہنشاہ شادان رہے جہاندار اکبر نہ ہو بخت</p>	<p>کہ شہلی کا ہر خشنہ ماہ تو اسکو میر سعادت ہوئی تو یا فلک ہر طاعت بار کرے انجان شہ دین پناہ دعا پر جو پناہ ختم سخن تراطف دائم گلبان رہے ہمیشہ جہان میں ہو پناہ کہ تماش مثل نور و محبت غور ہر ایک لفظ تھے انگر سخن عجب نظر و کش جو آب تاب کہ تہ جہان لکے شہنامہ کا تھام زمین احوال مرقوم ہے خلیق پسندیدہ مشہور عام بنام شہنشاہ گردون جناب جہاندار خشنہ لعل و زور وہین کہ شہنشاہ خانی طلب نہی مجھ کو زہار فک و کد رہ منصفی سے یہ بولے تمام کہ یہ بنام شہ نامہ دار کیا قصہ خسران و غم</p>
<p>یہ کتا ہی زیر سپہ بلند بجز ہر دم پوشا قہمی نہیں ارادہ اسے سے تھا جنگ کا تو جہان کیو مرث کی جنگ کہا اسکو وہ زمین روان سکون کہا جسک کا ہو زمین اسید ہو وہ باد شہ زاد و جنگ جو</p>	<p>مہار تھے سامان شہ و حرب تو پھر کسی نے بیان کیا یہ تاریخ فرخ نہیں کہیں کہ احوال معلوم ہو سرسہ سخن ختم ودا نشو و نشان تم ابر ریختے کی زبانیں لگو وہ شفاخان کی خبر خسرو خدا ودا و رنگ وافر کیا لکھی نظم یہ وکشم آبدار سخن آتش نایان بادین داد بہت خوب ہے کہ یہ منظر کیا خاکرب سال تاریخ کا</p>	<p>وہ مجلس تھی رشک بہار میں کہی شہنامہ تماشاکتاب تو کل کہ مرد سخن سنج تھا یہ شمشیر خانی وہ موسوم ہے کہ زور ودا نکا جہان جرج نام کہ نظم ترتیب آب تاب چرخ شہستان سلطان پس سنا یہ سخن جب توباء طرب بجز کلام شمار و شرح ہوے سنا اس نظر کو شاد کام بجا ہے وہ ہون اسے گوہر شاد تو پھر لائق غیبے فقید دم</p>	<p>سبب تالیف کتاب وہ مجلس تھی رشک بہار میں کہی شہنامہ تماشاکتاب تو کل کہ مرد سخن سنج تھا یہ شمشیر خانی وہ موسوم ہے کہ زور ودا نکا جہان جرج نام کہ نظم ترتیب آب تاب چرخ شہستان سلطان پس سنا یہ سخن جب توباء طرب بجز کلام شمار و شرح ہوے سنا اس نظر کو شاد کام بجا ہے وہ ہون اسے گوہر شاد تو پھر لائق غیبے فقید دم</p>
<p>نہ جہتہ تر جہتہ تمس ہو تا کسی عطارد و جہنمی جہاں مار کا نکیو نہ کیو زہرہ کیان فخرشان لطیف شہنشاہ عالی جناب فہنشہ کے اوصاف میں شکار پیشی کی ہوا زور و ہر زمان ہے اسکی غمش کیو رستمان غزلان معنی شناس لک و زور بہم مغل آرا تھے ہنگام شہ قمار کجا بھی جو مذکور تھے وہ ہر کسی کو سر نہیں لکشاغرمین نسخت و مختصر یہ سنگ مراد مرے مہربان یہ بولے لڑائی فشی س پہلے کو وہ سلطان کی پہلی شہنشاہ خدا نے جسے شاہ اکبر ہوا میں دل و جان مصروف معانی شناسان فرخ نہاد کرافتہ یہ نامہ دل سب مرتب یہ شہنامہ جب ہو چکا</p>	<p>یہ کتا ہی زیر سپہ بلند بجز ہر دم پوشا قہمی نہیں ارادہ اسے سے تھا جنگ کا تو جہان کیو مرث کی جنگ کہا اسکو وہ زمین روان سکون کہا جسک کا ہو زمین اسید ہو وہ باد شہ زاد و جنگ جو</p>	<p>یہ کتا ہی زیر سپہ بلند بجز ہر دم پوشا قہمی نہیں ارادہ اسے سے تھا جنگ کا تو جہان کیو مرث کی جنگ کہا اسکو وہ زمین روان سکون کہا جسک کا ہو زمین اسید ہو وہ باد شہ زاد و جنگ جو</p>	<p>یہ کتا ہی زیر سپہ بلند بجز ہر دم پوشا قہمی نہیں ارادہ اسے سے تھا جنگ کا تو جہان کیو مرث کی جنگ کہا اسکو وہ زمین روان سکون کہا جسک کا ہو زمین اسید ہو وہ باد شہ زاد و جنگ جو</p>

سہلک ہوا زکرمین ہلاک
مضرب کی مرث آئے دوان
سنی بدلتے اک آواز غیب
خدا کے تودل کو تیریں خوشی
زین دیو ناپاک سے پاک کر
کیا اپنی آراستہ قیوج کو
دلیو ہنر مند و اہل تمیز
در خدا جیسے زار ہر جانور
جو پوچھا وہ لشکر کو وہ دیو بھی
ہوا گرم بازار زرم و ستیز
ہوے دیو عاجز و دودا مے
کیو مرث کے ہاتھ سے دیو ہلا
کیو مرث کی فتح شان ملی

ملا جھکا سکا تہ خون و خاک
ہوا شاہ عکلیج گر یہ کمان
ہوا شاہ کو یون میان غیب
گرایا جاکے دیو نیشکاری
رخ دیو کشش تہ خاک کر
ہوا ساتھ دیو ن کیو چنگو
کیو مرث کا جہان و دل سے غریب
سدا تھے مطیع شہ نامور
ہوا آگے شہ کے مقابل تبھی
ہوئی ایک بر پاوان رستخیز
نشان زندگی کے ہوئے نام سے
ہوا کشتہ پنجہ آبدار
تھنا سے دل کی حاصل ہوئی

یک ایک چو لنگر کئے کھائی نکست
سیاہ کایک سال نامہ ما
کو بیل بے صبری کو لکھیا
مطوف تو ہوگا بغض الہ
کیو مرث نے جب سنی پیدا
سیاہ کا ک پور پونگ تھا
کیا شاہ نے او سکھو فرخج
کیو مرث کے ساتھ سہلک ہو
یہ زرم شاہنشاہ نامدار
زبس گرم کین ہر دلا و دلا
ہزاروں چو کشتہ و کشتہ
غرض دیو اور پوچھ دیو بھی
کیو مرث شاہ جیسے تحصیل

سہر برین نے کیا سہلک پست
دل و جان کو اپنے پر خرم رکھا
نیا دھنوں و مرگ زینت
دلیرانہ دیو نیش جو کینہ خواہ
تو پو شاہ نامہ کدہ سے ہو تھا
کہ سربا ہوش و فریاد تھا
روانہ ہوا پھر وہ ماتہ موج
روانہ ہوئے جان بہر مدد
وہ لا بہت لشکر دیو سار
تو مغلوب دیو ن کا لشکر ہوا
رہی جنگ کی پھر نہ جی میں تپ
ہوئے قتل او دیو کا لشکر بھی
جہان میں رہا کھلا میر سال
وہ پو شنگ فرما نوا سہلک

احوال سلطنت پو شنگ

ہوا ایک پو شنگ فیر و نخت
جہان داد ساسکی آباد تھا
جب آیا بھی پو شنگ نظر
کہ تیش جو نورانی تمام
سہلک لا یا وہی آب جو
نشان آئے دی رسم نان تمام
جہان میں یہ آہنگری کا ہنر
جو کمر کی آتھ ہوئی بعد از ان
وہ طو مرث شاہنشاہ ارجمند
تھنا کی خاطر بھی بہبود خلق
کہ تہ پالیسی کروائی اب
سیہ گوش اور یوزو شام باز
خلق پرور کا تھا ان فیر
وہن دیو نیرت میں آئے تمام
جو سر کردہ دیو ن کی تصافح کا

بعد فرخی ملک تاج و تخت
نشان نام خم کا ہرک شاد تھا
تو شاہ جہاندار فرخ سیر
کہ خلق تیش پرستی تمام
بائیں دلچسپ و طرز کو
دل مردان کو کھا شاد کام
کیا آئے ظاہر نہ تھا بیشتر

جہان پروری سانس کی امتضا
کیا اور یہ کام فریبگ سے
سپاس نہادوند لایا بجا
جہاندار سے پھر پائیک
بجز یہ وہ وغیرہ برگ چمن
سمو را و سجا بلور پو شنگ
چمل سال یاداد و دانش نا

کہ عدل و انصاف میل فدا
کہ تیش نمودار کی سنگ سے
یہ ارشاد کیا یہ سہلک
کیا جہان شاہانہ تہ پیک
نہ پو شنگ تھی سہلک بیشتر
کیسے کاشتہ پیدا بروی زمین
جہاندار پو شنگ فرما نوا
ہوا شاہ طو مرث شاہ جہان
تھا کام جزو ادشام سحر
یہ آئے لگا کشتہ شاہ جہان
کہ پو شاک مردم کو کافی ہوئی
وہ سیکے شکار اعلیٰ سہلک
لے آیا حضور شہ نامہ
او دھست ہما شہی کی خواہ
او دھستہ دلیلان و جہاندار

در بیان احوال سلطنت طو مرث

جسے خلق و عالم کے دیو بند
مراد دل بادشہ سود خلق
کہ پو شنگ خلق کو رو شہ
بعد شہنشاہ گردون فراز
خردمند دانا و روشن ضمیر
کیا زرم زرم مشہ نیک نام
سواوس دیو کشش کا نوا تھا

رعیت نوا اور تھا وادگر
جو تھے عہد میں سکے دانشور
پہر آغاز و ان پشیمانی ہوئی
ہوے سب گرفتار دام فکر
وہ قید لیکن کہ ان کو
فرا ہم پو وہ پو شنگ شاہ
صفت آرا و دھستہ وہ نوا

رعیت نوا اور تھا وادگر
جو تھے عہد میں سکے دانشور
پہر آغاز و ان پشیمانی ہوئی
ہوے سب گرفتار دام فکر
وہ قید لیکن کہ ان کو
فرا ہم پو وہ پو شنگ شاہ
صفت آرا و دھستہ وہ نوا

رعیت نوا اور تھا وادگر
جو تھے عہد میں سکے دانشور
پہر آغاز و ان پشیمانی ہوئی
ہوے سب گرفتار دام فکر
وہ قید لیکن کہ ان کو
فرا ہم پو وہ پو شنگ شاہ
صفت آرا و دھستہ وہ نوا

بہر جنگ جو ہر دو لشکر ہو
 بیک کر تو اسد کہنہ خواہ
 پھر اندر گم سے جو ہو قنیا ب
 اگر ہو سے جان بخشی یا تو
 شہنشاہ کو لکھنا سکھایا تو
 مہر تاج جو بشید طہمورث کا
 جہاندار جمشید عالمی وقار
 دلیو تو ہی نور آفاق کسیر
 بیاض قرون اسکا جہا و چشم
 فن پار چہ باقی و کشت کار
 ہوا عہدین اسکی پیدا پس
 کیا شہنشاہ موم کو سکن کین
 کتاب اس مکان میں لایا
 سکھایا وہمان مردمان کو تمام
 وہ حمام او قصر دیوان و کمان
 بہت دلکش اور بیت استوار
 اور اس تخت پر بیٹھا تمام
 غرض ہر کوشش کی کشت
 شہنشاہ نے کشتی بھی طیار کی
 جب تاپہ نور روز شہر توین
 جزیق اس دیوہی کو تمام
 رسی خلق آسودہ و جبہ خطر
 نتھا کوئی رنجور اس دوزین
 تو شہنشاہ نے دودش نور
 تو آیا وہین دل میں شہنشاہ
 اکابر جو تھے انکو کر کے طلب
 خداوند اور گن فرسہون میں
 خود و خواجہ آرام اہل جان
 جہان میں ہر جہے پیدا ہنر

ہزاروں جہان و ان ہر
 دیکھا فی عدم کی وین سکراہ
 کیا حکم تب شاہ نے یون کتاب
 تو سکھایا وین ہم ابط فہر
 وہ حرفو نکا پڑھنا بتلایا وین

بیان احوال

خردمند دانشور و ہوشیار
 ہر اک شاہ تھا اسکا فرمان پیر
 سدا خلق پر اسکا لطف و رحم
 کیا شاہ جمشید نے آشکار
 ہو سے اس جہان میں پیدا
 ہوا کوئی ہر مکان میں کین
 نہ بنے شغلاں بیکار گزر ہو
 کہ کرنے لگیں سب عمارت کا کام
 بنائے گزین و بلند و فراخ
 سراپا اعلیٰ قوت سراپا بہار
 رہے تھا سدا خرم و شاد کام
 جہان چاہتا وہ شہنشاہ
 محیط جہان میں یہ پہلے تھی
 تب اس حسن تر جہاں میں
 گم شہنشاہ خسرو نیک نام
 بہت خرم و شاد کام و خرم
 رہے مرگ بھی دوسرے میں
 ہوا شاہ کے دل میں بندہ و
 کہ ہر سرور میں ماہ خوشی کے
 یہ جمشید لایا جان پر کباب
 جہاندار شہنشاہ زہر میں
 یہ جمشید خاطر مردمان
 نہیں کوئی محبہ شاہ نامور

وہ خوشاہ کے جمشید بل ہوا
 رہے زندہ میدان میں گزرا
 کہ قتل دیو و لکھنیاں تب
 پذیرا کیا شہنشاہ نے اس
 شہنشاہ نے ہی سال کی داوی

سلطنت جمشید

خداوند اور نیک شایہ شہنشاہ
 شجاعت بہت خوب بہت بلند
 ہنرمند و گزرا دل و ذوق و فنون
 فروز و دنیا و شہر و کائنات ان
 زراعت کے قابل میں تھی جہاں
 سزاوار ہر شخص کے ہر مکان
 یہ دیو و لکھنیاں شاد میدان لیا
 ہوا جبکہ حکم شہنشاہ نامور
 بنائے گزرا و رنگ سے
 بھرا اک تخت شہنشاہ نے مرتب کیا
 کبھی حکم کرنا وہ یون دیو کو
 پہنچتا وہاں ایک دم میں شوق
 سر سال کا جو نور و زمان
 مہیا کی و نعمت ہوتا وہاں
 ہمیشہ و طرب ہر فصل تک
 نہ بے شغل کوئی نہ بیکار تھا
 جو گزرے ہر سات سو سطحی
 کیا گزرا ہی طرف کی نظر
 بجاہ خوشم زیر جہنم برین
 بناؤ کہ نیامین ہی کوئی شاہ
 جہان کو کیا میں نے اس سے
 انشطا و خوشی نور و جہاں و
 سنا جبکہ جمشید سے یہ سخن

تو فوج کا شہنشاہ قاتل ہوا
 انھیں قید کر لیا وہ غلابو
 لگے گئے دیوان خوشنوار تب
 وہ لائے دوات و قلم شیک پاس
 رہے اس کے حکوم دیو و پیر ہی
 ہوا بعد اس کے وہ فرما نروا
 سپہ سالار قلم فرما مذہبی
 اور اقبال دولت سے تھا احمد
 فراست سے ہر چیز کا تنہا ہون
 زور جو شہنشاہ فرست و ہر ستون
 سوا اس کے حسن جانتا بیان
 دیا اور کیا حکم یہ بعد از ان
 کہ ہر مقرر وقت مکانات کا
 ہو سے دیو و پیر و شہنشاہ کار
 طرح دار و دیو چپ ہر گز سے
 اپنا قوت و گورم فریب کیا
 بیرو سے ہوا تخت کو لے چلو
 تھا دل میں اندیشہ تخت فوق
 سوا اسکا نہ جسد و فکلام
 غرض ہمیشہ اسے وہ شاہ جہاں
 رہا حکمران شاہ زہر نیک
 کوئی درمند اور نہ بیمار تھا
 کیا جہاں میں شہنشاہ جس طرح
 کہ جہاں خوشم ہر ماں ہر قدر
 ہر ایک کوئی اپنے دیکھتا ہین
 کہ جبکہ براہ مرسہ ہو جہاں
 جہاں سے ہوا رنج ہو کہ سہ
 مرسہ ہی سب ہی ہر ایک سے
 لگے کہنے دشتہ ان زمین

و لعل میں مجھ پر پہنچاں
کوئی دیکھو دیکھو یہ روز بد
خفا ہو کے شہ سے حکم کار
یقین ہو گیا یہ کہ نیرہاں پاک
جہاندار حشر پیدا انجام نکار
ملا انھیں خاک میں بخت جم

احوال سلطنت ضحاک نامی

کہ تھانازیان میں وہ فرمانوا
شب روزاں پار پایہ کا شیر
رکے اس تازی تھانوا وہ
گراش کے تعلیق کیں آنکر
معرا تھانوا کہ جو عقل سے
وہ ہولادای شاہ فرخ نداد
کہ جو کچھ کوئیں کہے تو وہی
یہ مذکور کیا جو ترے راز کو
جو مراض تازی ہی تیرا پر
یہ سکر ہوا دل کو ان کے درد
رہ دین وہ شمس جو دور
اگر اس کام سے تو کوئے دلد
نہ خون بد اسکو منظور تھا
انگا کہنے پھر وہ کہ ای تادار
مکان ایک بیرون دولتسرا
سم گار تپاک نے ایک چاہ
گیا جب اوھر تو میراچ میں
وہ ضحاک جبرم و بدادگر
ہوا میری تدبیر سے اپنے شہ
تو ہو یاد شہ ہفت اقلیم کا
پیسکر ہوا شاد ضحاک شہ
تو راں اوں خبر ہو نہ رانچان

نہیں اور تجھ کوئی تاجور
نصیب و ناسم کے گیلان بخت
انرا لکے کرنے بے اختیار
وہ من اور گنا سکے پڑن جوں
انگی اسکو بدولتی کھیرنے
جدا شاہ سے تخت شاہی ہوا

لکھن آگے ضحاک کی پستان
سہدار مراض تازی بنام
ہزاروں بڑا شکر کاوش
پس ایک تھا اسکا ضحاک نام
حضور اسکا ہمیں راست گو
وے تعارف یہ کہ یہ ہوا
انگا کہنے المیس سے اور بھی
ولیکن میں کھتا ہوں اس شرط
قسم کہ اس ضحاک نہیں شہ
ہوا جیلا پسین عہداستوار
کہ تو جوان اور ترابا پیر
یہ گفتار تو نا پسندیدہ ہے
کسی شاہ زادہ نے یہ با شجب
رستہ تیری گردن پر سونگند
یہ بوجھا کہ کس طرح کیے ہلاک
کنواں ایک اس شاہ کی ماہین
وہ شمس مکان میں رہ کر
کی اسکو خوس پوش پھر مہر
لکے تو تھانے سرودست پا
پھر المیس بڑا ست یون کا
مری پوش و عقل و تدبیر
سراسر جہان کی بخت خوبان
فواش بست پیہر صف کی

خورشید خانہ خسرو نامور وہ طیار کو پیش فرمایا روا ہو لکھا کہ اسکو بہت شاد کام کذا تو قہر دان شاہ فرخ سیر بعد لطف کیا نہ ترو سفید زور سے عنایت کیا دیان الہ مری آرزو کی کہ شام چنگاہ بہ تو۔ مرزا ناگ عجیب نوازش سے جسکو کہ قون چوبند جو کھٹ پنے شرف بہر بن لے یہ کردار بد کر کے وان آشکار کیا چارہ دا شور و قن مطلب پھر آتے ہیں تیس پیدا ہوا ہوا وہ لکھا جو قصیدوں قن تھا ہوا اسنے ضحاک اندوہ بہن کسی طرح سے چارہ سازی نوکر نہیں اس چارہ کوئی کوئے نگر بتایا چاہیں نے یہ علاج	ایک لکھ لاؤ تو خوشتر طعام پکا ایک دن بیقتہ مرغ وان زروی طرب شک کی آفرین غرض دوسرے روز بہر شاد شاد وہ ضحاک نے جبکہ کیا طعام کی عرض المیس نے بہر شتاب یہ زہر نہیں کرے سپہ اوسل یہ ضحاک بولا کہ اسے ننگ خو یہ لکھ دیے کھل کھنکھیں دیے جبکہ بوسے سر کش گاہ جہاندار ضحاک حیلان ہوا پراس درد کا کچھ نپایا علاج وہ اگر حضور شہ نامدار تری زندگی تا بتود شوار ہے یہ کہنے لگا پھر زور سے نیا کیا شاہ نے جب بہت انکس تری جان کو چھو نہ ہو چکے گند	لا جیکہ کہ تو شام و سحر کبھی مرغ لانا کبھی چارہ پا کہ تھا خوشتر و نغمہ نیکو طعام خورش لاؤ لکھا اس کل نغمہ پکا لکھا بادل بہر اسب جو کچھ چاہیے مجھے کہو طلب کہ دون ایک دوسرے سر کش گاہ بہ تو۔ سیبانی ہو بہر طرب کہ ہونا میرا جہان میں بلند تو شیطان نے سپہ بوسہ دے نظر سے وہ نا شبہا نا بکار لکھ کرے تہذیب چرخو زرب نہ شکل طبعیان ہو پیدا ہوا نہیں وقع ہونی یہ ہرگز ملا لکھا کرے فریاد و زاری ہون شتابی سے عاجز نوازی نوکر کہ سانپ کو کدے آدمی کا تو نگر
--	---	--

آمدن سلطنت ایران بدست ضحاک

و آوارہ شدن جمہود و رسیدن تہماشہزابلستان بلہاسن کی روشناختن اور اوجہ

ہر ملک کشور میں پہنچے خبر رکے ہر دوار سپاہ پنے پاس بزرگان ایران کے جمعیہ سے بان کے احوال ایران تمام پسکو وہین شکر سیکران شکست سے کئی بزرگا جنگ رہا کوئی بھی پھر نہ ہوا جسم کیے لوگ ضحاک نے پھر رہ ان کروں پھر ہر اک کلین تیرہ فزون	والی زابلستان و حمت بستن با او یہ ہیبت مہمئی شاہ کے مہرین ہوے پیش ضحاک حاضر سبھی اگر فرخ سرکار جاوے اوجہ وہ جمعیہ بھی آ مقابل ہوا جو اقبال اور محنت بہر ہوا بہا شاہ ضحاک ایران کا شاہ اسے قید کر کے بمان لاؤ تم ہر اک طرف کے پھر طرفہ کو	جسے دیکھ اوتے ہیں پہنچیں ہوئے تیرن سے سو وہ آنکے کی عرض ہوئی یہ شہ ذوالکرام کیا شاہ نے ساتھ آنکے رون کہ یزان ہوا شاہ جم سید رنگ کسی سمت تنہا گیا شہ جم کما یوں شہ جگر کو پا تو جہان زور کو بہر اول الغام دون
--	--	---

کو ضحاک بنا ہندشہ تابور
کہوڑنے لکے لوگ ہر شہر میں
کہ جست باندھی یہ بندگی
تو ہوا اوسے وہ ملک بھی ہو
وہ کام دل کچھ نہ حاصل ہوا
تو جم اور نہ لکے جسم ہوا
ہوا وہ نصیب شکر تلخ و کلاہ
تخصص کنان ہر طرف جہاؤ تم
کیا وہ مین حکم شہ نامجو

کلاوے سے جو گرفتار کر
سمدیہ جیخ پر فست جسم
مہراک سے چھپاتا تھا وہ ایک
غرض رفتہ رفتہ بعد رنج و غم
سرو مہر سے حسن پر فست جسم
وہ ابو یوسف یا تاج بران تھی
وہ قامت کمون یا قیامت کون
لبوں سے جو کھاسکے ہوا شکار
سوانحی و فست جسم وہ صنم
جو در پیش چاہتی تھی کوئی جنگ
برس بندہ کی تھی وہ دستان
اوی سال میں جو توجہ شاہ
دلیر و ہنر مند صاحب جمال
وہ باب کو اسکے انکار تھا
رکھے وصل کی اپنے جی میں
سوا س دایہ نہ لیکہ نشت کو
کہ ہو تو تو بخواب شاہ جسم
کہ تھا یہ دایہ نہ لیکہ نشت کو
یہ فردہ جو تونے سنایا مجھے
جو جسم اتفاقا وہاں جو گیا
یہ تھی آرزوی دل شاہ جسم
وہ حاجیوں نے نہ جانے
تے اک شجر کے گیا بیٹہ جسم
پڑی اسکی جھینڈ پر چڑھ کر
یہ پوچھا تو کون ہوا جو ان
کہ لکھا کہ لکھتا تھا دولت عظیم
مجھے تو آپس بادۂ ناب ہو
کہ ہو خاطر غمزدہ کو سرور
کہا یہ لکھی بانوس مہربان

رضا مندریں اس سے ہر دن شیر
شب روز با خاطر ہر الم
نہ ہرگز نہ تاتا تھا وہ آپ کو
گیا لاہستان میں شاہ جسم
دلارام و دلدار و محبوب تھی
وہ مرگان تھے بلکہ سیکان تھی
قیامت سے بلا وہ تھا کون
دم عیسوی سے ہونہار
نہ مردوں تھی وہ تھاکر کیم
تو بچنے واندیشہ نہ بند رنگ
نردست دانشور و نکتہ دان
سوز لاہستان الہا پست
جہان میں تھی وہ دلربا پیش
کسی کو نہ دیتا در نہار تھا
خوشی سے وہ ہمیشہ ہر گاہ
کہا تھا کای دخت فرخندہ تو
اور اس ہوا ک طفل فرخ شیم
حضرت شاہ عالیہ ناب
تو از نہان سب نہایا مجھے
اسراہ اک باغ تھا شاہ کا
اس باغ میں چلکے اب کئی دم
وہ چار چہرہ شاہ رہ گیا
کہ بود و دل سے غبار الم
تو حیران ہوئی بس وہ دیکر
عیان کہ مجھے تو از نہان
بست حشمت و جہاد و عظیم
کہ دل رنج سے سخت تھی تھی
فرما ہووس کلفت کو کھنڈ
در باغ چہ ہال آبا جوان

بڑا رہتا سکا ہر چہ حضور
سوادی و کوہ آوارہ تھا
پری وار مرد سے پوچھتا تھا
بہار لونگ نال کا شاہ
وہ زلف و دوتا اسکی ہاں
کیسے سیکرٹن کہ گئے ہاں
کہوں کیا کہ نہ تارنے کیا کیا
وہ چھو اسکی خونہ مرد مرگ
ہنر پلاوانی کے تھے اسکی یاد
بھنتی تھی پر شک مراد وہ
جوان تھی ولیکن بندہ ہر
تو بندہ سے اسکی بدخواہ تیر
بست اس کے شاہان طلب کار تھے
یہ میں عمد وائق تھا ہر
زن عاقل کا یہ تھی خستگی
تو سے ہر چہ دیکھے جو طاعتوں
یہ سکر نوید سرت فزا
یہ سن شاہ نے فردہ وافرور
غرض اس سب سے وہ غلام تیر
اور اس باغ میں تھی وہ دلدار
فرما جی کو ان نے ہلائے
ہوا خوش چوڑی تو نہ تھی
کسی کام کے واسطے لکھا
عیان جسم کی صورت تھی کوئی
دیا اسکو تنید نے ہر جہاں
پر اب کرد و نجات گرفتار تیر
خداوند سے باغ کے لائے تیر
پرستارے جب سنایا تیر
الگ ہو وہ وقت رسیدہ تیر

غم و غم نہایت سے دل دور
نہایت غریب امید بچارہ تھا
اک وقت رسیدہ غم دمہ تھا
کے ایک تھا خود شہر شاہ
گرفتار ہوا انہو سے رہا
سزا رون ملائے بخون و مٹک
کہ ہر گام پر فست جسم کیا
ہوئی جس کفر کفر کی تمام
وہ تھی پہلوانی میں بھی استاد
لئے زم چاتی دسب راندہ وہ
شعور و فراست میں تھی منظر
شہر لاہستان نے ہائی غفر
بہ قتل و جان خریدار تھے
کہ وہ ماہ سپر جسے دیکھ کر
کہ غم شناس خود دست تھی
ہوا یان عیان چھپر از نہان
بست شاہ قہر میں تھی وہ دلربا
کہا قاپسے کا عینیک روئے
نہ سناتا تھا خواہش کو چکا سخن
جو در نہان جسم کی طلب کار تھی
صبا کی طرح سیر کر آئے
وہ مہر از بادل داغ داغ
کہیں اس پر برو کی آئی وہاں
در خندہ غمی شکوہ خسرو
کیا چرخ نے میرا خانہ خراب
خراب و پریشان و گشتہ ہوا
ابھی جا کے دوین جام شراب
الکھی باغ میں پیش رنگ چین
رخ خوب رکھی رشک چمر

اسے اور ہرگز نہیں کہتی
 کہ اسے نہیں صرف چاہی شہر
 یہ کہ کوا چو سحر ہر سوز و غم
 چہرہ چوین وہ بعد دستان
 اثر کر گیا عشق جمشید کا
 تو بیجا ہو اب کیوں بزم شجر
 بس اب دیگلاس پر ستارو
 کیا جب طلبا سے جمشید کو
 کیا چمنے جانے میں آخر حذر
 رکتے جاتے ہی گرامی مجھے
 غرض شوق سے تو بیان آشتا
 اور اب سکود کیا تو شیدا ہوا
 شہ جسم کے رکھنا تو میں اپنا تھا
 کہیں ان گل چہرہ آئین و لیلان
 کی شہید سے حیا چہرہ طلب
 جو تکم اس پر پھر مرنے یون کیا
 برسم شہنشاہ جو ہوا بادہ کش
 کیا پھر یہ جمشید سے ایوان
 لگی کہنے یون پھر وہ رشک قمر
 ویا شاہ جمشید نے یہ جواب
 عجب حیرت پر بادہ ای نازنین
 کہ سے دم میں یہ بزدلوں کو دلیر
 خوش کے مرنے کو زباں دہرے
 زبیر جس جگہ تھی راہ کی ماندگی
 کہ جمشید شاہ جہان کی ہی
 یہ کیا کہ یہ خاطر من گذر لکاب
 تو اسے میں گلشن کی دیوار پر
 کوئی شوق سے مجھے بید و غم
 جو یون بیٹھے دیکھتے ہو تر و ہر

طلب دور سانگی رکشا چلی
 اسے اسکو ہو گیا تو کی منتک
 پرتار کے ساتھ آئی ومان
 لایا نہ یون تکتے ہی وہ جمان
 اگر وقتا را رفت ہوئی دلیرا
 تو طعنا کیوں سکے میں لکیر
 مجھے یاد آئی ای نیکو
 تو سوچا یہ جمشید فرخندہ جو
 ولیکن وہ بولی حد کہ کر
 بہت پاس غلطی میرا ہے
 کہ شاہ بھی ہو اور سرور شراب
 اثر عشق کا دل میں پیدا ہوا
 خرا مان جس میں تھی سیکھا
 ہو کہ جس کے گاہ کوہ کج
 ہوا و دینش وانشا ہرگز
 تو پھر جام ساقی نے جم کو دیا
 یہ کہنے لگی یون نہ دروش
 رہ دو سے اب نہ آیا مان
 مجھے نہ بیش بادہ ہوا مقدر
 کہی پھر چہرہ کو مہیسی شراب
 کہ دل سے کہتے دو گاہ چین
 پیسے سے برون کیس کا زہر
 غم دلا میں دور بادہ کرے
 تھا ہوئی بادہ ناب کی
 جہاں شاہ شہنشاہان کی ہی
 شبیہ شہر کو ان میں طلب
 چہرہ اس پر چہرہ کی بظہر
 ماہی تب سے کہ ہم
 تو کہ شہر سے لگی نہیں ہم

پر شمار سے سکے وصف جمان
 می اصل ورث بدد الزماں
 اصل غ پر جب ہوئی جلہ کر
 ہوا زرد غم سے رخ لالہ رنگ
 لگی پوچھنے یون کلاؤ خٹال
 مگروس کزیر کہ مال ہو
 اگر عاویہ کی زردی شراب
 جو چاہو تعین شیش بستان
 باری میرا شاہ نرا بستان
 مجھے یہ بے پروائی روضہ شہ
 سنا تھا یہ جمشید نے بیشتر
 کیا باغ میں شاہ ہم پھر دین
 لگی سیر کرتی وہ اک کو حوض پر
 بکھر پڑو ہر شہر گللاب
 کہا ناز میں نے کلاب بیدنگ
 کیے نوش ہم نے پیانہ چلیم
 کہ یہ یون بیکمان بادہ
 ترے دستے ہو کر حاضر عام
 کہ زیادہ تو کچھ نہیں چاہا اور
 سہی کہ پانوں تو مینا تب یون
 دل تیرہ نور و شنائی ہی سے
 جو پھر فرقت بھی بادہ کش
 کہ یہ رفع سب نہ کیا ہی تین
 کہ یہ بخت نہ تھی ہم نے تین
 لگی کہنے پھر یون بستان
 سی سے کہ یون کہ چاہو یہ
 تو دیکھا کہ شہر کو تین دو
 وہ دونوں سے سرگرم لڑائی
 طلب کہ کہ ہو پھر میں جو کمان

لگی کہنے وہ دستور دستان
 سرور و دین چنگ عشق گلزار
 تو صورت کو جمشید کی دیکھ کر
 طرح غصے کی جو یہ ہی سے تنگ
 اگر فشار تشویش رنج و لال
 اسیر محبت عہد دل ہوا
 تو اس باغ میں یون آشتا
 مبادا بلا کوئی آوے سے بدن
 میں اسکی ہون ان خند دستان
 جسے چاہوں اسکو کوئی غلط
 کہ انخت ہی شکستہ قمر
 ہوئی شاہ و خرم بستان
 ہوئی فرش شاہانہ جلہ کر
 شہر کہ پھر پانوں میں شہر شہ
 پایا آوے سے بادہ لالہ رنگ
 ہوا دور اندیش دل سے نام
 کیا چرخ لیکر اسکو تباہ
 وہ ہو لاکھم اور دھجکا جام
 نظر آئے ہجکا و عجب حیرت
 میں بے صبر سے بادہ طلب یون
 جسے کوفت ہو مومیاں کی چوٹ
 تو پھر جو جوان پیکار خود دل
 لگے سے خوشتر بار جسمی
 گمان لیکلی تب وہ شکستہ یون
 کہ یہ کہ یون پھر مرایہ گمان
 مہر باپ جم کی لاکھ شہ
 ملا کہ ہم اپنی منتف کہ
 اور حمر سے نیا اور حمر
 لگی کہنے جمشید یون گمان

تو فرما لائیں کہ میں اس مہر سے
 کرزن میں تھی کہ وہ کھلا
 دے ہر مہر کے لیے کہ اس
 دلیری و تدبیر و درویشی
 یہ سکر پر ہوئی شکرین
 کمان ہاتھ سے کہ جس کے کھی
 نو بچر دل جسے ہاتھ میں لے لیں
 پر پر و بی اس مہر کو پا کھی
 کمان ہوا تیر جس دم رہا
 وہ ہر زور تھی نازنین کی کمان
 لگی جی میں کہنے کی کیا شکیب
 غرض قوت و زور و جسم و دیکھ
 تصور میں کہ کیا پیر شتاب
 کو تیر جو بیجا ہر پیر آن کے
 مراد ہم آنکھ پر ہوش سے
 سمجھ یہ کیا شاہ ہم بھی وہ ہیں
 کہا اسے یہ ماجرا اک قسم
 جو دیکھا تھا ملے میں سیر حباب
 نکو دیر ہو وصل سے کامیاب
 سنا اسے دایہ سے جب چرخ
 یہ دایہ سے بولی جو تونے کہا
 جو صورت جسم کے مقابل ہوئی
 تو اور رنگ ہم کو یاد کر
 پر رونے دیکھا جو یہ حال جسم
 چہ نسبت ہر دیکھنے پر طرب
 یہ کہنے لگا کہ کما کو کھنڈار
 سنیان کی جو میں نے نگاہ
 لگا روئے جون اب یہ اختیار
 کیا شاہ جہشید کو یوں تباہ

کون صیدا سکویا کہ تیر سے
 کمر بند تھی تو اب زین سار
 کہ ہر مہر کی گونج کا کہ
 کہے مہر کی زبان بستیتر
 عرق گیا جس سے پر ہیں میں
 گیا غدر بھی او بہت عاجزی
 انصاف ہو کہ ہستار بنا کر وں
 یہ بات کہ میں صبا نہیں لگی
 کہی مادہ بسمل ہو زور گما
 کہ زابل میں جسے ہستار بیلوان
 شبیدہ شہر کہ دیکھو نہیں کج
 ہوئی نازنین خواہ رشک
 پر پیر نے ایک جام شراب
 انشا نکر وں تیر کا کہ اسے
 کروں اسکو خواب میں قوت
 کہ میری طلب گار نازنین
 لگی و میں دایہ سے سوچم
 ہوا آشکارا باطراف رب
 خوشی سے ہر پیر کی شہناہ
 ہوئی اور دیوانہ وہ سہم
 زرو می کرم بہت لا کھنڈا
 تو میں باشت نرسن دل ہوئی
 دل پرالم سے کیا ناسر
 تو چچا کہ یوں تونے کی چشم
 یہ اسوقت کہ کالید جیب
 جو دنیا میں عین مافق ہو چیار
 تو دیکھی شہید اری شک ماہ
 رہا کہ نہ دل میں شکیب قور
 کیا نہیں کہ بہت تاج و کلاہ

شہر یہ لہلا کہی نازنین
 اگر لہلا کہی نازنین شہر
 کہ زن زن ہو آکر او مرد
 خواہے مہر کے یہ تیو کمان
 و لہلا میں افزون مجھ کی
 کہا پیر کہ جس نے کاسنک خ
 مراد اس سخن سے تو نہیں گما
 بیجا جام جس میں اور نیک
 پیر کہ میں میں وہ نکر
 کوئی کھنچ سکتا تھا سکون میں
 ہوا میں یقین یوں کہ مجھ سے
 طلب گار جسم کی ہونی دیکھ
 نہ جس سے پیر آپ لیک کمان
 تو جس مرد فرخ بہ نال چل
 ساس گفتگو سے نکل کی اراد
 بہر گفتگو ان خوشی سے غی
 لیا کہ کو بیچان اور یوں کہا
 طلب گار غمی سو ہو جی ہی
 وہ دختر کہ غمی عاشق ہو بار
 اور اپنے ہوئی دل میں شہر
 پیرا تے میں جان ہم کی تی
 شہر کہ کو دایہ سے پیر دی شہید
 لگا کھنچنے نالہ پیر شہر یار
 انکر کہ اب تو یہ پیر زبان
 کہ کس طرف ہستار خیال
 شہر یہ گمان کہ وہ احوال
 مجھے یاد آیا وہ جاہ چشم
 کیا جو رنج شہر کہنے ہے
 جہان کا کیا شاہ حکما کہ

جہان مرد ہوں وں ان کو
 تو ہی ہے نزدیک ہو شکر
 شہر زن نازنین مردان ہو کر
 ہندو دیکھ میرا کو اری دستان
 لیا وہ شہر کہ جس کی الفت ہوئی
 کروں کہ ہفت تیر کا مادہ کو
 کہ ہو کہ ہم آخوش شہر شاہ
 لگا کھنچا ایک مارا خندنگ
 کہ کھنچا ہوا تھا جان پیر شہر
 کہ جس نے کھنچا تو وہ نازنین
 تیر ابرو شہر خورشید ہے
 ہوئی چل کی آسکے بیچوں
 یہ کہنے لگی وہ بہت دستان
 ملاقات کا اسکی شامل چل
 کہ جو جفت شہر فرخ نہاد
 کہ دایہ بھی آپ ہو جی سن خت کی
 کہ اسے دختر ہو شش دل رہا
 شہر شہر ناچو سے یہی
 کہے تو تمناے بوس و کنار
 کہ شہر شہر عطلہ اجلاہ گر
 وہ دایہ کو اسنے دکھائی شہید
 اور اسنے وہ اپنی جو دیکھی شہید
 ہوئی زار بھی زکس شہر یار
 ہوا کہ کسے یان تو لنگان
 کہ جسے پیر تونے پایا ملال
 غور و سے نالہ کر وں میں ہر
 اندر کی جاو رنگ و تیاج و مسلم
 لگا کھنچا اس غفلت سے کہ
 دیا کھنچا تو کھنچا کہ نالہ کہ

دو عالم کی طرف سے کثرت پر
 کہ اب یہ وہ برکت ہے اختر کمان
 کہین ہر اسیر ملائے بزرگ
 کہی آپ کے ہم پر شاہ ناجو
 کیا پھر یہ طوط بن تو ہی ہر جم
 شجر ہم پر بلا لاکے دستار
 تعلق بہت نازنین نے کیا
 کہ کیا تو انکار کر لاکھ پر
 بہانہ تو کرتا جواب بار بار
 ترسے وصل کا مجھ کو فرعون
 تیری ہی تناسے دیدار ہی
 نہ آرام جان ہے نہ مجھ کو تاب
 غرض آخر کار لایا ادھر
 بہت شاہ سحر جو سحر نگار
 تو مجھ سے دلدارم و دلدارے
 جھانکی کے ہوں درد سے بے قرار
 یہ کہہ کر لی رونے بے اختیار
 دل مجھ پر صد کروں بلکہ جان
 کیا دخت نے جب بہت لگا کر
 مخالف مراد ایک تو بخت ہے
 مجھ کو سر سے تجھے اندیشہ ہے
 یہ سن کر لگے کہ وہ مجھ کو
 کہ بدخواہ تیری نمون زیندار
 یہ جب درمیان آئی تو ان قسم
 ہر کچھ کے ساتھ ہر قسم کا ماتم
 ہذا عقد طرچ آئین تھی
 ہوسے عقد پر بخت و دولت کا وہ
 ہوسے بھاپا نہ وہ بھگتا رہا
 وہ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

وہ صورت میں مرنے سے ہی
 بجز نام آسکا نہیں کہ نہ ان
 ہو یا اکین رقمہ شیر ملکر
 ولین چھپا ہوا ہے آپ کو
 نہ پشیدہ رہا ہے جانیں ہی
 سراپا غلط ہے یہ تیرا کمان
 ولین یہ انکار کرتا رہا
 کرونی نہ تھے یہ اب درگزر
 نہیں جائیگا پیش کو نہ ہار
 اور اس راز سے مجھ کو افکار
 دل و جان سگری ملے گا ہی
 نہ دلمن شکریا و نہ لکھنوی
 مرا جذبہ دل تجھے کہنچ کر
 اند اقبال میں نے کیا زیندار
 یہ کچھ دواہ رخ ساز سے
 خدا کے لیے مجھے بھگتا رہا
 زبان پر لانی گئی نامدار
 تو کہ مجھ سے راز نہفتہ بیان
 یہ کہنے لگا تب نہ نامدار
 مراد دشمن جان وہ بخت سے
 کفن کا نہ ہرگز وفا پیشہ ہی
 کہ ہرگز نہیں ہو گا زیندار
 دل و جان چھین تیری دھڑک
 تو ہمیں ہوا اس میں شاہ جم
 طوفان صحرے کی گئی اپنے ساتھ
 ادا کی جو رسم و رواج تھی
 ہوئی شہ کی شکوہ و شکوہ
 مجھ تک کی سگری تھی ہمار
 سے عیش و شہ و گاہ بے جام

نہیں ہر خواہر شاہ شہید کی
 خدا جانے جتنا ہی ہمار گیا
 یہ قصہ بیان جبکہ مجھے گیا
 ان کو نہ کو کسے کیا وہ دور
 کہ میں میں جس وہ بولی گان
 جیسے جسم جو سمجھی تو آج نہیں
 بہت کر کے یہ عجز اور انکار
 کہ مجھ کو کیا میں نے پچاں اب
 یہ دایہ جو سمجھی ہوئی ہی ہمار
 کہ مجھے خدا سے مجھے اس
 تری شیفہ ایک مکت ہون
 خدا سے یہ خواہش تھی ہی ہمار
 عنایت سمجھ تو مرے وصل کو
 کہ تجھ پر دل زار دیوانہ تھا
 نہ تو شوق سے کہ مجھ کو غش ہے
 نہیں تو کروں اپنے سینہ کو کچھ
 معور ہی تو مجھ سے ہی یقین
 جو کچھ راستی ہی تو وہ بات تو
 مجھے راستی سے نہ کہوں ہمار
 خبر اسکو پہنچے مباد اکین
 نہیں ہی پسندیدہ عافلان
 قسم ہی مجھ اب تری جان کی
 مکتوف و اندیشہ اسے نامور
 کیا قصہ ہر جم نے اپنا تمام
 کیا جا کے آراستہ تخت زرا
 ہوئے عمد و بیان حکم ہمس
 سرمذربین ہوئی جا کواہ
 ہوا جہرہ قہر و زربک مراد
 الکی رونڈ نہ کہہ کر سیمبر

نہیں حال سے اس کے کچھ لگی
 ہوا اسکا احوال کیا جانے گیا
 شہ سرفراز دایہ نے نہیں کیا
 رہی دایہ اور وہ بت شہ سر
 یہ کہتی ہی کہ ایک کچھ بیان
 مکتوفی ہر شہ کل ہوتا نہیں
 وہ بولی کہ اسے خسرو نادر
 تو مت جان مجھ کو بھلا جان
 خیر دار یہ راز اختر سے مان
 یہ سن کر شہ زور و شام و سحر
 اگر قتار غم ایک مکت ہون
 کسی طرح تیری ملاقات ہو
 کہ مجھے ہوئی آپ میں کام جو
 ترے عشق میں سے بے بکا ہوا
 تو صدف ہی اور پڑا ہی غضب
 کروں آپ کو ایک دم میں ملک
 تو اقرار کرتا سہلا کیوں نہیں
 کہ کیوں ہی پشیدہ ہوا مجھ
 کہ لکھا ہوں دو چیز سے خط
 اور جاوین لوگ اسے کاؤ
 کہ زن عیان کیے راز نہ مان
 قسم ہی مجھ اپنے ایمان کی
 سمجھ اس مکان کو نہ ہمارے
 کیا ظاہر کے پوچھشک نام
 ہوئی ساتھ بہت جگہ کے جلوہ
 ہوا ساتھ مکتوف کے پوچھشک
 ہوا اتصال مر و آفتاب
 نشانہ پوچھشک خدنگ مراد
 بہت کم کی تہ نہیں پور

<p>ہو کر نے لگا اسکی وہ جستجو یہ سنتے ہی بس وہ ہوا چین ہوئی اس قدر کہ بیابان کو کیا راز کو تو نے جسے نہان کیا عرض سنے کہ سن ای پیر وہ شیشہ رنگ توڑا نہیں جہاں میں کوئی آسکا نہیں بغیض خدا سنے پایا کمور سنی دایہ سے آئے وہ تاج یہ بے بات باوری بخشی لہو کہ ہو مجھے خوشنود وہ شہ پار یہ سکر وہ دلدار رونے لگی روا کہ نہ خونریزی شاہجہ او تھا اپنے دل سے ذرا خیال نہ اپنا سمجھ ملک و رسم کو گزینہ خیر جان نہ تو پسند یہ لکھو وہ رونی لگی زار زار یہ بولا کہ خودخت والا قہیز افیت نہ جم پر کمر نگاروا یہ کسو باک میری طرف تبار ہوئی شاد وہ دختر دستار فر و زان ہوا جبکہ نور سحر گماریوں کی یہ شاہ عالی تبار نہینا کھانڈیے کول میں راہ یہی قصد تعابینے لگا تبار</p>	<p>کے خبر دی کہ وہ ماہرو اور آئی وہ جب دختر نازین اور نے لگی سرسبز خاک تو وہ رنگ رکھی تیری عیان دیا حکم تھا تو نے یہ پیشتر وہ رنگ سے منہ کو توڑا نہیں کوئی چاہ میں اس سر زمین ہوا جلوہ گر چہرہ مقصد کافر شہزادستان ہوا شاد تب ہوا جگر نہ شاہ جسم کا دھر فزون ہو مر اغر و جاہ و وقار وہ بصیر و تبار ہونے لگی مری جان پر تو نہ کر یہ ستم نہ اپنی گردن پر تاج پال سمجھ خاک لعل فر و رسم کو نہ بدنام ہوا ی نہ ارجمند فغان بس لگی کرنے بے اعتیا مجھے تیری خاطر بہت غریز نہ ہرگز نہ سکھو ہرچا تو کجا کای بادشاہ فریا جناپ گئی پیش چشم بد و مر و دوان ہوا ہر رخسار شدہ جب جلوہ گر نہو بد گمان مجھ سب ز نہار کہ خود سے من حاضر ہوئے کجا</p>	<p>ہوئی اک جوان گزشتہ باب تو میں چہین ہو کہ کہہ دو کیا پاک اب شرم کا پیرن وہ بھی حاملان نون گلن کہا ہے جسے اس سے ہوا بون رکھا میں شفا موسیٰ نے نہ کجا یہ دایہ نے بھی عرض شک کیا شہجہ بیان آگیا ناگمان یہ بولا کہ خوش تر ہے خوشہ دیا مقرر آئے باندہ حکم کجا مجھے طعنے اور اقلیم کے یہ بولی کہ خسر و ناخو جولے اپنے کشور میں گزینہ سد اخوت و رسم رشتا نہیں نہ ہجرا سے پر جو رہیداد تو جہش کو مجھ سے کہہ دیا ہوئی مسکریہ کنان نون تو خاطر کو کہ جمع شام ہوا اسے بلکہ دون ملک و مال سپا سومین ہی آؤ کجا قہر نہ ہوا سناتھا جو کہ پاس سے سوکھا گئی پیش چشم شاہزادستان یقین جان تو جیت کر نہ ہوا ولا سا وہ دیتا تھا شام و سحر</p>	<p>کو کھنچن جہشید از زابلستان بطرف ہندوستان و گرفت ار آمدن از راہ پست مردمان ضحاک و کشتہ شہر ان او پست دن را شہزادہ بلوچ ہے تھانے غلطی نہ ہوا اے دل کو تھا اس کے آرام کم کہ ہو مجھے مہاراجاں لکھنؤ وہ دلدار تھی لا تہی سکے پاس کسی نے کہا ای شہزادہ وہ قہر بھی رشتا تھا دم و دھن ہوا میں جن کان کے قہر و ہن</p>
---	---	--	---

ہندوستان و گرفت ار آمدن از راہ پست مردمان ضحاک و کشتہ شہر ان او

پست دن را شہزادہ بلوچ

ہے تھانے غلطی نہ ہوا

اے دل کو تھا اس کے آرام کم

کہ ہو مجھے مہاراجاں لکھنؤ

وہ دلدار تھی لا تہی سکے پاس

کسی نے کہا ای شہزادہ

وہ قہر بھی رشتا تھا دم و دھن

ہوا میں جن کان کے قہر و ہن

کہ چلو کیا کر نکال تباہ
 ہوا جب خبردار اس بات سے
 وہاں سے سو ہند رہی ہوا
 وہ از بسک تھا اسنے ہی پیچک
 خراب و آوارہ جنگو کیا
 کہا نکال بیرون میں تلو و زاب
 عدم سے نہ نکالیں جن کی بکلی
 اسے آگیا خواب اور ناگمان
 غرض ایک صفاک کا اچھی
 شہم کو بچان او سے لیا
 کسی کا یمن یہ جان دیکھا
 کہ دولت بھی بڑا آہ ناپیدار
 ہوا پھر گرفتار خمیر و بند
 کیا جبکہ جسم آگے ضحاک کے
 الم سے تمام کچھ چہرہ تھار
 خوشی سے وہ ضحاک پیدا کر
 پر اب طرح کیوں ہوا خونو
 کہان بادشاہی و تاج و علم
 جواب اسکو جھشیدنے یہ دیا
 نہ مغرور دولت پہ ہوا ستار
 کہ بگا فلک جنگجو دار اس طرح
 کہ رون یا قلم سر کو شمشیر سے
 بہ گندہ سنے لگا کئے جسم
 یہ ضحاک نے پھر کسی کو کسا
 پھر آکر پیچہ چرا سے بس مان
 نہ دور فلک کا ہی کچھ اقتدار
 سہرا کر دم ہی ہو جو دیان لہر
 جب س نڈھن کو یہ پوچھی خبر
 اسے کام تھا لگا پار کے ساتو

روانہ کرین سکھیاں شاہ
 کہ نکلان ہوا شاہ جسم گھاس
 بیابان نور تباہی ہوا
 لگا بجت نلساز سے کہ نہ جنگ
 الما خاک میں پا کونے دیا
 کہا نکال مون پھر ہر قباب
 نہ تو تاج یہ عجم جا غراس
 ہوا غنیمت خفتہ بیدار وان
 کہ ساتھ اس کے تصویر تھی فوجی
 اگر قتار میں اسکو وہیں لیا
 کسی کا یمن جہنم کو دیکھا
 نہ دنیا کو ہی کہ شہادت قرار
 اوستہ جہنم کو ان پر لگا
 پس پشت تو ہاتھ و دونوں
 گرفتار غریبی تھا وہ نہ کر
 ہوا خندہ زن جل یہ دیکھا
 خرابی میں کیوں ہی گرفتار تو
 کہان لشکر و فوج جہاد و شہم
 کہ مجھے نصیباً جو یوں ہو گیا
 فرار و زبید کا بھی اندیشہ نہ کر
 کہ دیکھے جو ہو محکوم اب طرح
 پر و نون ترے تن کو باہر سے
 کہ اس قدر جھکائیں کہ عجم
 کہ چہرہ اسے ایک آہ نہ گھٹا
 ہوئے ایک جہت دو یہ کیا بیان
 کہ پھر تار ہے ہی یہ لپ لہار
 نہ گھٹا گوش نہ جو پس لہار
 تو رنج و الم سے ہونی تو ہو کر
 سدا شعل تھا آہ نرا کے سام

نہیں تو وہ لشکر ادھر کھینچا
 وہ زابل سے چلا کر سپہن گیا
 جو گھبرا گیا راہ کے رنج سے
 کہ کوئی نہ بخت کیا جو رہے
 ہوا پھر مخاطب بستو فلک
 یہ ناسازی بخت ہی سرسبز
 یہ کہتا ہوا زاری و آہ جسم
 اجل بھی کہین گاہ میں تھی یمن
 وہ تھا سو خاقان یمن بہ ہر
 بحال پریشان بندہ گران
 عبت ہو جو دولت پہ پہلو کوئی
 ذرا دیکھنا حال جھشید کا
 خبر سنے بولایہ ضحاک شاہ
 فقط باون میں کہ نہ بجز تھی
 اٹھانا تھا شرم سے سردان
 لگا کئے نطام جھشید سے
 ہوا کیلے جسے بر گشتہ بخت
 کہان مکرانی کہان گیر و دار
 تو بجا کلاس بختیاری پناز
 چنے بھی پیش آئی گھا اکر و ز
 لگا کئے پھر یون و بیداد کر
 ذرا کہ کیا ہی تری آ کر و ز
 قضا نے یہ چاہا تو کیا خوف بک
 وہ دو تختے لایا اور لگا رو بھی
 جہان بحث جہا مید و ف
 جو ہوا جہند اسکو یہ جہنم دون
 خبر نہ گئی سوی زابستان
 نہ کہ نہ نون خواب و نہ دیکھ
 تھی آتشا وہ غور و غراب سے

کہ بگا تباہ ملک کو سرسبز
 او لیکن ہاں بھی بہت کم رہا
 کیا بیٹھ سلیمہ میں ان نکل کے
 بھلا یہ بھی ظالم کوئی طور سے
 اگر کچھ جہنم پیدا یہ یک تلک
 اگر سر گشتہ یون بہ یمن شام جو
 ہوا سے ذرا سو گیا ایک دم
 اسو وہا گلی کے سر پہ یمن
 کہین اتفاقاً جو کہ راودھر
 کہ اسکو ضحاک جہم کو روان
 طرح گل کی شاد ہی جو کہ کوئی
 کہ تھا جھشید پر جھکنا تاج و کلاہ
 کہان جسم کو لولا بحال تباہ
 بدجہنم تھی سلی گلی کو نون ہی
 اور اگھو سے تھاکے آئسو و ز
 فرقہ تر تار تباہ خورشید سے
 کہان ہر تار تباہ و دہم و بخت
 کہان وہ ترے سرم و یمن کلہ
 عبت ہی پھر اس تاجدار یاز
 رہی گھا تیرا سا لیک اور ز
 کہ یمنیون بچا اسکو گھسی دار پر
 وہ مغرور ہو جو کئے جسے کو
 تو جھطرح چاہے مجھے کو لہر
 شہم کو تختے سے باندھا بھی
 کہ یہ مہر ہی اور سرا پا خطا
 کہ اسے آخر کار یون سرنگون
 ہوا قتل جھشید شاہ جہان
 لگی رہنے تباہ لیل و نہار
 وہ بچکا نہ تھی صبر و تاب سے

انصاف سے ملے بغیر اور کھلم کھلا کے نطق نمی ایک گوشہ نشین	پھر آخر کو وہ مرگئی کسا کس پر اور اس دوسرے کا تمام نام لگا	دو ہفتہ عین شاہ جہاں کے کین آوین شاہ شہناک کے کلاب	انصاف کو لے کر پھر ویرین رکھا اپنے گھر میں بلطف صلب
---	---	---	--

خواب دیدن ضحاک و ترسیدن از ان خواب ہولناک

وہ ضحاک تازی پس از قتل دو مرد جوان کو وہ خبر فحاک غرض مغر کو اسنے لیک خام یہ دیکھا کہ پیدا پیا ہوا وہ گرد لا ور کہ تھا جوان سنگ کے ہاتھ کو باندھا تھا ہوا دیکھ کر خواب وہ ہولناک ہوے وہ زمین بیدار اہل حرم فغان خواب بین کیوں کیا مری زندگانی سے ہوا امید تو آخر شناساں کے حاضر ہوا سنی داستان خواب کی یک قلم زوال کی دولت کا پوچھا تھا یہ اندیشہ تھا کہ کین بس تاب دیاتین دن تک نہ ہو کر خواب اکلے شاہ اقبال را ہی ہوا فریدون کوئی شخص ہو گیا تھا کین ہو بل گا ویر یا یک اکاش نے پھر خواب بین ہوا وہ مار بگا گزہ کا دوسر وہ بوسے لای شاہ مخمور پاک سنی شاہ نے جب تعبیر خواب جو ہو بوق ہوا اس کے آئے بجا نشان فریدون کی تھی جستجو کیہ جسم یون شاہ ضحاک کے	جہان میں لگا کر فجو رستم طلح کر کے ہر روز کرتا پاک لکھا تا وہ سانہ کو صبح شام اور نیک دومین کلان کا سو آستہ بین ایک کران رستم فال گردن میں کین پٹیا ہوا دل کو اندیشہ خون پاک دل کا ہوا ہوا سے پرالم لگا پٹنے جسے دیوار و در نشاہ جانی سے ہونا امید کرین اسکی تعبیر کیوین کے ہوش اور ہو گیا بندم ہوئی اسکی بید تھی نصیب تو ہو سے نہ نامور غضب بیان کی نہ نہما تعبیر خواب تھی جسے اب تخت شاہی ہوا بعد شوکت و شمع غروب اسو پا لگی اسکو آئین نیک مرے سر پر را ہیز کران کر گیا تھے اکے بان بدر کرے چادر کو تو اسے ہلاک لہو اور دوع سے وہ صیر خواب تو پھر تخت پر پاؤں سے رکھا اکے ہاتھ دسمین یہ تھی آرزو دیا سکو فرمان یہ ناپاک نے	کے قتل اور گاہ غارتگری وہ ہوتے غریب و بے رحمت لگا کر بے ہیا دودہ بجا کیا تھا تینوں نے ضحاک پر جو مارا سر شاہ ضحاک پر آست لیکے کھینچ بالا ہی کوہ کیا خواب میں استاد کا فغان لے پوچھنے شاہ سے کیا ہوا یہ ضحاک بولا جو یہ داستا کہا آست پھر قصہ خواب سب جو تابان ہوا چرخ پر اقبال یہ دریافت دانستہ روک گیا ولی خواب جان سے نہما ہوش ابھی جان پر اپنے ہوئے گزند جو روز حرام ہوا آستہ خفا ہوئی عمر آخر پس آکا زوال وہ متنازل نسل کیاں ہو گیا ہوا لیکر ایک بیا زمین لے کئے یون عاقل ہو گیا یہ پوچھا پھر آستہ نظر کرو غرض جسے جا ہیگا خون ہمد تیک ہوش خام رہے شاہ وہ بے خود خواب بنے لگا کے لو چاروں طرف کوہ ان کر نسل کیاں سے جسے پاو تم	ہوئی تازہ رستم سحر وری رواجان پراگنی رکھا گزند پھر آستہ کین رات کو ایک ہوا مہا جس سے عاجز وہ بیدار تو کس سر نشان ہوا مغر سر کیا سخت سکون یون و ستور کہ اعلان ہوا سر سر وہ مکان یہ فرما دیا فتنہ برپا ہوا سخت تو کس سر نشان ہو جان یہ تھا کہ ہو چلوہ گر صبح تو حاضر ہو بولان شان شاہ ہوا بخت برکت نہ ضحاک کا نہ نہما آستہ بجا ہوش سے نہ کہتے تھے کچھ آستہ ہومند تو ناچار یون سو بیاں کسا ہوا تو گرفتار رنج و ملال وہ فرما نواسے جہان ہو گیا کیا کار اسکا ہو بیا زمین فریدون بھی ہو گیا وہ کھلم فریدون مرا کیوں بیا زمین کر گیا تھے قتل وہ آن کر زمین پر گرا بس وین تخت سے شب مغربیتاں رہنے لگا آستہ جستجو تا کر دجسان اگر قند کر کے بران لا از تم
---	--	--	--

سناؤں فرید و ملک اب کھستان
ملکا زادہ اکثین نام تھا
گرا می تبار و خجہ نزلہ
کہ ضحاک ناپاک کہ مردان
رستے تھادہ پوشیدہ کہ مرین
اور اس کی تھی کہ زور سے ہر فام
جہیز سے میان اس کی شان ہی
پھر اس کی تین تہی جہیز کہ
یہ لکھو میں سو سے صحرایا
گرفتار کر کے بحال تباہ
فرید و ملک مان کو یہ پہونچی خبر
وہاں سے شتابی سے مل وہ لگی
وہاں تک کہ میان تھامتی شد
غرض ملک کاٹنے زود تر
وہاں ایک شہہ زن نیکند
مبادا کوئی یان نہ پہچان لے
وہ سوچی کہ یہ کوئی شیر خوار
وہ نہا ہر ہو کر بہت چوکس
یہ کہنے لگی ایک دل خستہ پہن
ٹھکانا نہیں اور پاتی نہیں
قبول اس جوان مردے سے کیا
روان سوا البرز و زن ہوئی
اسے جانتا تھا بجا سے نہیں
کیے جب گذر الغرض تین سال
اہوئی کہ وہ البرز سے وہ روان
اکا البرز میں پاک لجا و ملک
نہ لجا تو میرا نے میں طفل
خدا کی طرف سے پہونچی رہبری
ہوئی شاہ ضحاک کو جب خبر

داستان تولد شدن فریدون
خردمند اور نیک فرجام تھا
پدر پر پدر شاہ فرخ نهاد
کیا کی کو بس کیو پاکستان
کینا نے جانیستے تھا کو کلام
کہ فرزند ملک اس نازن کا تھا نام
نمودار تھا فرخ شاہ ہنشی
کہ جی بیٹھے تھے تنگ آگیا
لگا پھرنے اور سیر کرنے لگا
وہیں لیکے پیش ضحاک شاہ
تواندیش دل میں ہوا بیشتر
فریدون کو لیکر گلہ وہ لگی
اور اک گاؤں پر تھی پہلے پ
پلایا فریدون کو شیر اس قدر
رہی اور خرد و نیک جبر
مری اور اس طفل کی جان
نہ نہ رہے تین روز نہار
لگی دوڑ کر اس نگاہ کیاس
بصد رخ واندہ وہ بہتہ ہون
ترے پائل جب پڑ جاتی نہیں
فریدون کو لے پاس رکھا
رہی جاکے وان اور کیر ہوئی
وہ کرتا تھا شفقت سے کچا پدر
فریدون کی مان کو آ پائی
مسافت کو طے کر کے آئی وہاں
راکمن پاس نہ تھے نہ وہ
گرنہ اس کو پہونچے ایسا نہ
کہ کہنے میں بانی نہیں رہی
کہیشے میں ہر اکثین کا ہر

نوجوانی کروں میں یہ قصیدان
خطا اصل میں سلی ہر کوئی
وہ کہے سے مکھ تھا باہرین
یہی خوف تھا جی میں غلام و سر
دل کا شبہ روز غمناک سما
ہوا اس سے پیدا ہوا کہ مدعا
اسے دیکھ کر دل ہوا شاد کام
وہاں حلقہ کینے زور سے کشت
جسے پہونچے تو چچا لکھو لے سے
ایک یا ستم ہاے بدخواہ نے
کہ رتی جہان تھی وہ مل نہار
وہ پہونچی وہاں بادل ہو لار
غیر یون کو شیر اس کا بس وقت
نہا ہر شہہ ہی شیر کی نہار
کہ چلے کین اور سے میان
ہوا شیر تھا خشک سکا تمام
شب و روز سو آسکے جینے
ایک اس کے آگے بہت انکسار
تو کہ پوروش کی شام و سحر
کہ پروردہ ہو کو دل دیند پر
نہ کیا دلاستے پھر کر او سر
فریدون پر کھتا تھا شفقت
پلایا تھا شیر اس کو ہر جہاں
وہاں فریدون کو لے آئے
مجھے دے ہر کوئی دل نہ پیر
اسے ہو دی وان لذت کماں
مرے دل میں لکھا ہو کوئی
جہان اس کا البرز میں تھا
رہ کین سے کیا سو غر

<p>گہان اور کاوگر ہلاک نشان چڑیا فریدون کا کائنات سے شمع کے بیشتر فریدون کو وہ لکٹی کے پاس سر پہنچے پھر فریدون کا سر جو کچھ قوت ہو سکے پھر خداوند و زمین ہونے کا کرچا بھی قتل ضحاک کو کہ برخواہ سے تخت و تہیہ فریدون نے صحرائیں کی کیا کیا شاہ ضحاک نے لکٹی ہلاک کیا سو سے ضحاک پیدا کر لوگ ہیں یہ کہ اسے جہنم فریدون نے باطراف رب مدگار میرا ہی پروردگار وہ بولے کہ یہ کار شواہ ہے یہ گفتا رہے نہ بہشت زمین ہو آگے احوال اب کاوہ کا</p>	<p>کیا حکم سے یہ خوف ملک کیا سارے سالان کو سلا اسے لکٹی یا سے بان آکر کس لین لاس ہوا یہ سناس رکھ کر جو دیش کی ان پر نور تارہ و نور کو تیرج و نور شہ شاہ داد و دین ہو گیا جہنم کو بھی گانا پاک کو نظر مند ہو بہشت عالم نہ رہا کہ خوف دل میں کیا ملایا اسے کیوں تیرج ضحاک میں اب جا کے لیتا ہوں حق ترے پاس لشکر میں زمین جو کہ چاہیے سو میرا ہے یہ باخ ویاچی مان کو دین نہیں خوف ضحاک سے نہ دار پسندیدہ تیری نہ گفتا رہے کہ سہو نہ ہر یاد تیرین کین منحرف گفتن کاوہ و ہنگر از ضحاک</p>	<p>کیا پھر وہ عالم نشانی سے یہ انش تیرا کہ ضحاک شاہ سرکھاک مرود دیش سما یہ تیرا بندہ ہوا و غلام کی ان فریدون کی جب لکٹنے درکوش ہو گیا کہ یہ جینے کا ضحاک کا حق فرج نہیں خوش یہ بھی بولے تین ہوا الغرض شاہ کاوہ ہلاک یہ جیسا کہ اسے مادہ بان وہ نہ تیرا جو کہ اسے تیر وہ بولے کہ ضحاک کی لکٹا نصیب نہیں تیرے شاہ کہ شاہ لطف الہی تھے خدا نے کیا یہ بھی دلیر کردن ایک دم میں سے غلام تھے قوت نہ زور ان کا مان نصیب تیری یہ میرے تیرا کہ کیا اسے کار نمایان کہ</p>
--	--	---

انہوی بسیار فرما ہم آوردن و با فرزندان آمادہ موافقت فریدون گردیدن

<p>ستم کار ضحاک بد روزگار بہت مردم آزاری آئے جو کہ اسے ضحاک کا سر جدا کس لین لکٹن ظالم کہ نہ جو ولاسی طرح جو ہر دیند خبر چھو پوچی ہر کار نمایان خود مسند محل نہ گان خواہ کہ وہاں اور</p>	<p>فریدون کی جان سے لیل نہ دار تو ضحاک سے خلق زدہ تھی خداوند ہوتا تو او نہ گنا طلب کر نیزگان افسانہ کو شب و روز نہ چاہی ہم کو نہ کہ اب وہ کیا سو بہتہ وستان ولا وریسان دلیران جو وہ شاہ کور لکٹن کر</p>	<p>کہے دل میں تعظیم و توحید یہ اگلی شب روز تھی آرزو سلاسل فریدون تھا اک کام یہ ہوا مراد تیرن ہائی مال مجھے یاد ہو تو میرا دل تیر اگر یہاں ہی سلا میں خود ہو یہ جو تیرا مہر کا ہے سوال سختی ہو دیش میں جو ویرا</p>
--	---	---

<p>کہ ایک طیارہ حضرت کریم نہیں کارا سکو جو بعد از دو جھڑپ بعد نماز سحر کار ولیکن چوکا وہ تھا آج کل کہ کاوہ کے فرزند کو تفت کرا عیاشہ سن سہری فریاد کو وہ کیلے پیوستے و حور کے سرے فرزند کو یون ہلا یہ گفتار سنے وہ حیران ہوا لگا کہنے کاوہ سے وہ تاجر بزرگان تعلیم سے یون کہا کیا تھے بزرگ نہ کار کے اور بھی کچھ سخاوت ہوئے سافرین خواہ وہ شاہ حضور خداوند روسے زمین شق ہوئی اب رہ انحراف نفرانبری کی جو گمراہ نے کیا آئے کاوہ نے جب تفت خدا نے جو پامار سو یا رو کیا طلب کر کے پھر حرم آسمان یہ کہتا تھا ہر بار کے خروش کے چاکری پیر نہ ضحاک کی وہ کاوہ تھا بے لگے لگان غرض رفتہ رفتہ شخص کنان کہا عرض صاحبین تفت یہ سمجھا فریدون کا لبنا ب</p>	<p>یہ شخصین ہر قوم میں کمال شہ خلق ہوا سوسے گنا ہے ہر اک شخص کی ہر گامی ہوئی کسین فوہت کی تھی فوہت کی وہ کاوہ ہوا اگر داد خواہ تو ہر آرد ما پیکر و ہیکل کہ یہ بھی جو انصاف کوئی صلا پھر اپنی بسلامتی کا حاضر نرگسار و آغا حین چارے کا پٹا جبکہ کاوہ نے حضور خط سے شدہ چہرہ کباب یہ کہتا تھا میں سے بڑی ہاک پھر اسلحہ سے مٹی تھ گیا ہو کاوہ کس طرح اوپر ادھ رہ کینہ سے چاک محض کیا مگر دستار فریدون ہوا دیا شاہ ضحاک نے یہ چاہا لگا پٹے پانے سر کو وہ جب گیا جبکہ وہ کاوہ کیہ خواہ علم باتیں لکے وہ نامور فریدون کا جو بے دل خیال ہوئے جمع وان شری لکھ گیا کمان فریدون یہ واقعہ تھے جو کاوہ حضور فریدون گیا تو ضحاک کا چلے دیہم لے کیا شکر طعن جہان آفرین</p>	<p>نہ ضحاک پھر سر و نیک نام جہان ہر روز نیک کردار ہے نشانی فرمان شاہی ہوئی پیر سدن ہوش کے کلین تھا لگا کہنے نالکناں پیش شاہ جہاندار سالار شہدائے سن کے نام تو داد بیداد کا گھوٹی کا مضمون سر اسر لکے آئے آسکا میٹھا حوالے کیا ہو اب تر دشان و نصف نال گرفتار عصیان ہو کباب کیا تھے یک دست محض کو چاک اور اسکا وہ بیٹا بھی ہر وہ گیا حق نعمت شکر گیا بھول سب اطاعت سے چھوڑ دیں کیا کردشمن تر ازیر کردون ہوا تخل کا مجھے نہ جو جو حساب بسر اک خود آیا مے دل تہ فراہم ہوئی پاس کے پہ روانہ ہوا وانسے بس شہر سو اوکھیمان و خرم خصال ہوا پھر فزون رتیبہ سوری مگر سر اٹھائے وہ سیکو چلے ادب جھکا اپنے سر کو دیا جہاندار ہر ہفت اقلیم لے بجائے شکر لایا و میر</p>
--	--	--

رفیق فریدون بہیست کاوہ بہادہ جنگ ضحاک و شستن بر تخت شاہی و شیر ملک تائید خدا
میسرہ واجب بہ جہد حشم سپاہ فراوان و تاج مکرر ہوا خوش فریدون فرج کھر کیا تلخ شاہنشی زیب سر

<p> ہشت نادر و خرم و بخت سیدت کوہ کرم و تاج خرم پیدیا و کوہ کرم کوہ کرم سے کچھ ابل جگر کہ ہون میں طغیان و کور اور اس میں خلد سے تکی التجا ہو اکا وہ لشکر کو ابل جگر و غور غارت سے شادان مرتب کیا آئے بس زور سر چرخ ہوئے تھی لشکر گرد اور امداد آئے وہاں طلب یہاں فون تاتے ہیں جیاد یہ بولا کہ اسے لائق سروری بن آوین شتابی سے یک کام زیادہ فریدون کو بہت تھی حسد کی گئی چشم دید کر تاتخیر کو راہ و ان دینجے نوین لازم اس کام میں اضطرر اتھام کوہ سوتا وہ تھا کہ تار نیزہ ریزہ ہو سر شاہ کا ہوا زندہ سنگ غلطان کا اوہ سرگرم فریاد و افغان اتوضاع فریدون بھی ہوتا ہی کہ کام انکا بھی تھا میلان دم مسج وان ہوا زور فریدون کو کا وہ وہاں گیا رواں ہوئی فوج بھی میلان ہوا سوویت ملکہ ملان ملک بھی گئے دیکر شہر تھا </p>	<p> خلیفہ کو ہرین اسہ ایک علی جو اس طرح غمین ہوئی بلکہ اس کو ہر زور کرے کیا پھر فریدون نے غم خرم دھار کھاتے اور مر بان دعا دیکے پھر چھٹ سکویا روانہ ہوا پھر وہ عالی بناب فریدون نے ساتھ اپنے کالیلا بناوے تو ان گزہ کا دوسر اسی طرح ہر روز تھارہ نور رہا شاہ نہاویان وقت شب یہ آواز کی کردل شام کر فریدون کے کھانے با فسون کی کہ چوہا آسان و کچل تمام خوشی سے اسے تروت ہوئی بیٹے صفائی دونوں کچل کر فریدون کو بہت تنگ رہا دیاد و سرے نے کی سکویا کہیں ایک دن بادل پر صفا سر کوہ سے سکون غلطان کیا فسون کو کیا شے و دربان ارہ کرے پھر خروشان ہوئے اگر کوہ سے ہائے گتا کہیں ولیکن فریدون سمجھا اصد فرخی پھر شہر نیک جہان دیکھتا شہر بغداد کا کیا و مین دریا میں کھلا وہاں جہاندار کئی ستان بہت دور سے وہ نظر آتا تھا </p>	<p> کیا زور و بیا سے سوچی نہا کہ نام پھر گواہی دیت تو پہلے منہ چرم اس طرح ان پر رسم و نیک حلی کہ کھتا ہون میں قطریلا ولیکن جلدی سے لڑائی غبار رہتا تو شام و سر ولیکن وہ تے کی فیل کیا حکم اس طرح اسکو کہ اب سو گاہ ہوتا تھا وان اگر زور دستوں کے تے وان فریدون نکال دے سر خرم ہوا کہ کھتا تھا وہ صورت راست یہ افسون تو پھر نہا بان تکیا ہوا دل میں اپنے وین شاد ظہور اسے تھا دولت جگہ جو ہوں اس کے محکم ہر روز ہلاک فریدون یعنی تھی محال رہا نے سے حلی سے تروت اکھاڑ وین ایک سنگ لڑا ہوا شاہ بیدار بس ہرنگ بداندیش حیران ہو کر دیکھ کر بلا کس طرح پاک سنگ لڑا بجلائیے فکر طعت آہ زیادہ کیا انکا جاہ و وقار اس چوہم شکوت و جاہ سے ندی اور ہوا شہر و لکھنؤ لگے بجز فضا سے سب تر کیا تھا بلند سکونا پائے </p>	<p> علی چوہم آسین گن وہ کیست تھا سرخ و زرد کہ ہو کوئی بادشاہ جہان شہان کیا فی بصرہ خنی گیا پاس ناک پائے کس وہ جاہ چشم دیکر شادان ہوئی کہ سونچا تھ یارب اپنا پسر فریدون کے تے دو برادر پھر آہنگ اس شاہ کے طلب آتا تھا شب کوہ لشکر جہان وہ پہون کیمن اسجہا یکبار فریدون کو الہام اس دم ہوا پھر ان شخص بید ہوا ناگمان کوئی کئی دیش مشکل جہان یہ سن فریدون فرخ نہا شرقی بہ اقبال تھا شاہ کا لگے کہ نہ باجہ کسی غصب کہا ایک نے ہی مشکل کہاں کرے ہلاک سکوت پر سے گئے بس وہ دونوں شادان یک ایک نئی آواز سنگ نہ غلطان ہوا پھر فرا بیشتر یہ بولے کہ بگو تعجبے بان جہان آفرینج کہ اب نگاہ نہ کچھ منہ پر آنکے کما نیزہ سار بیابان او کوہ کی راہ سے گدیان سے کشتی جو انکی طلب نہ زور وادول میں آنا خطر مکان وہ نہایا تھا خاصا </p>
--	---	--	--

دلیری کو جبکہ نہ پہنچے تھیں کہ عاجز ہوئے دیوار اور آٹھ مکمل یاقوت و لعل گہر و سلاب فریدون غازی کا اولاد شخص سخاوت نہ ہو گیا فریدون کی کہنے کیا جستجو رکھا سپہ سالار لکچ و لعل نہ تصرف میں لایا وہ زرین ہریز کیستہ خداوند دولت گیا فریدون شدتا فرین داخل ہوا کیا آن کے تونے ہجور با الین کیا وہاں شاہ عالیجناب اور حوڑا دہاے سیکہا براس کیا تلوے وارثان تخت سوہنہ ضحاک ب کیون گیا سوا اسکے یہ ہوا آئے زر و فسوس ساز و جہاد و گرد و پشیمار و عاجز یہ ہر ایک کی صبح و شام ملک بیان ہوتو ہر اجماع آفرین	گیا اس مکان میں شاہ کسیر فریدون نے افسوس کون ہم پہلا و ان ایک لونگ آیا نظر کہ یہ تخت ضحاک تازی کا بہر کشتی شخص و ان شاہ کو ملک یہ لولا سوہنہ زشت خو درون طلسم اس کا سپہ سالار ہوا سنہ خوشل شاہ آفاق میر خدا کا ادا شکر نعمت کیا ہوا قتل جوان مقابل ہوا یہ بولین کہ ہم تھے اسیر ہلا اعمالی تھا سینہ جو پنج و عہد اور حوڑا سیر و تھوڑا بہرے دن ہوا پھر مدد کا یہ پوچھا فریدون اسے دل کہ شاید امین ہا تھا آج تو بہم دانستہ ہو پچھا جو کج کار صلے چاہتا ہے یہ عالم تمام ہے ہرے کمال دولت تو	بلد ہاے دشوار و تنہا سیر دیوار و دہاے عظیم یہ لکھ گیا شاہ پیڑ و بک لگا کئے یون کا وہ نیکیست سر سخت نرین ہوا جلوہ گر جو کچھ جھکو معکوم کی بیان زرہ پوش مردان جنگی لان طلسم و حرم خانیکہ با سبان پنجوڑا کز انہ خیمہ و طلسم مہوے نشتان ضحاک شاہ اسوہن شاد و ان شاہ کو ملک لکھین کئے یون چم کو کر کے اگر رفتار ہم آیت بیت کہ سپہ سالار و حرم جھکویان کہ جب تک حمان و جہان نہ ہو جس تیرے کیا ہوا و دل غمزدہ کو وہ خوشتر کرے وہ تیغ و ہریز چینی بلند تو داغ ہم جہان میں جہاندار ہو	طلسم ایک تھا وہ دیوار گیا ان ہجور و دہاے عظیم کیا گزرتے و زمین لکھو ملک یہ کا وہ پوچھا کہ کس کا پیڑ بصد فرخی پھر شہ نام و کہ ضحاک بیدار کرے کمان اور ہر لکھا لشکر سپہ سالار رہی فوج تھوڑی باقی بہان لیا مال و زر و زر و طلا گیا پھر شہنشاہ گیتی پناہ بتان پر پیڑ و وسیم و سپہ سالار حمان جم نامور و کائنات کی صحبت میں ہوا سپہ سالار حمان یہی اپنے دل کی جواب گزرد وہ بولی کہ تجھے تھا اس کو خطر کہ ہندوستان کو سپہ سالار لکھ جسکے ہاوسے چنگ کرد کہ بدخواہ تیرا سدا خواہ رہو
---	---	--	--

نشستن فریدون بر تخت کیان و گرفتار ساختن ضحاک را و تنہی کردن ملک

ہوا تازہ یک دست باغ تہان جوئی رشک باغ ارم بچمن ہو کا میاب نشاط و طرب طلسم و زر و مال کا با سبان جوان کو دلیر و قوی ارجمند و لا وری پر زور و گر دہے سہدار و متاثر و فرما زدا وہ و زر طلسم اور لیا مال و زر	مرا پا گلستان ہما وہ مکان نشتان ہو اخیرت صیچین کیا شاہ نے ملک تنہی جو تھا کندرو نامی اک پہلوان کہ شان شہر و گردان بلند نرنگ لکھن وین و داک خرد وہ سر کردہ ہر لشکر و فوج کا بجا و شہنشاہ و ان بان کر	نصیب شہنشاہ گیتی پناہ کہ تھیا جاندار فریدون تخت بہم نرمی خسرو کا حمان فرزدہ خورشید بیت کیان و ان جاسکائے کسی یہ خبر سو سہرہ ادا آئی و ان خداوند دولت پر وہ ہو جو انہ و سپہ سالار	ہوا جبکہ ضحاک کا تخت گاہ ہوا ہم سرخشاہ و افلاک تخت ہو زمین کا حمان وہی ملک ہوا و رفیع افزای تخت کیان کیا پاس ضحاک کے جہاں کسی طرف سے لکھ فوج گران گیا ان ہر ہر ہرے فرکبان کے یہ وہ پاس پہنچ کر گران
--	--	---	--

<p>تیرے دیوان جنگ دنا ہوا تیری داخل بستان دل آئے پھان کیا راز کو نہیں بٹا اندیشہ کچھ زنیار کہ اب سچ کچھ تو شہنشاہ ہے وہ ہمان کوئی آفت دہر ہے ادھر ہنار اس پیشہ نماز یہ قصہ سننا چک ضحاک نے تری بات کا کچھ نہیں اعتبار نہ اب ناظم شہر چھکو کروں تو ہرگز نہ ہو وہ رخت سے ذرا کام کا اپنے ہوا ہر کیا حکم ضحاک نے پھر دین فریدون شہر نامہ تھکا ہوا کہ اس کے تھم سے ہر خون دلیران مردان و بزنا دیر وہ لشکر جو یون ہو گیا بخوان کیا مشورہ دل میں پھر دین ہوئی راجہ بن م نوہ ہجیا کند ایک لیکر گیا پھر دین ہوئی شعلہ آتش شک تب بلندی سے بدخواہ آیا فرد وہ گزرا کے سر چو را شنا ملا تیرے سکوت خون و خاک اسے قید کر کے درمیان کہیں کوہ تماک نادان نام و شاہی اسے سال گدے ہزار کہ نام نکلی رہے یادگار ہوا جبکہ ضحاک پر تمنا</p>	<p>جو ان تھے اس میں غل سکیا تصرف کیا تیرے ایوان میں کہتا کوئی لشکر میں سیدل رہا پائے شاد لیل و نمار اسے کیونکہ ہمان کہا ہے بڑا یہ غضب ہی بڑا قصہ ہے ادھر جس کے ہلو میں ہوا راز تو کی تو آتش مرگ ناپاک نے ذرا بھی نہیں راستی زنیار نہ خدمت تھے کوئی نہ مار تو کا حراں افسر رخت سے نہ گریے نہ کام وہ کام کر کہ گردن رکے اب سر سپین و مان شاہ شہر آباد و ان طالب کا عرفہ فریدون سب کہ تھے ہلو میں مین وہ بیظیر تو بیدار دل میں سمجھا نہ تھا کہ تنہا مسلح بن اب کرین ہوا غرق آہن میں سربا چڑھا پھر سپام کلخ برین دل سے ہوا گرم کین غضب فریدون اسکو چو دیکھا تو تو ضحاک کو پھر رہی کوہ تاب زمین ناکر ناپاک سے ہو پاک رہے یہ گرفتار بند گران وہاں غارتھا در حلت نام ہوا بعد اسے گرفتار ہمیشہ کونام ہے برقرار سعادت ہوئی خام کے بھاب</p>	<p>کیا زیر پا اپنے تیرا وہ سخت ستم گار سمجھا یہ سنگ خیر کیا یوں کہ ہمان کوئی نہ تھا یہ افکار میں اور کیا چوہا سکھ کر کوئی گزرا کاوسر کہ یوں خواہراں جہاں درجم پھر شہر میں اسکا لشکر نام ہوا اندروپہ بہت شگین تر خوف سے دل پریشان ہوا اسے کندروں پہ پناہ دینا بھلا شہر باری ہو جبہ بگے سنی جبکہ گفتار بات مش غرض کہ طیار لشکر تمام وے فوج سیدل تھی غارت سنا فوج نے فریدون کا نام کہ کرتا نہیں خیر خواہی کوئی سو خواجگاہ فریدون یون یہ سس دم بنی صورتہ ناکار جو دیکھا تو دیوان میں ہوا شنائی سے لوان میں ملی کند آٹھایک وہ گزرا کاوسر فریدون نے پھر یہ ارادہ کیا صدا غیب لین آتی تھی فریدون نے بدست خیر کیا بند لیا کے ضحاک کو یہ دنیا کہ جہنم جہنم تھا فریدون میں تھی نہ تھی تو ب نامدا لوان کردا نہ تھا</p>	<p>ہوایا گمان تیرا گزرتہ سخت کہ ہوئی فریدون وہاں آکر جو آئے ستم شہرستان کیا ہوا کندروں پہ پناہ کو جواب شہستان پر شوخی کرے آکر زمین جی انا اس سے ہم ہوسے آدمی اسے جا کر تمام لگا کئے کئی اس سے آرزو لین تو مارتے خطرے گزیراں ہوا کہ چھوکیا اب یہ گمان خسروا کرے ناظم شہر لیکر مجھے تو کیا ستم گار کے دل توجیش روانہ ہوا وہاں وہ تیر کام نہ راہی تھا کوئی بھی ناپاک دل لکا ہوا خرم و شاد کام کہ تھا جی شہر و شہر خلق نہیں چاہتا میری شاہی کوئی وہاں جہاں لایق تھا سکون کہ کوئی نہ پہچانے پھر زنیار فریدون جو شوق میں تھا لوان جہاں ہوئے نہ کوئی مقابل ہوا اسے وہ آن کر کہ اگر غریب پھر اسے سرنگا کہ باقی جہاں سنی ابھی زندہ فوجی کہ قید و موہن کیا لکھا سر زمین آئین ناپاک کو فوایک جہاں میں ہے بہت کیا جز کوئی نہ تھا کہ تھے وہاں نہ تھا</p>
---	---	--	---

کسی عرش پرین ہر منج پرین	حضورش عادل و دادگر	شمالی سے حاضر ہوئے نکلا
سر تخت ایران و توران چین	فرعون ترک یا نکاحاہ شوم	کیا شاہ نے اپنے لطف کرم
نشاہد کیا وان در گنج و زر	کیا عدل و اور داد و نیک	نواز شگری شے کی انتہا
جو کار فریدون کرے بیگمان	تو نام کوئی بھی جواب تک	نکلی چوئی شے نے زیر فلک
شوم کہ آگے کروں میں ملان	تو بیشک ہوا غار و انجائیک	ہمیشہ کرے جو کوئی گم ہنگ

تقسیم کروں فریدون ملک راہر سپہران و شکست دن و تور و کشتہ شدن اسج از دست آنها

خردمند و دشور و خوش بقا	ملک راہر اسج وے خرد تھا	کہ تھا انکا نام اسج و سلم تو	غہ ہفتہ قلم کے تھے سپہر
فرزد سجن ماہ نور سے ہوا	سردختر جان کیا راہر سے ہوا	ہوئی یون متاوی شاہ جهان	ہوئے جب جوان باوہر و گلا
طلب کے کاسک و شہرہ لکرام	کوئی مردوان تھا صند نام	نہ تاخیر کو راہر تک دینے	تو انکو وہاں کہ خدا کیجے
تو خصت ہو وان و موی ہوا	اسے جبکہ فرمان شاہی ہوا	جو ہی مدعا اسکی کہ جستجو	یہ بولا کہ در جہان پھر کے تو
کہ حسب تمنائے شان جهان	تو لوگوں سے کراہے ہو یا یہ عیان	وے جبکہ شہر مین مین گیا	ہست ملک مین گشتا شے کیا
گیا وان رسول مبارک پیام	سپہدار کا وان تھا معر نام	پہ پچھہ و خوش شمع یقین	رکے تین و دخترے شاہ مین
ہوا خوش کردل کی برائی نید	فریدون نے جسم منج کوئی	اوہ اقبال شاہ یہ پہنچ گیا	فریدون کا پیغام یکسر کہا
ہوا شاد تب شہر یار مین	کے جب وہ سو دیا ر مین	کیا شاہ ہزدون کو شے روان	بصدقت شوکت و فرو شان
انکا و گان اور وہ موشان	ہوے وان سپہر کا مین	ہست مال راہر انکو دیا	بری طلعتون کو کیا کہ خدا
کہا ہم برادر خون کیسہ جو	کروں ملک تقسیم ہر ایک کو	کہ اب مین ہوا یہ دیر نیال	فریدون دل مین یہ آیا خیال
مقرر کیا شے مین کے نام	وے مائے زیر ایران تمام	ملا تو کو ملک و توران قریں	دیا سلم کو روم و خاور و مین
ہوے تخت و وہیم سے کارن	وہا کہنے لگے بادشاہی وان	راہر اسج ایران مین یہ ہر	سوروم و خاور کے سلم تو
نہا پائند اسکا تخت شے	قناعت نہا و روم پر	سے کین اسج وے مائے ہوا	یکایک سلم بیدل ہوا
نہا نما راہر سے کتر مین ہم	لکھا تھا یہ ضمین کہ بہترین ہم	رسول ایک بجا کہ لاہر ہوا	سو تو ملک کے نامہ شتاب
کہ مجھے بھی اور تجھے بہر قدر	دیا اسکو اور ناگ دیہم و زر	کہ مین مین باب کو کچھ شعور	فرا سچ اپنی خداوند تو
جہان جنگ کینہی بھی ہوا	مجھے اور تجھے ملک ایسا ہوا	کہ جو سچا اسٹھ و تخت گاہ	کیا ملک ایران کا مین کو شاہ
تری مصلحت کیا جو شہر ہا	ایک قسم ہی مجھ کو بسنا گوار	نہا مین چہ زرم و مین ہم	ہمان کا یہ حاصل بجا ایران
کلا سے بادشاہ شیا جناب	لکھا تھا مین کہ کم یہ جواب	ہوا دل مین اپنے غضبناک	جو نامہ تر حاکم سے ہر
وے قتل اسج کر رہے ہوا	ترے ساتھ مین سے یہ کچھ	ایقین بانی تو کیا انان	بہر نیک بدیسے شامل مین
ہر کی و خردی یہ کچھ نگاہ	یہ پیغام ہمیں جو کلا سے بادشاہ	رواندر و اب تو بہر تر	الراس نامہ ہر کو سو سے پر
تو بہرے بہر و رخ و غیر	رہا راستی پر نہ آجا سکر	یہ اسج کو لاؤقی نہ زما رہی	ہمین تخت ایران نہ زما رہی
یہ پیغام لیجا جس انداز کو	کہ سو فریدون رواہ ہو تو	کیا سلم نے تخت اس مین	جب یار رسول خردمندیان

<p>کہ وہ نواحی لڑنے لگا اور مرد نہیں خوف یہ سہم و آئین و راہ ستم جو کہ ہر کسے مہتری یہ ہر جس میں اچھے کے خوب کو شکابی سے بہن سکا ملاں و وہاں روانہ ہو بیت نامہ فرستند گمان کی طرف سے دیا کیا عرض پھر دین کہ بیتا مہر اگر میری انصاف ہو کے مٹا تو نہ بچھڑے ہو کے کیسے پیام پیام درشتا و نینہا سے سخت کیا میں نے کیسے شک یہ ملک جو مجھے نہیں تو خدا سے دے ذرا گوش دل سے سمجھ ہی بند شہ نامور سے یہ سن کر جواب کیا پھر یہ راز نہ نصیب نہ ارادہ کیا از رہ سہ کشی اگر میں بھی تیرا مددگار نہوں وہ میں کیسے جو زیر چرخ نہوں جہاندار نے پھر کیا یوں بیان تو بخور و داور سے ہر چہ تیرا تاب وہ یکمل ہو کر ہو جو گولان پہنیدہ عقل و اسے کو کہ تاجا نہ تیرے نہ ہوئے گئے سنی گوش جان فریاد ہی نہ جو دنیا و دولت نہیں باندگار تو گدرا میں اس تاج و اورنگ کہ میں خرد نہوں اور وہ بیک مجھے ہر میں کہ نہیں جب سیاہ</p>	<p>الہا ہاں کہ اب ہر چہ کیسے کہ اگرچہ کو دست تخت و تاج و کلاہ غضب سے جو کہ کو ہر ہر تری کہ یہ لڑاں آب و ست ہر وار ہو قیامت کرین اب کج پاولان ہو یا یا حضور شہ نامور دروا ستے اور شہر و صفا گزینہ از ریاست کی تیغ خط تو پھر میں کدراش کو ان کی ایمان شوق سے کہ حقیقت تمام اگے سب حضور خداوند تخت کیا تینوں کو نہیں کہ ملک نہ نہ ہار بار ہر خدائی کر کو کہ قائم نہیں چرخ لبس فرستادہ رخصت ہوا یہ شہ کہ یہ خاشخس بہن کہ گزینہ کہ گھجیرین آئے ان کی کشی معاون تروا وقت بچا کر تو کیا فکر گستاخا بجان بہن اگے نور چشم سعادت و شہ جو آئے نہ در آ رہا ہر شہاب فراجم کیا لشکر بیکران ہی ہی کہ تو مل جوا شہ ہو انامین رہے زیر چرخ بلند اگے تین یون ایچ از جہند تو غم کھاسے کیوں مردم بٹویار بہر ملک بہتر یہ اب جنگ سے بجاء و شہر ہی میں مجھے سے نہیں کہ نہ تے تاج و کلاہ</p>	<p>ہوا خسرو عقل کو تیری کیا یک غم و دل میں کہ مہتری ہم کوئی کو شہ ملک کا فی جیس و گزینہ سولان جو کہ کین پہلے لڑا ہی ہر لڑاں خراب ادب ہو اور وہین ہی جہان لگا پوچھنے وہ کہ دونوں میں یہ بندہ تمہارا گنہگار ہے یہ کہنے لگا شاہ عا ملہ نہا کہا جبکہ شاہ آزادہ رہے فریدون یہ کیا نہا اندوہ بدی کہ نہیں ہر گز زہار مجھ اب تنہا ہی تاج و سر رہو راضی اب میری ہی سیم فریدون نے ایچ کی طلب کیا سلم اور تو نے افاف کہ قتل یہ تیرے باندھی ہیں تو میرے ہی ہو یون ایچ میں یہ بولا وہین ایچ نام جو ترے میں وہ نواحی و زہر مری ہی یہ حالت کیسے تیرا یہاں ساتھ لے نہ تیرا بچہ مری طرح شاہی آئے گز نہ آرام و جان ان سر رہو کہ زہار اسے شاہ فرزند یہ کہنا کہ بہر از رنگ ہے حضور گئے جان میں ایچ کون غرض یون یون میں مرے ساتھ کھاسے کیوں</p>	<p>کیا وہ ہر چہ دل سے ترس خدا شہا دارا ونگ از مہرین ہم عیش ہوا سے اور باقی ہوس دلیران و روی و دکان بین خبر شہر ہر دت کے سکا جواب رکھا سر کواپنے سرستان وہ بولا کہ بان چھلکو ترے میں کہ لیا پیام ایک شہوار ہے پیام اور ان میں سدا بیکانہ تو کوئی زبان پھر فرستادہ یہ بولا کہ آئی نہیں انکو شہر فریدون چکیا فخر و جاہ و وقار نہیں کہ کرو گھوڑا ہر چہ پے کہ یہ خواہی نہ باندھو کر کہا بھائیوں کا وہ بیغام کے میں سے کھاسے دونوں قافل تو جہنم توین ملک کیسے وہ گزینہ شان کیسے ہیچ کین وہ لاؤن عمل میں ہوا شہا ہو سے مجھے اب کیسے شہل گز کیا ترک شاہی ہوا گوشہ تو فوج اسقدر نہ رہا بچہ کہ کہہ دل میں کہ خود شہنشاہ فلک آخر شش شش کا سر سیا نہیں کہ مجھے الفت تاج و تخت پے تاج شاہی اگر جنگ ہو نہ ہو س کو دل و دل اپنے لاف سارک میں ہووے تاج و شہ کہ نہاں نہ خسر و دم و چین</p>
--	---	--	---

<p>بھین تیرے کہ پہر جسے الفعا کرین برادرین میرے جسے کلم کرین وے میں بھی کہ نام نہ کو گویان تجھے بھر کوئی وہ جھٹ کرین یہ کہہ کر فریدون نے نام لکھا سخت شای سے آفرود تھیں بھی آلام کہ شفق کو سزا جب شاہ سے عمری</p>	<p>بزرگ کا کہ تجھ پر وہ شفقت کرین تو جس صلح بجا و رحمت کرین رقم آسین در و دل ان کا کوں محبت کرین اولافست کرین رقم آسین یعنی پیسہ مونا اکاہ سہی سرست لایا فرود سرکین سے گزرو محبت کرو تو بچے نے تورا کی بھرادی</p>	<p>فریدون تلایچ سے پہر یوں کہا بہت خوب جانا پیچھا اور کہیں پٹھانوں کا دل گزیر ترا تھو کو دیدار جا صلح پیچھ اگر تم ہو بزرگ کیو ان کر اکاہی باندجی پٹھے بندلی کئی رفروان جبکہ کائنات گذر یسا سندر ساتھ بڑا و پیر</p>	<p>اکاہی صد آفرین مر حب کہ دونوں وہ بچی بڑا پاپ سر مر آج سے بھر زود تر قرین مسرت مرادل ہو پھر اور ایچ تمھارا برادر ہی غوث یہ آیا براسے یہ برستنگی تو بچہ کو سکون جھٹ تو عمر اور کرتے واسطے راہ کے گزیر</p>
--	--	---	---

داستان رسیدن ایچ نزد فریدون فرج براسے عذرا انگسایع نامہ پد خود قتل نمودن
 انھا ایچ را ز روستہ کہیں فرج سرش را نزد فریدون فرستادن و تمام نمودن فریدون

<p>شہر و دم و توران چون شد تویر و توران بن آفرین آج ہو فریدون نے نام بھی ہو لکھا لکھا وہ ایچ تھیں فرزند فرود کہ جو بنے شہادت نہ نامہ کہ انور سے کام آستہ جو ہو ا قتل آج کا اب ناگزیر گیا دو سر گردن وہ آئے حضور ہمارا ادب بھر ترنگہ لکھا یہ باتیں جو تندی سے آئے شگ چاہیے اب نہ تی و گاہ کہ راتھا عزیز اور گفتر شرم سرکسی نرودہ بیٹھا چہرہ ہرگز نہ لکھا دست بیاو پند نہ کہ قتل مجھ کو خدا سے تویر نہ کہ ماسے خون بہا دروا کیا بچہ لایچ نے ہر چند پیر</p>	<p>کہ تھا بگو جاہ شمس پر غور پٹھان ایچ وہ جاہم پرے یہ سکاہ وہ دونوں کے بیٹھا نہر منہ جو خوش منظر و نور سو خانہ جانہر نہ ز شہر کہ ایچ سے دل بہتہ شکار ورنہ نہ تم من نہ تلج و سریر تو بولا ایچ سے کجنت تو ہوا ملک ایران کا تو بیا شاہ تو ایچ نے پلایخ دیا بھرین نہ تو نہ لشور نہ تیو کپاہ مے لے بہو نا تھادہ تندر او ہاں وہ گیارہ بیس آجھا بیزید برادر بہس پاپ بند نہ مے مے اس غم پر مری جان پر دم کہ فرور نہ آیا سر جسم پیدا کر</p>	<p>وہ رکتے تیر ایران کا طغیان شیر لگو پو پو پو پو پو پو پو خوشی سے جہان کی تھیں باکا کہ اب یہ پر پاد و فساد یہ فرج پھر کسے کی کجھا جہن قصہ تھا ملک ایران کا بھری آہ اس بات سے تویش کہ اسے بے ادب ہے کہ تو شبہ رویان تم کو گنہگار کہ اسے بادشاہ جہا گیر کرد نہیں مجھ پر لازم ہی آتا غائب غافلہ ایچ کی بھائی سے ویکر ہی زرارہ جہ شہر کون بہت کر کے بڈی انکسار یقین جان یہ تو کا انجام کار نہیں کچھ خوش شہر و ہی وین عین ہی خبر اب کون</p>	<p>یہ طیار کر کے تھیں صبا پریم کہ فرج تھا بڑا ایچ برمان آتے تھیں ان وہ باغ و جاہ تو اسے یہ اسبناں بڑا بہاد نہ پا اڑو پٹھے میل کپاہ کہ اب یہ لایچ تھیں توران کا کہ خون روا اسکا موتو پٹھے نہ ہرگز سزاوارا فرستہ تو سے تو وہاں شاہ یانک کچ بزرگ پٹھان بڑا بھگت کہ ہوا تھہ شاہ عادل آجھا خدا الفت برادر یہ آئی سے آجھا سر سے ایچ کے مارے پٹ آگاہ کئے ایچ کا بہ نامدار تجھے رنج و غم نہ بگا گرد کار کہوں رات ان صحت چاری کیا سنے ایچ کو بھر غرق زون</p>
--	--	---	---

سرنامورتن سے کہے جدا تو کہہ آکے اب سر تاج می کراتے میں نالکین مردان فریدون سے دیکھ گیان پو دین نور ذلے وہ کوس مسلم آکھارے نعلان گلشن ہلم ہوا کشتہ یون ایچ نازنین کہ پوچھم بیچ سے اسے نامور	حضور فریدون روانہ کیا شہنا سکولاسے تخت شہی لیسا سکالابوت پوچھے وہان وہ بخود سرخاک غلطان ہوا فغان اور نالکین تھوڑا دم اجلاسے گل و سرسوسن نام کہ سر کین اور تن کچھ مین پنی زرم و کین چست بلدیہ	لکھنؤ میں کہ تو نے جسے دید فریدون پکھینے تھاوان اعظم وہ تابوت کھولا تو آکھ ذرا ہوش آیا فریدون جب بنایا تھا بیچ نے اگلے پنا یہ کھتا تھا کہ یہ آکان شہر بار ہوا سوا ہوا لیکن اسے گویا کہا تک کہ دن در دو کھانا
---	---	---

تول شدن دست از بطن بشیر ایچ و کتہ اشدن او با پشتنگ کہ او ہم از نسل فریدون

غیبتان میں بیچ کے شاہ پنا کہ جو کوئی بان ماہر و بار بار یہ سنسرت خوش ہوا شہر بار گنجیب نے نو بیچس وہان کیا پوچھش نار و نو سیکھ فریدون کی تھانسل و چون ملک وادہ ایچ کی جھٹکل تھا وہ لایکا شکر پیر و در گار رہے آکھ اقبال داکم بند سکھائے سب تیرین شہر ہی منوچہر کی تم اطاعت کرو فراہم ہوا لشکر سبے شمار کہ غم عدد و سوز اب بیچے قوی باز و پهلوان و دیر یہ سنسرت دل بہن لکھ منوچہر کو بھی طلب کیے گیان غرض باز رہے بیچ جاہل دعا و ثنا کی شہنشاہ کی وہ تھلے جولا یا تھا بلکہ سب	شہابی سے جمہور و آشکار لکھنؤ میں کہ اب یون یا میدوار تو پیدا ہوئی دستر وستان رکھا پوچھش آکھ و کتہ سا مینر بندہ دشوار پستدان منوچہر نام آکھ شہر لکھا دعا مانگتا تھا یہ لیل و نادر نہ پوچھے ذرا چشم بد سے زند پھر آکھ لکھا سر تاج می دل و جان سے تم اسکی تھلے دلیران جنگی و مردان کار شہابی سے ایچ کانو ان بیچے حضور آکھ رہے باک کم پوچھ پروشان ہوا نکلے خوش مجلس یہ لکھئے کہ اب بادشاہ جهان کہ شاید فریدون کے فیصل کراسے جھٹکے سرور می رکھ شہنشاہ کہ پوچھش	کسی نے دیا شاہ کو بیرون خدا دے اسے ایکسیر وہ تھی حسن بن اک ماہ نام جوان و لا و شنگ یک تھا ہوئی حاما جیوے شک تہ بست شاہ کو شادمانی ہوئی کہ بیچیک فلک پر پڑے مہر ہوا جب جوان نہ منوچہر کہا یون نظر کرے ستور پنا کنج شہابی گشت وہ کیا منوچہر سے مردمان پنا جو بیچ کی خبر معلوم ہو تو کہو فریدون یہ کہتا تھا کہ پوچھ کہا شہر یون کہ کنج کور عوض خون ایچ کی پوچھ حضور فریدون وہ جہنا میر رہے جا وادان عالم و قور زروا ملے کہ شہنشاہ پنا
--	--	---

وہ دیبا سے رومی و خضر ہر کما سلم اور تو رکایہ پیغام خجالت زدہ ہم میں تقصیر سے ہماری یہ تقصیر ہو معاف تو جو جنت شاہی پہ جلوہ لگانا فریدون نے دیکھا جو حق نام کملوں کا سپور فرخ خصل پھر آیا وہ شہ سوے پیغام ہوے مگر منوچہر پر مہربان منوچہر رکھ سر پہ خود دکلاہ وہ گشتا شہ پور شیر و پیل مجھے زرت سے دیتے ہو کیا مہرب تو سب میر لہجہ کیجی ارسول ستم ساتھ ایرج کے جو کہ کیا گرا ایرج نہیں تو منوچہر ہی مگر جنت باندھی ہے کارزار فدا یک دم میر نہ مہر او جان وہ پانچ ہو چکا اک چون زہر مار جو الملو شیر افکن و پیلتن نبرد از ماہر جوان مرد ہے پھر آراستہ لیک کی انجمن مبادا منوچہر ہو مے دلیر	وزیرین و قیما سے شہنشاہ کے بندے میں ہم شہنشاہ و لیکن میں نہاں نقد سے کو کہہ دیتے اپنے سینے کو ہم اسکی کرین جاگری جاو دا سنا اور یوں سرکشو بکریاں تھے جو سعید اور بکریاں ہوا خند زدن اسکی آقا پر تن اہج نامہ ہی کہاں سو خواہر آہنگا ایک سپاہ کہ میں پلاوئی میں سے بکریاں یہ مکاری ہی سب تھا افسوس کہ ہر گز نہیں کہ نہیں ہی قبول سو اسکا مکافات دیکھا خدا فرو زید مثل سہ مہر سے منوچہر سے وہ ایرج کا نہیں ملے ہوا بس میں سے خواہر و دا کیا سلم اور زرت سے آتش کار یل نو جوان گدہ شمشیر زن طلک گایہ یکار و ناورد میں پے کی نہ دہائی ہو کر اسے زن شہابی ادھر آئے مانتہ شہر کرین ہلکا آریغین ہم اسے وہ پلان محمود سیم وزر کیا جملہ کراہ شیطان سلاہ اگر جو میں ہم تو سرا پا خصل تہنہ ہی دے شام و سحر رکھیں گے تارک پر دیم زہر بلا منوچہر کو تب و بین نظر کرتے گندہ شیاگون دیبا اسکو پیغام کا یہ جواب مگر خضاب بیگناہ و خصل وہ سام نریان و قارن لہر یہ مردان جنگ در پہلوان یہاں تو جیش از نہیں پذیرا کیا غلہ جو ناہکا روٹن اب گیا اس جہاں وہ ایرج اگر دلیر و قوی ہوں نہر دمان یہ پیغام میر نے جواب پیام غرض تیز رو مثل باد صبا کیا پھر کہ میں نے منوچہر کو اور اسے جو لشکر میں میں پہلوان وہ دونوں جفا کار پیدا کر یہ بولے تیغ فرورہ رنگ یہی مصائب سے کہ ایک سپاہ نہیں غولہ کات میں کو پورنگ	محمود بہان دار گدیلان کر جو سرزد ہوا جسے ایسا گناہ وے تو خطا پیش جی سہرا سو خواہر آہنگا ایک سپاہ کرین شمشیر کی سیک کج و گمہ شجبا با سر کرسی گوہرین ہوے سہیرے بد خواہ کین لون اگر جاہر و ناہاک سے کہ شہنشاہ کیا قصہ دین منوچہر کا وہ کا وہ کہ جو جنگ پیش شہر منوچہر کے ساتھ ہو چھوٹا نہیں چاہیے گوہر شاہوار نہیں ہو بجایے جیجاہر تو پیدا ہوا اور اک نامور نبرد از ماہر مثل شیر زبان ساجب تو جوش آوگے شمشیر جہاں سلم اور زرت سے داں گیا جو دیکھا تو کہ مرد پیکار جو قوی زوہن مثل سلطان ہوے شہ پانچ بہت خطر کہ ہم گدہ پیکار کرن قضیہ چلین ہم بسوسے منوچہر شاہ
--	--	---

جنگ منوچہر با سلم و نور و شہنشاہ کیا سلم اور تو رکایہ پیغام سواران رومی و ترکان چین فریدون کو پہنچی جب منوچہر صوبوری کرو تم نہ باندھو کہ منوچہر نے لہان گدلاں کیا	منوچہر و شہنشاہ کہ چکر منوچہر سے لے زہر نبرد از نمایان توران زمین ارخا و سستاب لشکر آلاہر کہتا آوین اب اور پیل شہر کلاب جہاں دار کشہر کشا	میلان تنو مند جکی سوار پے کیہ جو ہی اشتباہان ہو کلاسے شہر مردان جنگ آنا قریب آگے اوس نہیں کہ مہر اجازت مجھے دیجیہ ہر جنگ
--	--	--

کیا اس طرف شاہ پہنچا
 لیے سپہر گزوتیغ و حسن
 صف جنگ راستہ جب ہوئی
 سوار است کرد دلاور قباد
 بجائے تعین تھی قائم کیا
 گیا تر حکم کے دلاور قباد
 کہ اس بے پردہ خود کہوتھے
 دیا تو رکوائے پھر یہ جواب
 تمھاری وہ مغل میں لایا نہ
 یہ سنگ نہ باغ کچھ اسنے دیا
 سنا تھا جو کچھ نور سے کیا
 کروں قتل نہیں سزا تو رکرو
 رکھیں جنگ کوچہ موقوف ہم
 ہو اخیر میں دشت میں وقت
 سواران جنگی و مردان کار
 ہوا اگر ہم باز رکین و ستیز
 تن و جان کا کچھ نہیں بھائی
 ولیکن بت ایسا طعنے آئے
 گئے کہنے باجمہ وہ دونوں لئیم
 منوچہر پرانے شہنشاہ کرین
 شہنشاہ کا کہنے میں ہر خرم
 غرض سوئے کہ کس کو سپاہ
 گئی نصف ات جس دم گز
 بعض شب خون وہ آبا جہر
 ولیکن ہر نہار پایا انزار
 یہ پہونچی جب منوچہر
 جہان تو رہ گشت تھار مہسار
 آٹھایا میں اسکو نہیں بچ سے
 پہلا شاہ جب تو رہ غمناک

منوچہر کو با سپاہ گران
 نہ پر دے سر نہ ذرا فکری جان
 رہ مصلح مدد و پھر سب فی
 سوچ وہ کشتا سپہنشاہ
 منوچہر تھا رونق قلب گاہ
 موزن خون آئے وہاں مثل باد
 بھلا کام کیا گز و شمشیر سے
 کہ پوچھا میں پیغام تیرا تھا
 کیا غرق خون شے امچ کو کہ
 نخل ہو کے میدان پھر گیا
 منوچہر سنگیہ باجمہ کس
 کروں غرق خون ہو تو رکرو
 کہیں چشمہ بہا بان صدم
 بسک وہ شہنشاہ طرب
 ہوئے اسے صف میں پہونچا
 ہوئی ایک برادران سختیہ
 وہاں کام سب تھا بار قش
 منوچہر کی غالب تھی سپاہ
 کہ غالب ہی آج فوج غنیم
 تیرا سکون ہم زیر کردون کرین
 کیا جانتے ہیں وہ غفلت میں نرم
 کیا گاہ میں آپ بیٹھا و گاہ
 جہان تیرا پس ہو گیا سرسیر
 خردار پائی سپہ سہر
 ہوا اگر مہنگا مدکار زار
 کیا گاہ سے تب شہ ناجو
 دلیرانہ پہونچا تیرہ باز
 لٹایا میں ہر سرکین سے
 سوسلا آیا آدم سے شباب

زہر پوش مردان شہنشاہ
 یہاں فوج کا کچھ کیا شمار
 وہ آگے ہوا کاویانی پیش
 وہ سام و وزیران و تھانیر
 آدھو حسرت تھے وہ فوجی
 قباد دلاور سے کہنے لگا
 ہوئی دھڑلہ سحری نر ناد
 کیا تو اور اس نے پھر یہ کام
 یقین بنائی کہ زیر تھا کاک
 زمین زگر سے پھر آیا قباد
 یہ کہنے لگا پھر کہ ہنگام جنگ
 جواب پھر گیا تو میدان سے
 پھر از گاہ سے منوچہر شاہ
 سحر جب ہوئی تب منوچہر شاہ
 وہ دونوں شہنشاہ رہی سپاہ
 جو ان کا سر اور گزیران
 ہوئے شہنشاہ کے لڑائی
 ہوئے تو اور اس میں زندہ
 مباد کہ غالب ہو گئی و رہی
 منوچہر کو بھی یہ پہونچی سپہ
 زمین کے قتل گشت نے طلب
 سواران جنگ آتشی ہزار
 روانہ ہوا تو رنجوت شعار
 بناچار جا ہا کہ پھر جائے
 ہوئی وقت شب غیری نہ تھا
 شبانی سے پہونچا سوزندہ
 جو کہ تیرا راس شہنشاہ تور
 جدا تیغ سے کہے سر تو کا
 نپائی کے سلمے تانچک

جوانان جنگ اور صف شکست
 اسواران جنگی تھے شہنشاہ
 کہ تھکاک فوج سرخ و زرد پوش
 کہتے کہ نہ خواہی میں ماندہ
 بے زرم لائے سپاہ گران
 منوچہر سے جاکے کہ تو ذرا
 تو نہ مارا اس بات سمجھ نہ شاد
 کہ وہاں کو فوجیں کر تیغ و شام
 رہی تھیں تھی قیامت تلک
 حضور منوچہر فرس نہاد
 حیان ہو نہاد و کمر بیدار
 امان آئے پانی ذرا جان سے
 گیا اس زمین سوا کر گاہ
 دیدار آبا سوسے زمر گاہ
 ہوئے اسے میدان میں کچھ گاہ
 دلیران کا پہونچا و لوک سنگان
 زمین خون سے لکے ہوئی لال زار
 کہ آیا شہنشاہ گواہت زندہ
 اسوا سوسے سلامت چھوٹی
 کہ وہ بد نہادان پیدا کر
 کہما پھر ہوا لشکر سے اب
 لیے ساتھ اپنے پہے کار زار
 سواران جنگی لیے سو ہزار
 طرف اپنے لشکر کے آب آئے
 پہونچی خون پہونچا جہان
 کیے قتل اگر بہت کہ نہ خواہ
 تو فانی آئے ہوئی جان
 حضور فرید میں روا شہ کیا
 گزیران و جان سپاہ جنگ

کیا ہماک کرد میان حصار گنبدان نور کاواک گرد تھا پھر کار خیر مارا بہت زد و کوب ولیکن دزد نہار کاری پری تن اسکا کیا تیغ سے چاٹیاں ہوئی نیم بدن فوج کرد حصار منوچہر نے اسکو بیجا پیام اگر شیر دل ہو تو اسے ہلوں یہ شکر اسے غیرت آئی دین منوچہر شاہ ولایت ستان شہ روم و خوار و ہیکل کشید کیا عرض مت کیسے تیغ کین فرد پر خونہ رخصت ہوا شہ شہ نے سب پر اعلیٰ خوشی تظہر جب ہوئی شاہ کی ہمدان پیادہ ہوا و ان منوچہر بھی بجایا منوچہر کے کوٹ پر جہان سے ہوئے ہفتی آجکل پھر آخر فریدون ہلاک کیا ہوا میر معقل خدا سے کچم کیا شام کو اپنا منہ کار پستے تھے ہر شام و ہر بلاد جان میں تو فرما رو ہو صلا	ہوا ہماک کے محصور وہ ناکار دلیر جوان محروم جنگل کہ پر منوچہر کے آن کے ہوا شہ نصبتاں چہر گشتی سہدار کا کو ہوا یون ملاک نہ تھا قلعے میں پھر صبا کا دل کہ بس تیری ترک ہوئی تمام تو مت جہان دیکھتے ہیں وہ غیرت ہیز زم لائی یون مقابل ہوا لے تیغ و ستان ہوا لشکر کا پیرا گندہ سب غریب و پناہ شاہک زمین کہ مشمول لطف غارت ہوا عنایات شاہانہ مصروف کی ہوا تائب عثمان نا شاہ جہان کیا ہرق مقبوس باحد خوشی رکھا اسے تارک پریم زہر کہ آتا ہی ہر دم پیام آہل وہ سروشی گلستان گیا منوچہر ہی بادشاہ عظیم کہ تھا کاروان وہ مل نامدار کہ ہم سے جہاندار فرخ نہاد ہو آرزو ہی ہی ہر دعا	منوچہر بھی سیکھن میں سوزم و پر غاش ہاں ہوا منوچہر نے بھیچا وین تیغ کہ بندہ کا پیکر کین سے اٹھا کئے پھر شاہ فیروز جنگ رہا تلک تلک تلک بند ملا دو گنگا تھکوتہ غوغا خاک مقابل سے اس کے ہوا تائب کل قلعہ سے سلم جنگی سوار کیا خرم شہسوار پر ما سہدار غار کا تھا کشتیہ سر رسم آید وین فہر یار غرض سلام و توبہ کی فوج کو جو تھا منصوبہ رکاوہ فام کو جو نزدیک ہو چا وہ شوکشا جب کیا وہ ایلان شاہی تیغ لکھا پھر سام و فریان سے بہت پنہ کی پھر منوچہر کو فریدون جہاندار باجگاہ بسان فریدون کیا عدلیہ سپاہ امیران و فرزان گاہ ترے جہان و دل سے ہم لکھون نال و رسم کی بخت	کیا لے فوج اور گمیرا یون منوچہر کے وہ مقابل ہوا گلانی شہر پر بنے دروغ سرخا ٹیکا سے زین سے کہ قلعہ کو گمیرا کرب تنگ ہوا تنگ زیر سپہر بلند ہوا عروسی آخر تو ہو گا ہلاک خدا جسکو چاہے کس نتیجہ دلیرانہ آپا پے کار زار کہ تن سے ہوا سلم کار سہدا وہ آیا حضور شب کے نظیر کیا اتنے بیان و عدا ستوار وہ لایا حضور شہ نام جو زیادہ کیا بلکہ کچھ مرتب فریدون پیادہ گیا پیشوا فریدون نے باحد نشاط و طر کہ اپنے نیر سے کو سونا تھے دعا دی کہ تا ہم جہان میں تو ہو وہ نام نیکی رہے جاودہ رکھا لطف و احسان سب کو شاد ہوے سب شاہان و جہان کہین چار کی تیری لیا و نہار کہ ستر سے ہر بھی ہوا جہان
---	---	--	---

داستان تولد شدن پسر سخا نہ سام و پرورش نمودن ہم نغ عام ملان ملک باز آمدن در سیستان

شہستان میں شام کے لک پر یہ کہنے لگی جھکوا سے نامور وین سام نے اسے دیکھا کہ تھے وہاں مولیٰ و غلام	تولد ہوا گل رخ و سیمبر خدا نے دیاجی کا طرف تر مہاروف و اندیشہ پیدا کہ غلط ہرگز نہیں ہو سام	سفید اسکے اندام پر مومنا کہ یہی چین سرو قد لار و رکھا اسکا نام پانچا مل ہر نہاد وادیو ہے پانچا مل	کئی دایہ و دیو دیکھ کر شہن وے نسل خاندان کے گیمین تعب نہ صاف پکسل کی لال پہ خلعت ہوا نانی بنے
---	---	--	--

یہ سنگر ہو سام مل شکرین
سکھان وان جو تھا ایک تنہا
ہوا مہربان جسم آیا اسے
یہ سیمرخ کو صرف لفت ہوئی
کوئی کھان اتفاقاً دھند
یہاں شام کو خواب آیا نظر
ہوا جبکہ بیدار ہو پہلو ان
خوشی سے پھر سنی خبر کیلئے
کھا ایک نے یہ کہ اسے نہ سو
سید کے مومین اگر مہر
نظر میں ترے گوشتے فرزند
ہوا صبح دم سام کھڑے ہوا
اسی مے حال پر جسم کر
نظری جو سیمرخ نے ناگہان
یہ سیمرخ نے سام سے پھر کہا
کیا زال کو کاروان سے طلب
کیا یوں کہ لے بیے یا اپنا پس
ولے اپنے سیمرخ نے چہر
شتابی سے پوچھن بیٹا نکر
مجھے یاد رکھنا تو لیل و نهار
غریبوں کا پس پروردہ ہو تو
لگا گئے پھر سام قسح سیر
کروں تیری تعلیم صبح و شام
یہ نوذر سے ارشاد دینے کیا
حضور منوچہر پھر زال کو
طلب کر کے کچھ شام کو اپنا
سوگروش اکھڑا تسمان
اولیو شجاع و قوی پہلو ان
کرم سے عنایت کیا زال کو

اٹھا لیکر زال کو کسین مہین
دکا پاک وہ سیمرخ آدھ کو گیا
اٹھا اٹھا یارین چسپا یا اسے
کہ چون کہی کجی اک سخت ہوئی
جو کندرا تو شادان ہوا دیکھ کر
یہ کھتا ہی کوئی کہ اسے نامور
تو یہ دل میں اپنے ہوا شادان
روان سو الیزم دم کیلئے
کیا تو نے خوف خدا دل سے دور
تو کیا میرے ایک نظر اسپر
مغز سے وہ پیش پرورگار
سو کو الیزم آیا ووان
کہ پھر یونین حلقہ اپنا پس
تو دیکھا کہ شاہ گریہ کنان
کہ دایہ یونین تیرے فرزند کا
تو کہا کہ اسے با صدمہ
یہ جلال حق تاج وادند
کیا زال سے یوں کہ اسے نامور
تو ہی مشکل سان کروں پھر
فراموش مت کیجو زینبار
ترا گرد عالم سے نام کو
کہ شرمندہ ہوں تجھے سیر
تلافی مری تاکہ جو جسم کا
ارے آے انھیں جلے تو شجاع
ایسا لیکے سام مل نام جو
ایسا کہ پھر یوں کہ اسے خود ان
نظر کر کے بولے یہ دانشور
یہ ہوگا سرفراز گردنشان
چھان میں نفاذ و یا زال کو

سو کو الیزم زال آسے
جو دیکھا تو اک کو دک شہنشاہ
مل اپنے بچوں کا بصر ہو گیا
وہ رہے تھے باجست و زور
وہ سیمرخ سے زال کہ گیا
ترا پوزندہ ہوا و شاد ہو
ہوئی تیار ترافت و مہر پور
پھر اک خواب دیکھا پرورد
رکھا دو رنگہ تھے فرزند کو
کہ تیرا ہی اسطرح ہر پرست
خروشان ہوا دیکھا کہ سچ ہو
خدا سے وہاں آئے لی لقا
پیدا ہوئی اسکی کہ وہا
وہ سیمرخ آیا و مین شام
ہست عاجزی سام کی شکر
پھر اوک سیمرخ سے زال
ہوا پھر مل سام ہم کو یوں
جو مشکل کوئی پیش لے تھے
کبھی ہی حرم سے مل ایلی عسری
یہ سنگر زال نے یوں کان
روانہ ہوئے تھے سیر مل سام
خدا سے کیا عذاب استوار
گئے جبکہ پھر شمر کے متصل
وہ ہزارہ تب لیکہ آن کر
کیا حاصل نے زمین پر شاہ
فرطالع زال دیکھو کو اب
کہ فرطالع زال شاہ بلند
شہنشاہ سپان تازی خور
ایسا سام پر لطف پھر مینشاہ

شعبستان کجی نکال آسے
پڑا ہی سرخاک روٹھا جی زار
لگا پرورش کہنے وہ نال کی
ہوا نوجوان پھر وہ فرخ نہاد
تو تھے ساتھ اپنے سا کو رکھا
ایمان میں بچوئی و و با دہی
کہ تیرا لہند انکھوں کا نور
نظر آئے دوزخ فسخ سیر
کیا خوار یوں پرورد لہند کو
تو ناحق سیر کلا لہند سے
ند دل میں رہی پھر سوری دینا
ہست زار و گریہ یہ کہ کہ
ہوا حال برائے لطف خدا
اسا قضا خواب آئے تھام
گیاس و کاروان لے جی
اسا کیا حتمی مل نام جو
لگا کہ سیمرخ کو آفسہن
تو تیرا جی یا تو کچھ سیمرخ
زیادہ ہو چھو کو محبت تری
راہندہ ہوں کا شہد مایہ ان
ہست مل میں پڑے تھے وہ شاد کم
کہ چھو کو کھان حادان باوقا
ہوا خوش منوچہر کا سکول
گئے شہر میں دے بصد کرو فر
شہنشاہ نے بخشا عمر و کلاہ
الحقیقت گزارش کر و طلب
لہا مین یہ ہوگا عذر رحمت
سلح و زور خلعت پھر
زیادہ کیا اور ہی اہت ہار

اسے حاکم شہسوار کا بل کیا
جو نابل میں بود بخایل نامور
کیا سام نے بہر طرف شکلب
کر و تربیت نال کو فروش
ہر اک فن میں تو اسکو کامل کر
نصیحت لگا کر نہ پھر نال کو
یہ لکھو وہ نام نہر و آرزو
ریاست غرض ملک کی غیب کی
سپہمدار کا بل جو مراب تھا
اور اس دست کا تھار و دایہ نام
تو مراب نے پھر ملطف صفا
رکھا جسے تمام مبدع اسکاد
ہوا آ کے حاضر و سبج و ان
کے جسکی سببیت غالب تھی
یہ سکو دیا نال نے یہ جواب
سیا بانی کی تائے پھوون
پھر کس سے کہ سلو اسکا کو
غرض نال نے پھر بلا کر شتاب
وہ سپہ بدو کی پست
مبادالہ رودایہ ضائع ہو
وہ کو دک تھا موت میں شک
سو پیکر ستم شیر خوار
تھاع بہت نال نے بعد نال
یہ سکو وہ سرور شادان ہوا
وہ رستم کو دک بے نظیر
طعام اسکو دے گا پسند
سرمال ہوا جبکہ وہ شیر خوار
لا اس طرح کو دک بے غور
سو گر گساران و مازندران

سپہمدار اقلیم کا بل کیا
تو پھر بہر تقسیم فرج سیر
ہوے آئے جب فراہم وہ ب
بہر پہلوانی کے سکھایا و سب
بہر ستم ہشیار و قہر بل کرو
کاسے پور دانا و فرخندہ خو
سو کشور گرگ ساران گیا
بہت خلق نے پانی آسودگی
سو تھی اسکی اک دختر مہلقا
سمن بر سنور قد و لال خام
کیا نال سے دخت کو کتھا
کہ پیکر ان تھار و ن شکم
کیا نال نے ہجر اس بیان
بہر بر دمان پل اور دیو بھی
کہ نہ میر فرائے کیو شتاب
وہاں وہ سیرغ لایا گیا
ایک نکل آئے بخوف و باک
کیست رودایہ کو پھر شتاب
جسے دیکھتے ران سے ہر دین
کیا علقین نال نے اسکو تب
رکھا ستم اختر شنا سو شتاب
نگو کر کے بولا وہ سام سوار
خوشی سے کیے سکو کابل روان
بہر گل تازہ خندان ہوا
آسے ہفت دایہ کا مٹا تھایر
تو پھر باخ آئے لیکن کو سفند
بخوبی ہوا سپہ پر وہ سوار
ندیکھا کمین زیر جہش بند
بفرمان فرمانے سے جہان

حضور جہاندار سے مامور
بہر سر و پلان جہانمیدہ کو
یہ کہنے لگا وہ بل نام و
بتاؤ اسے داب شاہی نام
بفرمان شاہ جہان بہر رزم
تھے میں نے سو پایہ زلاش
ہوا حکمران ملک نابل کا نال
ہوئی پھر اسے آرزو و عورت
وہ ضحاک کی نسل سے تھاکر
ہوا نال جسم مدیش و خوشی
غرض حاملہ شک گشت ہوئی
ہوا نال کو پھر بہت اضطراب
علو لاکا سے سرور انجمن
نہ پیر و گہ پلو سے زنج شک
وہ تدبیر جس نہ خوف جان
کی نال سے پھر کاب و دتر
لگا اسے پھر ستم بہر گاہ
کیا جاگ پیلوی زن اس طرح
بہن ایک رودایہ کی شہین
لگا فی جہامت پر پھر وہ گاہ
شعبہ پھر نال نے کھینچ کر
بعینہ نری شکل ہی بہر
یہ پوئی خبر جبکہ جواب کو
بجلا لاکے شکر خواست کریم
کبھی ریتی باقی جو کچھ شتاب
وہ کھاجاے تھا گوشت کا کما
لیا با تمین اسے گر زید
یہ کہتے تھے رستم بفضل خدا
سرزم تھا شام چکی شہار

مخلص ہوے پھر کھلا کابل
فراست شناسان سنجیدہ کو
کاسے او ستادان صاحب بہر
کو قربت اسکو ہر صبح و شام
سو گرگ سالان و اب پھر
تو داد و دوش خوب کرنا ایمان
رکھا خلق کو شاد و خرم کمال
ہوئی بیل خاطر اسکو خوش
خرومند و دانشور و نامور
طلبگار دختر کا مراب کی
گرفتار غم وقت نالون ہوئی
علما وہ سیرغ کا پر شتاب
شکم میں ہجاگ چو بیل تن
شکم سے نہ شکے گاہ تب ملک
رہے جان کی نیر اسے مہربان
ہلایا وہ وزن کو ٹوٹے پھر کر
کہ ہو تدرستی بفضل اگر
تہا تھا سیرغ نے جس طرح
روان اشک کرنے لگی پھر
ہوئی تدرست سے ویر گاہ
شتابی سے بھی حضور پدر
بجا جو کہنے اسے شیر غر
کہ پیدا ہوا رستم نام جو
لگا دینے ہراک کو دنار ویم
تو شیر کو دیتے بز و گا و کا
تعب میں تھے مردم خاموشی
رہے لوگ حیدان اسے دیکھ کر
تو مند تر سام سے ہو و جا
لڑائی تھی دیو و جیل و مار

یکایک دل سام آیا اور
 روان ہو کر کمال سے محراب ہی
 قریب آگے پہنچا وہاں امام جب
 اور اک سر پرستم کے محتاج نہ
 خود آگے گھوڑے سے محرابِ نال
 کو اسے پورے تکلیف سے منع تو
 ہوا سام پھر سخت پر جلوہ گر
 بعد لطف سام بل پستین
 کو اسے پہلوان جہاں شادہ
 نہیں چاہتا خواب و آرام کچھ
 خدا کیست سنان گزشتہ شیون
 کیا ایک ترجیح شبن طرب
 نہیں نزال و سام سے خط
 وہاں پھر کسے کون شکر کشی
 وہ اس باو کوئی سے نہ شاکا
 او محراب کیا قصد پھر سام نے
 یہ کلمہ نہیں سام فرخ سیر
 منوچہر شاہ جہاں کسب رکا
 لگا پختہ وہ کہ کیا جو فغان
 بست خلق کو اس سے پہنچا کون
 لیا ہاتھ میں گز سام دلیر
 شہ تیرہ جو اور تھی چٹا
 کئی غور عیار دربان مرا
 کیا سو پہل دو نہ دلیر
 کیا کام آخر جہاں سے پہل کا
 سپاس خداوندان آفرین
 کہ اہل دین اپنے نہیں پوچھیں
 کسی طرف سے ایک کوہ بلند
 کہیں ایک سنگ گراں قلعہ گر

کو دیکھے رخ رسم نامور
 سوزا بل آیا بلطف و خوشی
 گئے بیجا نزال و محراب تب
 ہوا سام خوش دوسرے دیکھ کر
 یہ چاہتے تھا پھر رسم خرمال
 تفاخر تہا ہے مری آرزو
 سوراہے میں وہ نزال آن کر
 ہوا سام رسم کے گرم سخن
 جہاں جب تک تو یاد رہ
 نہ عیش و طرب سے کھون کام کچھ
 تن بد سنگالان کون غرق خونا
 ہو سے یادہ رسم غم غم غم
 نہ شاہ جہاں لکھا کچھ کچھ
 رہے پھر کسی طاقت کشتی
 تب رسم کمان کسب سے نزال سام
 تو خدشتہ صحرایہ آرام نے
 روانہ ہوا پھر سو سے باختر
 وہاں مست پہل سفید یک تھا
 کیا مردمان نے یہ رسم بیان
 وہاں ہر طرف جو پہل بلند
 چلا سو بازار مانند شیر
 لایا وہاں سے ہر وقت باہر نجا
 گزیندہ پھر وہاں ہر اک ہوا
 ہوا جاکے بعد وہاں مثل سیر
 تو پھر بلاتین سکا وہاں گیا
 وہ لایا بجا اور خوشی کی بچن
 جو خون نریاں یہ لپسے اب
 اور اس کوہ پر جہاں بلند
 نریاں کے سر پر گر آن کے

محبت نے لکھنیا تو پہلوان
 وہ پہنچا وے سام سے پتھر
 بہت خوب تھا ایک پہل بلند
 گئے بیکر وہ سام کے سام
 او پہل سے وہ پیاہشتاب
 یہ کلمہ عادی کہ پروردگار
 طرف سے محراب فرزندہ خو
 شاخوان وہ رسم ہوا سام کا
 وعدہ یک پھر لون گزراں کیا
 مجھے چاہیے پہل زور خود
 یہ کلمہ سام شادان ہوا
 ہو نہ سے کاجن م نظر
 جہاں میں ہوا رسم پہلوان
 کرون نامہ آئین شحال اب
 یہ آئی خبر سام کو اب آزان
 کہ رسم نزال کو پھر وہاں
 گئے نزال و رسم سویشان
 آٹھا نامان رات کو ایک فر
 کہ پہل سفید شہ نامور
 بھر سے اس خبر سے جو رسم کے
 دست حاجتوں کے یاد رکھتے
 نجانا اور اک مشت خشت لکے
 غرض تو کرو وہاں نقل بند
 جو مارا زور ایک گز گز آن
 یہ سنگ خیز نزال حیرت ہوا
 طلب رسم نامور کو گیا
 نریاں کا جس طرح ہی ہوا
 بجا فریدون فرخندہ خو
 پر کلمہ وہاں ہوا مغرب

روانہ ہوا سو زابلستان
 ہوا شادان رسم کوہ و یکم
 سوزا رسم ہوا رسم ارجمند
 تو پھر وہاں تنظیم کے واسطے
 یہ لایا وہاں سام عالی جناب
 رکے جھکو داکم بجاء و وقار
 وہ رسم بھی بیٹھا وہاں روبرو
 تمنن نے دی اس کو پھر دعا
 کہ ہون بندہ کمترین سام کا
 نہیں میں طلبگار سازد سرو
 رخ آسکا رنگ گلستان ہوا
 تو لایا وہ محراب مست غور
 بیشتم خون نریاں گزراں
 ملاؤن عدو کو تنہا اب
 کہ پروردگار ہوئے و تمناں
 کہ رسم چھوڑا فاقم رعد او فرین
 کہ تمنا وہ حکومت کا انکی مکان
 یہ سنگ خیز نزال رسم نیک روز
 رہا ہو گیا بند کو تو طر کر
 کیا پہلوان نے یہ رسم وہاں خوش
 کہ ہون کلاسے کوک ارجمند
 لگایا وہاں سر پر دربان کے
 شتابان ہوا رسم زور مند
 گرا خاک پر بس وہاں بیان
 وے دل میں سے ویر شادان ہوا
 سرو دست و بانو یہ پورے جا
 بیان اسکو کرتا ہوں سے ذرا
 نریاں نے کچھ اتھاں لکھ لکھ
 گئی جہاں قالی سے اسکی لکھ

<p>یہ رسم سے قصید بیان کر کے سب یہ سکر وین رستم نامہ دار ہو اسام و لکیر اندیش مند سایہ گران لکیر وہ ہجر کا سے نقل و درک نامہ گران مقام کیا آئے رستم کو نصرت و مدد نوجوانی گری کر کے پوہوان کئی اوتھ محمول بارنگ یہ نامہ ہارنگ میں سہل کراچہ چاند کا روان نام تو ہر کوشے سے آئے برناویر عقب سے سب پہلوان دلیر مقابل ہوا تو اٹھ حصار ہوا کشہ آخر کس وارڈ محب طرف تروا کئی اجاس جو دیکھا کہ جنگ غار کا کمر لگا آئے یون و دیکر پہلوان کیا آئے تین لکیر میں یہ نامہ پڑھا اناں سے جب کلام کیا تو نے تھیں نصرت تین لگا آئے اب قلعہ کو خراب ہو ہو چکا یہ نامہ تو پہلوان ہوا شاد رستم کو وہ دیکھ خض سام سے جب یہ نامہ پڑھا سنا کہ نامہ پر رسم نے جب رستم سے منو چہ آتا ہوں پھر جو کند سے شاخ جو دست ل فریب آئے اب تیرے جاکھ کہ میں ہوں کر رہے سو عدم</p>	<p>کہ نال نہیں کہ اس پر لرب روانہ ہوا جانب کو سب کہ مبادا کہ رستم کو ہو چکا ملک کو نصیر کے پہونچا شتاب رکھا ہے نامہ اور بنا کر کام اور رستم کے لکیروں کے نام یہ سکر کا کہنے وہ پہلوان کہ کیا کہنے میں نے شتاب کہ یہ بار تھی وہاں کو نصرت جو ہوا کہ لکیر تین نام ہوا اگر دیکھو اس کے کثیر آخر شہرہ نامہ پڑھا شہر ہوئی گرم وان اسے بکند اگر وہاں ہوئے سب گند کہ دیکھی تھی مردان کبھی اور اس کی جڑ دیا بھی سب کہ یہ کار اسان نہیں بیان کہ میں میں جہاں جہاں وہاں سکا ہر شہر و شاد کام ہزارا فرین نامہ پڑھا میں تو پھر اس طرف سے روانہ ہوا جانب سیدان شاد کے سر پہ کیا سیم زور نوجوانی کو وہ پڑھا ہو پہلوان ایران کو نصرت کہ میں شہر کو نصرت تو آخر شادان حصار لکال ہو ہو گئے اس خلافت یون مبارک تھے جہاں و ظم</p>	<p>شاید ہو سو کوہ بستان یہ ہو چکی خبر سوے مان زبان وہاں جنگ کی گئے دیش تھی جوانان جنگ اور و پستان پہاڑا ہے ناچار وہ پہلوان ایکایہ میں کاروان کا لباس کہ نہ کروں جانکے پنج خصار بجائے شہر میں سے پہلوان دور پہ ہو بچا بل نام واد وہاں آئے لکیر کے مردان ہوئی رات جسم کو تار کثیر خند دار ہو قلعہ کی سب سپاہ بیشمار گز و سنان خدنگ دلیران شکار ڈر کو کس کیا پھر وہاں رستم نامہ دار سوا اس کے کہ گند زنگار لکھا نامہ رستم پہ نال کو جو رشا د ہو سو بجا ادا یون یہ باج لکھا ہے خبر و پور مقتول کو نصرت لکھ لکھا کہ دیکر کا آئے ترے کشتہ تیر کیا نال با صد طلب پیشوا سو سام رستم نے نامہ لکھا اسے اتھار شادمانی ہوئی ہوا دل یہ ہر کا اسید وار خود نصرت کون منو چہ اورا کہ کئے شاہ منو چہ کو یہ سکر جاندار کشور کشا تو مت چہ پوہوان آئین جلو</p>	<p>شیرمان کا خون لکیر پہونچ کہ رستم ہوا جانب و پور سو کدست متوفی سے لکیر ہوے گرفت اس قلعہ کے نیم روانہ ہوا سکر وین رستم اگر قلعہ میں جاکر تو ہے ہراس نوجوانی میں جان زندہ کا کار ہر گز و تصاویر سار خداوند کو یہ پوہونچ خبر کیا قلعہ میں جبکہ وہاں تو پھر ہر جنگ سے ناہی کر ہوئی آئے رزم اور کو خد رہا صبح تک گرم ناچار جنگ بہت مال و اسباب آتایا سو خد حکم ان حصار ابصد طع و غوغی جو شکست کے نامہ دار بل نام جو رہون اب یہاں و پور رستم جہاں بد تھے ہر کو خد روان شریکان کو نصرت کیا جدا ہی جو تیری بہت جھگڑا ابصد شوق اسکو نل میں لیا اگر مرقع و نصرت کیا کہ پھر تازہ کو یا جوا فی ہوئی کہ سارے باندہ لکیر لکیر یہاں بھی قصہ سنا ہوں پھر کہ اسے شاد و اشعر و نام جو ملک کے کو خد کو کئے لکھا عزیت کو کہ نامہ آبا و شاد</p>
---	--	--	--

سوجن پرستی تو رہیو دام وہ پیدا ہوا سوے غفورین تو مت ہر جو پاس پر غاش جو رہ کینہ خواہی ست پر شنگ بقصد نذر از رہ سر کشی یل نوجوان یعنی فرزند لال منوچہر گر تاج صاحب بیان یکایک بنام سر فرار منوچہر کے بعد بالکروفر	شعبہ از رہ راستی رکھو کام ایک خلق غوغا تیار اسکا دین قبول کتاب کچھو دین کو اگر سے قصد تیری طرف ہر جنگ کر سے جب بلالیش لکاشی نہیں پہلوان کوئی جسکی مثال الکازادہ نوذر تھا گر کینان اگر قیاسیاری جان کداز جلوس نوذر بر تخت سلطان ایران	جہان میں ہوئی تازہ تاباں رہی وہ جہر سل خاص نذران پاک تھے پیش اب ہم عظیم تھے ہمتہ سکتے پہنچے نوذر خبر کچھو سام اور نبال کو وہ اس خاندان کا ہوتو تنگور نکچر ان دونوں شاہ بیا تھا نہ جانہ ہوا پھر شبہ نظیر ولیکن منوچہر کی رسم پر ہوئی بند کیم سروت کی راہ لکھا بادشاہان اطراف کو سوسام نام لکھا ایک روان زبان پر تھا شہ کے ہی بالہ وگرنہ یہ پھر تخت شاہی میں کے تھے جو نوذر نے بیدار بیان روانہ ہوا نذران و میں اگر انش کیا ایک نامو اگر قیاد کر شاہ نوذر کو اب کہ نوذر نذر ادکیان ہو بیان کہ باندھا میں بے جا کر آسے باز لاؤنگا اس راہ یہ کہہ گیا پیشیر شاہ جہان سنو آگے احوال ہو شنگ	ہوئی نام موتی کے سپہمیری کیا آتے فرعون کو اب ملک تر سے اہل توران میں سب کچھ تو عاجز ہو بس زیر خنجر بلند الکک جاسیواس اس نام جو اگر سے یاوری آگے لیل غنار نکچر درو تھا اور نہ آزار تھا جہان سے سفر کیا گانگیر سرخ نوذر ہوا جلہگر ہوا بند سیم فر باد شاہ اگر کو آدھرا و یہ ملک لو الکک یہ کہ اسے پہلوان جہان اگر کن خلاق ہی سام سوار باندیش ہوا اور ایران زمین کے سام سے جا کے کیمبر بیان ششمان ہوا سوسا ایران زمین جہا نذر نوذر سے بیدا وگر اطاعت کرن ملے ہم تری ب آسے قید کر ہو میں شاہ جہان شب و روز کرتا میں فر مانہ اگر کن تازہ بیان تہہ شاہ ہم کو یا سیر خجیان بند بگان اگر نوذر سے آگے ہوا کر جنگ
--	--	--	--

جنگ افرا سیاب پس شنگ با نوذر و فتح یاسن و شستن بر تخت

پشنگ ایک مرد نر و آرم پس ایک تھا اسکا فرسیاب پشنگ سے کتنے لگا ایک ہزار	اسبدار اقلیم توران کا تھا کہ نسبت سے جنگی ہونا غازی کلاس پور خوش طبع و نیک	سروا ز تھا سل سے نور کی ہل نذر نہ و لہر دوان رہان سکوا ایران ہو لکیر	آسے جنگ نوذر سے غلج تھا اسکا ہمسر کوئی پہلوان نوذر سے جنگ کے ہونے خواہ
--	--	--	--

<p>شہان ہوا خیر مت کر دوا ہوا میل خاطر سوزم کوین کروں جانکے سلا را ایران جنگ پھر افراسیاب سے بولا وین اور اپنے یہ گردان لشکر کو نام یہ بولا پشتکے خردمند پور یہ سنگ سپہدار افراسیاب بشمش و گرز و ستان و زندگ سپہدار کو پھر یہ پوچھی خبر خوشی سے وہ ہر خوشہ نوہ گئے ساتھ نوذر کے مردان کار کروں میں نیر دلیرانہ اب تھلک تانیاں کرد افراسیاب کرے آنگے مجھ سے کارزار بباد سے اپنے یہ بولا وین گودا سپ کو خوش میدان گیا قباد دلاور ہوا کشت جب پھر نبوہ دیکھا تو افراسیاب ہوا خوش گروے نرم ملازار ہوا چکر خشنہ پھر آفتاب آدھر لشکر آئے توران میں سر ہوئے متعاقب کاغذ تیغ اور آفتاب توران ہوتی چیرہ دست ہوا آب تب عازم کارزار رکھے جا اگر غرت افراسیاب یہ سنو وہ افراسیاب لبر بیان کیجے کیا جو ہم حرب نمی کہیں سر سے نوذر کے دیہم بڑ کیا تسانہ بدخواہ نے کچھ خیال</p>	<p>کیا نہا جو غن سلم اور تور کا یہ پانچ دیباہ کو پھر مین کروں لشکر تیرے بیگ کہ ہر چند نوذر دلاور نہیں نہیں ہنسے غارن لال سلوم یہ گفتار حق عقل و دانش دور روانہ ہوا سوسا ایران شتاب کہ جیت ماندے ہو بہر جنگ کیا سامنے اس جہاں سفر تھما دل میں سکے کچھ اندہ ورد سواران جنگی صوبہ چل ہزار کروں غارن تارین لشکر کو ہر مخرج سے لیکے نیر و شتاب نہ تاخیر کو رواہ دے نہ ہمار کہ اسے پہلوان بجا ہو کہ نہیں ہما نازبان سے نیر دازما وہ قارن ولیر جو افراسیاب لنگ کو پہلے پہنچا شتاب پھر استن میں جان ہوئی بھلا تو قارن پہنچے جنگ افراسیاب سپ لیکے کیا نے نرم مین نہ جان کا تھا انہی کسی کو تیغ دل ابل ایران کو کو پوچھی گشت دیکھا یہ میدان میں تاجدار تو اگر مقابل ہو سیر شتاب ہوا آنگے نرم پوشل شیر ستان پر تن ضرب پھر چرک اگر اوقت پیکار تھانک پر ولکن جہاندار تھا پر طلال</p>	<p>جو قصہ سنایہ تو افراسیاب کہ نہایت جنگ شیران ہون یہ سنگ ہوا خرم و شاد وہ ولکن منوچہر کے پہلوان نہیں خوب بکا ندون غم جنگ یہی وقت ہو جا کے انتقام جوانان شمشیر زن سی ہزار خزان طلاس دو پہلوان یہ سنگ ہوا شاد افراسیاب ادھر سے بھی نوذر سے کشن شتاب ملازادہ نہ نامہ سوسا جنگ مقابل ہون جبکہ دونوں پہا ہوا آنگے میدان میں نرم جو پیکر کا وہ کا قارن نام دور قباد اس جوانمرد کا نام تھا دے رشتہ ملا دی ایک ضرب سوتا زبان لیکے آیا سپاہ ہوا گرم بازار جنگ و نہر سواران جنگ آو دیکھ خواہ گیا کہ لکڑا راستہ فوج کو ہوے گرم پیکار جنگ آوران ہزارون ہوئے کشتہ شتاب جہاندار نوذر نے دیکھا جیب کہ ہرگز نہیں اس میں کچھ فائدہ جسے نصرت و فتح دے کو کار ہوئے نیر و دغون غصے وان شمشیر و گمان ہو گئے شام پر غرض نرم متوقف کر چوہہ ملازم کوئی شکی سر کار کا</p>	<p>کیا بھول آسایش و خور و خواب سزاوار نیم دلیران ہون تین ہوا اندے غم کے آزاد وہ حضور آکے حاضرین کی بچان یہی صلیت ہو کہ کیجے جنگ شتابی سے کار نوذر تمام جوانمرد شتاب کھار زار سپ کے سے سالار با فو شدن اگر اب نجات بدخواہ آیا بخواب ہوا غام جنگ افراسیاب لکھا یون کہ ای شاہ فیروز جنگ تو با ہم ہوے پہلوان کی خواہ کیا یون کہ ہو جسے آرزو کہ سردار لشکر کھار با کرو فر نہ ہر مل بکار آرام تھا جو کھائے تو سے جان بدنگام ہوا ساسم بدخواہ کے زخم خواہ کسی کو کیک تھا کچھ بھی دے وہیں پھر گئے سوسا آستانہ کہ لکھتے مردان یہ پیکار جو قیامت ہوئی ایک بر باد وانا زمین بلی سر بسر گشت تان کہ لشکر ہوا بیدل و خیر و اب جو کشتہ ہوا حق یہ خلق خدا کہے بادشاہی طویل و نمار ہوا کا و منوک بنوک ستان ہوا خرم کوئی نہ کچھ کارگر پھر سے نہ کچھ سے سوسا بنگاہ دوا سنے وہ دیہم لایا آٹھا</p>
---	---	---	--

<p>ہوا شاہ دگر واندو گین سران سپہ کو فراہم کیا ظفر خانی آتی زمین کچھ یقین ہو کہ ہمدرد شمنان سریر جدا ہووے تن سے ہراسر وے اپنے بیٹوں کو خوش کرو وہ غمزدہ جو تیرے کشتہ تھے ۱۰ سالہ توران کو بیجا پیام ہی جنگ موقوف دور جنگ سولان جنگل میں ویر آدمی تصاصت آرامہ افروسیا ہوا کشتہ شاپور میدان میں فراہم نہا زندہ لشکر کر روان سو کپاس ہوا تاربان ہوا جبکہ آگاہ افرا سیاب نکلے ہوا سوکوا دی روان ستیزندہ وہ بھی ہوا ناگزیر بیک گردش چرخ ہوا لکر ہوا بعد از ان سما افرا سیاب ہوا تاربان کشتہ ہنگام جنگ</p>	<p>سخن باب کا یاد آیا و مین جہاندار نے پھر یہ کہنے کہا کہ لشکر ہے اپنا زبون سبیر مجھے بیان سے لیجان کہ کسے تو جہانم ہے نیک نام پدر یمان سے سوا پاس بیحد و انھیں لیکے آتش میں پدر سے کہ لشکر جنگ آگیا ہی تھم رہا لشکر آسودہ زیر غلام ہوا جلوہ گر قلب میں شہر مار کہ ترکان میں جسکے گئے ہر کا ہر انھیں تو فرج ایران میں نہ میدان میں قائم وہ نور دہا گرفتار ہوں تاکہ سزا دگان تو فرج ابویسی ملک شتاب وے برس کہ یہ تھا آسمان ہوا آخر کار نور دہا سیر نہ نور دہا اور نہ وہ کرو فر سیر فریدون عالی بناب گر زبان ہوئی فرج سب بید</p>	<p>کہا تھا منہ پیر نے یہ کہان کہ بدخواہ کی غالب کی سپاہ اگر چاہے تو کہ مر جائے یہ بہتر ہے کشتہ ہوں میدان میں سران سپہ نے یہ سن کر کہا کہ غم فریدون سے تاکہ ورن کہا شاہ نے سو پاس روان لڑائی میں دور ز کیے جنگ گوئی سرے روز وقت گاہ وہ شاپور قارن سران سپاہ یہ ایک ہوئے ترک میں چیت وہ قارن بھی وان گز زبان غرض شاہ نور دہا قلعہ بند ہوا سدرہ قارن نامدار جو کم رہی فرج گر دھار سپہدار توران یہ سن کر خیر سوا اسکے آئی گرفتار وان جہان میں رہا حکمران ہفت سال سپہدار کو پھر یہ ہو چکی خیر ہوا پرالم کئے افرا سیاب</p>
--	--	--

فرستادن افرا سیاب خردوان ماساس را بہ سمت سیستان و لوشتن فوذر و عزیزت را

<p>سپہدار نے یہ ارادہ کیا خردوان ماساس نامی ایران مکر کیہ خواہی ہے باندہی زمین لکھا شاہ محراب نے زلال کو مقابل ہوئی جب سپاہ ہمدرد نکلتے ہوا منفرد پہلوان خردوان ہوا کشتہ جب قلعہ</p>	<p>کہ ملک اب لیا چاہیہ نلال کا کئے نیک سالار فرج گران زرد پوش جو کر لیا گز گین کہ ہوں متفق تیرا سے نامجو تو باہم مبارز ہوئے کہ نہ جو ولیکن نہ چو کہ ہو چو چو تو یا ماساس پھر ہندو ملک</p>	<p>روانہ کیے پھر یہ کارزار سنی زلال نے یہ جہد منہ روانہ ہوا سیستان سے شتاب ہوئے پہلوانان کا بلستان خردوان نے آکر نمود و پیر مکر گز توڑا خردوان کا سر وے حلقہ آور ہوا زلال حسیب</p>
--	---	--

کر بیان ہوئی اسکی ساری سپاہ
سہوا پر غضب سٹکا افراسیاب
ایا قصد کر کے وہ کیلہ جو
گیا پیشوایا خبر سننے زلال
وہ قارن تھا ہر اہل شہزادہ کا
جو نود کے پروردہ تھے مرد
ہر اک کو سلاح و زور و مال
ولیکن ہی زلال کو سوچ تھا
نہیں ہن کیا فی جو ہوں بھلا
تو کر کے بلانڈیش کو پایمال
بلندا مقدار و ملے جناب
آستے زلال نے ایک نامہ لکھا
اگر آوے یا نہ آوے غلام
بلانڈیش جو وہ جو افراسیاب
گیا رسے سے ذیل کو وہ نامور
ملک واد کے پاس تھی سپاہ
برادر نوازی کی بھی آرزو
کر سے پر قناعت تھی کوئی نہیں
دیا پاخ آستے کو اسے تاجور
جفا پیشہ تھا بسکہ وہ شہر یار
غرض بیتان میں یہ ہوئی خبر
کیا مار واد کو آستے طلب
ولے چاہیے شاہ والا لشکر
نہیں یہ سزاوار تلخ شمس
کوہ وادش تخت ایران ہو
منوچہر کے ہاتھ سے وفتہ جنگ
جنر سے کی جانب کر میزان ہوا
ملک وادہ نہ تھا جس جوان کا ہوا نام
کے آجریہ سے نہ کو بیان

پراگندہ لشکر شراب و تمباہ
گیا قتل نوذر کو آستے شہزادہ
کرادون بلو طوس کو قتل کر
کیا آستے اغوا زرا کا کمال
سوا اسکے سے اور بھی ہلو ان
سوا کے لکے جہر و سوا ہاں
کیا زلال نے دیکھے فرخندہ ظل
آستے تاجور کیسے ایران کا
ایان کو زیندہ تلخ و کلاہ
ابھی ملک ایران دیکھے لکھل
پڑا بجائی تھا بسکا افراسیاب
یہ نصر من فرزندہ مرقوم تھا
تو اقلیدہ زان کا ہو نہ یار
لکھل آسکو ایران جو در شہنشاہ
یہ چاہے تھا ہو عازم بیت
تھی سنا تھا اسکے جو زرم جو
کیا بچھڑ جھانی کے روہو
ہوئی تخت ایران کی تھکوت
خدا کے کیے تو نہ بہتان کر
برادر نوازی نہ کی زینمار
ہوا کشتہ اغریخت نامور
کھا یون بے کین ہر باندہ جو
دلیر و جاکم و دوشش شہوہ
نہیں لائے تخت فرماندہی
شہنشاہ ہاشعورت و شہنشاہ
ہوا کشتہ جب سلم تیرہ رنگ
وہاں خوف تھا کہ نہان ہوا
سزاوار شایہ جو وہ وادہ کلام
داستان آمدن ملک وادہ زور و سپہ

تھا قب کی زلال نے پھر من
ہوا پھر من کو سوا یس ہوا
وہاں وہ دونوں کرچان جو
جوئی انہیں بیتانج کھلا
ہوا انہ شہقت کسان تل زرا
فرام ہوئی پھر فراوان سپاہ
رکشا ماران کو تکریم سم
ابھی طوس و شہر نہادین
جو شاہ زبردست ہوئے ہجم
جوان ایک تھا کاکم شہر سے
ملک وادہ عزیزت اسکا کھانا نام
اکرمین نے بہت کی فراہم سپاہ
تری جاگری اہل ایران کرین
روانہ ہو پڑ سکا اس نامہ کو
خبر سٹکا آستے مین افراسیاب
گیا لاجرم پیش افراسیاب
ولیکن لگا کینے افراسیاب
جو دشمن میں تھے موافق ہوا
مری تاب کیا جو کوں ہر جی
رکشا جو رویداد ناجی روا
یہ سکتا ہوا زلال اندوہمین
بدر ملک ہضم کو کیجے
شہنشاہ نوذر کے دواؤں پر
سوا اسکے نسل فرید ہو کر
کی زلال نے جب بیان یہ سخن
ملک وادہ ملکہ سب کا سپہر
غرض جو سپہر ایک غلام سپ کا
سزاوار نے جھکے با جبرا
داستان آمدن ملک وادہ زور و سپہ

سزاوارہ کیسے قتل ہو جان چین
گئی سا تھا کس سپاہ گران
طرف بیتان کے شتابان جو
رکھو جمع خاطر یہ آستے کسل
کیا طلع صرف ہر ایک پر
جوانان زرم آوے کس نہ خواہ
کیا خرم و شاہ تعظیم سے
نہیں بادشاہی کے شایان
سزاوار مورے کے تاج و تلم
سزاوار وادہ شایان کے
جوانو خوش خلق ہرین کلام
ولیکن نہیں جو کوئی بادشاہ
ترے آستے کار نمایان کرین
سوا زلال اغریخت نام جو
سپاہ لان لیکے ہو نہ شہزادہ
کر پشاش کی تھی نہ زما زما
طرح تسلی کی کھاکے سپہر و کتا
مرا تو جہان میں منافق ہوا
انہیں مجھکو دعویٰ بجز جاگری
کیا تہ سے بیچارہ کا سچا
زیادہ ہوا اور بھی دل چین
شہنشاہ اس سے نوذر کا خون پیے
نہیں دانش و عقل سے بہرہ ور
کوئی موتو مجھکو کرو تم خبر
تو کینے لکے موبدان کمن
فراری ہوا بادل پر خطہ
جوانمرد و لشور و خوش لقا
تو یون قارن ناموس کما
ہوا وادہ مین مقصد قارن واد

طہاسپ ہمراہ قمارن طرف میدان و جلوس بر تخت شاہی ایران

حضور ملک زادہ پہونچا و چوب خوشی سے وہیں ساتھ قمار نہ ہوا جلوہ گرفت شاہی یہ زو گیا شاہ پھر سوا فراسیاب گیا خوار ہوا جو پور پشنگ ترا بجائی اعزیرت نامور روا تو نے رکھا براد کا خون رہی بچہ نہ کہو قدر افراسیاب کیا اسے زور و شہت عدا واد جہان میں باقبال جاہ و کلال	دوا زال کا سو پینام تیب طرون میدان کے ہوا تیر رو ہوئی ناک جہان کو خوشی فونو گرائی کی لایا نہ ہر گروہ تاب شعرت ہوئی کچھ حضور پشنگ ترے پاس حاضر ہوا آن کر کیا فوج ایران نے جمع کوزون ہوا ناگوار اسکو آرام خواب جہان کو رکھا خوب آب و شاد ہر شاہ فرور و اینج سال	کماندن کی چلی سوسیدستان جبل یا خداوند تاج و سریر سوملک پارس روانی سپاہ گیا سہاگ بدخواہ توران میں پشنگ اس بولا کادی باکار کیا تو نے ایوانے اسکو ملوک نہیں کام تیرا مرے روبرو جہاندار زو خسرو دین پناہ یل نزال زور و سپہ کوان پھر آتھر کو پہونچا پیام اجل	میں سہا و رنگ شاہی دیوان ہوے گرد و سب کے فرمان ہوا اس ولایت میں پھر خوش قصوف ہوا شکار ایران میں نہائی تھے شرم کچھ زینہار خدا کا نہ ہرگز کیا خوف باک مرے سامنے سے پہونچا دور تو ہوا جبکہ ایران کا بادشاہ شب و روز تھے شاہ کی خوش گئی جہان قابل ہے تسلی رکھل
--	--	--	---

داستان شستن گرشاپ شاہ بر تخت و باز آمدن افراسیاب از سنخیر ایران

ہوا باب کے بعد گرشاپ شاہ پشنگ دلاور کو پہونچا خیر بصدیعت قصیر افراسیاب سیاہ گران لیک پور پشنگ پھر ایا سب لیک افراسیاب گھر کے رستم کو اب سرور لگا کئے رستم سے بجزال زر تو کار از مودہ نہیں اب ملک تری مصلحت کیا ہو کہ پشنگ یہ تو لا متعہ کہ ہوں مرد زرم کو داؤن لاکر اس کو فوج جنگ کہا پھر پر رستم نہای ہون دکھاے نعم کو پھر سر سہر وے ما دیان ایک ہی شہنشاہ یہ چاہے کہ واسے کیانی کند	خداوند ما رنگ و تاج و کراہ کرک طفل ایران کا ہی تاجور معاقت سے کر کے کماندن ہوا سوا ایران روان بیدنگ گیا چاہیے اب ملکہ شتاب اوجر تیر جتا ہوں میں بصدیعت راہی لان ہوں میں کیا کون کی کہ جی ناز و زور دیر فلک جو ہو چھوٹو منظور سو جواب کروں خیرہ بدخواہ کو جی خرم نہ تھکے مرے کچھ شیر و پشنگ مجھے چاہیے سپ و زور گران وہاں گلہ اسے جستہ قدر نکارا اسے تھے جسم پر لالہ رنگ کرے تاکہ اس کو پیاسے بند	وے تھانہ زور و زور پشنگ اپنے دل میں لگا تھے کر شکاری سوا ایران تو کر بزرگان ایلان یہ سنگ خیر وہ بولا کہ میں تو بہا سال خور یہ سنگ چوسے شاد سب نام جو ہوا اکٹیش دشوار کار تھے کیونکہ تیر چون کے کارزار غرض آزمان تھانہ زور بار و زور دست دراز یہ گفتار سن خوش ہوا زال حضور کے لئے دین گریہ رکھا پشت پر تھانہ خیر اور اسکا تھاک کیو پچلین لگا کئے رستم سے پھر چکریان	اکتھا بادشاہ چان خرو سائل کہ تھانہ ایران آسان جواب بے گیزہ خواہی تو باندہ جاہ لگے نزال سے کٹنا سے نامید استیزہ ہی کار جہانمان گرو ایک سب نے اقبال میں ت کو کہ جس سے گریزان نہا تھ ہوے شیر مردان جنگی سوار کہ یہ نہیں جگ کا کچنیاں نہیں کھلے گا آرام و ناز دعا دی کیا یام ہو تھنے غفر تو سن ہوا دیکھ کر شاد کام وہ شہنشاہ پر جم ہو گیا بس تھ ہوا دیکھ کر خوش یل صف شکن اکتھا سب مت مال ہی چکوان
---	--	--	--

سینے مجھے اور سرے باپ کو
غرض سو ایران پرین شاد
یہ سرحدیں پہونچے بیکران
قلون نے کیا نیزہ سپرون
نوشہ قلمون دلاور ہوا
رہے تھے زمانہ دین گم
اُسے اُسے یکہ نہان رکھا
قہاد لاور کو باکر و فر
چو لشکر سے لشکر مقابل ہوا
آدھر سے ساساں پاوین
وین زال سے ستم نوجوان
پکارون کرپا کے افراسیاب
کوچم زہرہ شیر نر ہوا آب
یہ لکھ گیا سوسو میدان دلیر
آسے دیکھ کر دمان کو بہن
کہ جو یوزال اور ستم بنام
کے طفل یا جو تو بھر جنگ
تھمن نے بھی گز کو رکھ دیا
کمر بند اسکا بولکین سے
لیا کٹ لیکن دوال کر
آدھر سے بھی وین افراطیہ
کہ ہران ہو کر کٹ سالار ترک
لگا کر نے فریادین باپ سے
ہوا کیا قیادت ان تاجدار
عجب صاحب زور ہو پڑا ہوا
بیان کسی قوت کا کیا میں سخن
کو نرند مسیحہ او کو تاوین
یہ جو صلہ نافتی ہو بسیم
کیا دیکھ دے کو نامہ روان

معبا ز سفید اسے بل نام جو
روانہ ہوئے ستم و کینا و
ہوا سدا وہ بھی نمیان کے
کہ سینہ ہو ستم کا وقف سن
گر نیردہ کدست لشکر ہوا
روان شب کو ہوتے تھی زلفک
بشغل سے تاب شان رکھا
سرخشت شاہی کیا جلوہ گر
سو زرم ہر ایک باطل ہوا
ہوا ساسہ قارن بس گم گم
ہوا لڑا اسے پہلوان جہان
مرے ساتھ جو زرم جو تو شاہ
اگر ساسے آوے افراسیاب
ہوا عمرہ زن جا کے ماند شیر
لگا کھنے سالار ترکان چین
رکھے ہاتھ میں اپنے چکر ستم
نو کیا احتیاج خان و فزنگ
ہوا بے پروائی سے جنگ آما
آسکا کر تھمن نے بس یزید سے
وہ چیت کر وین کر شہ خاک
لکھ کر تھمن کے پہونچی سپاہ
ہوئی سرور گئی بازار ترک
کہ پہلے ہی کشتا تعامین اسے
وہ جو مرد جنگ ورو ہو شیار
ہم نہ پہونچے شہر شاسکا ہوا
کو میں رو رہا کے پہونچا
تو میں ہاتھ سے اسے چھٹا چین
نہوں نے کیا جو کشتا اور ہم
تو تھمن نامہ صلہ ہشتک

میں اب گتھے ہوا ساساں پہونچا
قلون دلاور بل باوقار
تھمن قلمون کے مقابل ہوا
وین نیزہ ستم نے پہونچا
بصد شادمانی وہ و فزنگ
غرض رفتہ رفتہ ہو چکا
ہوئے یکدل تھمن نے جو چکا
کیا قصہ ہو ستم افراسیاب
ادھر سے تو قارن بل ماند
ساساں کیسے مہر و فزنگ
مرے دل میں چکا و فزنگ
نور قصہ جنگ سے جو لایزال
تھمن نے بولا خطر کو نہیں
کہا یزید اسے ترک افراسیاب
بنا ویکہ جو یون یہ نوجوان
مقابل تھمن کے آیا وہ ترک
خوار و زور نہ ہو کشتا و فزنگ
کیا ترک نے زور پر چنیدہ
یہ چاہا کہ لیجائے شاد شاد
میں سے میں آہو نیاسکا
ہزار و صد و شصت جنگی چکا
آشراف جو یون پور ہشتک
کہ یزید تھمن کے مصاف
بہت ہو چکا ایران میں چکا
بل بلین ستم کا جو نام
ہوا کر کے کیا کر تھمن
ہوا سو ہو اپیشہ اسے بدر
کئی حقیقت جو تھمن
والی دوران یکہ قیاد

تھمن سے پہونچ تاج شاہی حسین
طرف سے تھمن شاسک اپیل
سو زرم ویر غاش باطل ہوا
قلمون کے جو مارا وین کد
ہوئے بیشتر اس مکان گونا
بل نامہ زور زلزلہ تعاجان
تو بھر زلزلے رو کشتہ و مان
ہوئے پہلوان شاد کے ہم کار
کیا سچ میدان پلے کار زار
زمین ہلکے اسے سرنگون
کوین خود و فزنگ کوک ان بین
مقابل ہوا اس سے کسی جہاں
آسے لادین زیر زمین
مقابل تو مجھے ہوا کر شتاب
یہ سنگر کیا مردان نے بیان
زبان پر یہ کشتا لایا وہ ترک
ابھی نا بد حکم جو کھلوا وین
رہا وین قلمون بل نام و ر
شہابی حضور شہ کی قب
ہوا گرم ہنگامہ کار زار
ہوا کشتہ تھمن سے ستم کو
کیا ختم خاطر حضور ہشتک
مجھے رکھے اس سے کس معاف
وے نسل سے سام کے کھان
زبان سے جو اپنا لشکر تمام
پہونچا لشکارہ کین سے
وے اب گتہ شہ تو سنا کر
تو ک نامہ سے لکھ لکھ
سو کیا دوشہ خسروان

<p>پھر عمار کے واسطے نے سرسبز ہوا پھر آدم عمارم افرا سیاب ہوا پھر تمام سپہر کیہ خواہ یہ بہتر عیاب ہشتی کیجیہ موافق فریدون کی گنجیم کے غرض آب جیون کے دیوان او مرت ہوئی ابتدا ظلم کی سر نوا کر پوسے قویان قسم کیا گزرتے میرے اسکو یون یہ بھلا تھا جو ہو مشورہ غرض شاہ نے باغیلا و دوشی کیا یون کر اسے رسم نام جو شہ بہت تعلیم فر بعد از ان بہت نامدارون پھر شاد شاد یہ داد و دہش شاہ نے کیا رہا سو برس شاہ کیستی پناہ شہ داد گر کے تھے فرزند چار یہ ہوئے خداوند تاج و سرور سبحان نے پذیر کیا پستون اکی روز کے بعد پھر ناکمان</p>	<p>پس مدار توران کا نام دیا منوچہر نے اسکا بدلایا نکاحی غرض اپنے جی کی بہت بہت فوج کی بس تباہی کی برادرین کی بھی کی و شہر بار لشکر کشی پھر کرن زہار کہ گزرتے تھے آغا زکین تھماری زمین بات کا اعتبار فکر صلح اور آشتی زہار طلب کر کے خواب اور زال کو کہ ہر ضلع بہتر شہا جنگ سے غایت کیے خلعت پر گھر کرونگا فزون تیرا عز و وقار ہوئے شہ کے شاہان طبع گیا سوے اس شہ داد گر فریدون کو ہر گز کیا پھر نہ یاد کہ خیر ہوئی بنی اب زنگ غریب و عمارا بڑا سبائی ہے کہ فقہ نہ بر پا ہو بار دگر اطاعت سے پھرین نہ نیکار</p>	<p>صحر جب اندر و تیر گیا اکر تور نے خون امیر کیا کیا آستے پادش نو دے بس بہت ہر گز کہ خواہی ہوئی کہ ہم تم زمین غیر کیہ زہار کرن تازہ چمان غم استوار یہ پناہ نکسا شاہ نے پھر یون زمین غم و حمان بہ تم استوار لکھنے رسم لکھ تاجدار یہ سکونہ شہ ہشت نام جو یہ بوسے وہ شاہ قوی بیگ سے دیار ستم و زال کو گنج و زور بعد ملک توران نمودن زہار حلالے تصرف میں ملک و بیع بعد کامیابی فتح و غفر ہوئی بیع تھان شہر کیا یہ سوچا شہنشاہ کو کیا رکھی طلب کر کے بولار کاوس کے مساوان رہو اس کے شام و سحر وہ بوسے کہ ہم اسے شہ نامدار</p>
--	---	---

داستان جوس کیاکو جس بر تخت سلطنت ایران

<p>خداوند اورنگ و افسوس ہو ایک ساندہ حاضر و ان یہ سنکر کیا قصہ مازندران مبادا ان اگر ہولن من آراہم شہقت ہی لازم ہوئے شال سپہ کین چران اس کو ماند ران انظار ہو بوسے کی بات نیک لکھین خوب سی یاد افسوس کی</p>	<p>تو پھر شاہ کاوس فرخ نہاد لگا رہنے مشغول عیش و طرب سدا فصل گل جو ہمیشہ بہار ہوا دل طلبگار میدان نرم زمین کی ہر گز زو قوت مجھے ہر اک ملک میں حکمرانی کوئی ہوئے سکے حمدان امیر قہر منوچہر شہ ہشت نامدار</p>	<p>ہوئے بند جب یہ کہیں پناہ لگا کرنے داد و دہش روز کتاب و ہوا جو بہت خوش گوار کہ ہر گز زمین اب مجھے میل نرم فریدون و ضحاک و شہر ہے یہ جی میں ہے کشورستانی کوئی یہ گفتا غافانی آفاق کیہ غریب و بن ہشتی عالی و قار</p>
--	--	---

فرین زور و قوت و دلاوری وہ گرساں شہر طوس و جران ہوئے کیدل اس کی پکڑ و پکڑ ہو پختہ ہی جانے کے وہ نامور یلان سے جماند کر شور و کشتا اکرم اور تم چلے شہر کے حضور کہ جسے شہنشاہ بادشاہ وین شہنشاہ نے گفتار عین کرم ایک آیت سے پھر ذکر مازندران کیا زال نے عرض اسے تاجور فریدون جو شہید ہے بیشتر کتاب نہ رخ سوزا زہد یلان لگے گئے پھر سب سران سپاہ یہ پانچ دیا شاہ نے زلال کو خدا جہ مرا یا وود دستگیر تو اسے زال اور تہم پہلوان بدستوری سے شاہ شہر کشتا معاون میں سکا جو نگاہ دم رفعتن کی کیا کوس برائے شہنشاہ مازندران و گرفتار شدن بدست دیوان	نہ مازم سے سکا مازندران وہ گوہر زار و گویا نامی یلان ایکیا جیسے زال کو یان طلب روانہ معاہدہ ستاق اور یہ چلا لکھ ہوا تم پیشوا رہیں شاہ کو اس راوی سے و نہ کیا کہین اور سنا کہین اکہیں پیش زال ستا وود شہن یہ سنا کہ شاہ نے یون کسان یہ سنا کہ شہنشاہ بھی آیا وود کیا تمہارا وود کا خون اور نہ تہم کی کرا سے شہر وین کہ ہم میں تہم سے بندہ نیکو واد اکہ سے گردانا وود فرزند خو کروں جانے دیو و نگہ فرزند طوف سے مری یان تو حکمران جو عرض کرنا تھا جیسے کہا وہ گاہا وین ہوا نگاہ دم اسے شاہ کاٹیں کے یون کا معاون تہم سے ہوئے واکر یلان کا پکڑ و جنگی سوار تو پھر واد سے وہ بلبل پہلوان تو کہیں آئے بس تہ تیغ تیز زن و فرزند خوش منظر و خوش لقا کسی دیو کو سوسے نہ پوسید وہ نہ نہ جانہ ہوا یان کی کتن ہوئی قتل ایران کی سلاطین پہلوانہ دل اور جہان ہو	نہین جو نہ پختہ واد وہان سے وادے ہی پختہ وین زال کو ایک ناکہ یہ سنا کہ عجب ہوا شاہ کو سٹ جا کے جب زال سے پہلوان جہاں سے حضور شہر نامور ہوئے تو شاہ جہاں گھر ہو وین رستم کی پہلی خبر ارادہ مرا اس طرف ہر وقت رہیں ہا اس غم سے جھکیا سنا جبکہ جہاں دیو سار نہ تہم کی وود شہر سے یہ عرض سے شاہ علی گاہ فریدون آفرین ہے تہم طاسم اور افسون کو وود لگا کہ پھر شد سے وہ نیکو واد یہ تہم کی شہر سے وید شہن نہ شاہ سے پھر سوسید کر سوسید تہم کی جہاں یہ سنا کہ جہاں کر کشہ وستان ایفران شاہنشاہ نامور زراعت کو کہیں جہاں گیا ایک ماڈر غارت کستان ہوا شاہ مازندران قلعہ بند کیا یون کاب جہاں سکا یون یہ سنا کہ شہا یان ہوا ایکار ہوئے کہ اور شاہ کا کون کہا دیوار رنگ نے شاہ سے	اگر آتی نہین کا نیابی نطسہ کہشہ کہشہ ہا ناس باسک رقم حسین اچال ساوکیا کہشہ علم آیا جو کین نام جو پانے کیا زال نے تہ یان لگا کہشہ تہ یان شہ زال زر ولایت نشان تیری شہنشاہ وہ بولا ہا کو جو شام و سحر کہشہ گیری پو بانہ ہی حیرت خود اسو اس خسرو سرفراز طاسم اور جہاں وود یان شہنشاہ نہ ہا آئے افسون و تہم نہین بیا وادہ قرین صواب نہین و تہم سے نہین یون میں سہرہ سکا لان کو پھر وون نام اکہ میں نہین ہم اور تو بادشاہ ایک تہم کی کوئی اور یان مخمس ہوا یان وین جہاں کوئی آئے جو تہم سے ہو گیا واد روانہ ہوا سوسے مازندران ایک یان پختہ کو لے پختہ مکان خاک میں سب مل گیا بہت دل و زہر ہا تہم یان کہ غالب تہم کی شہر ارجمند کیا شہنشاہ نے جھکیا یون وہ لا باہت لشکر دیو سار وہ کوہ و زو شہر اسو سوسید کہشہ خوش ہوا سلاطین آئے
---	---	---	--

<p>ہو اس مکان کی خوش آئی تھیں دیر و ن میں نے جھک کر کیا منہ جہان قید تھما شہر یار ز من بوقت اسیری سویتان کہ پھر چکا کو تال زلزل کو خبر بیان زلزل سے ہوا سب کیا تو باقی سزا میں نے آخر کو آہ یہ پیغا میرے کی جب خبر سو ہو قید اور ہم سے وہاں نہ ہرگز رہی جھک کر تاب جنگ قلم نے قضا کی یہ فتح بلند ملے دوری راہ سے ہر خطر کہ نکلنے آس سے پہلوان گیا دور کی راہ کاوس تھا بست دہ میں من ہلائے عظیم تھمن یہ بولا خطر کھینچیں کروں قتل وان لنگر دیو کو تو ہو کا مہا بلدی مل نامور انکی گئے درد جوائی مجھے نہ سہکتے چھوڑا نیکو نامہ نہیں نہ ساتھ اپنے کوئی لیا نہ ہمار</p>	<p>فضا اس ملک تانی بھائی تھیں ملے میں نے آگ کا نہ مانا کسا اسیشیدن کی کاوس و رما ندران و فرستادن کو پیش زلزل اطر و سیدستان و مخلصی باغانت تھم طرف سے یہ کاوس کی پر کیا ہوئی کشتہ یکدست تیری سپاہ تو دلگیر و بین ہوا ران زلزل گذار بن شب و روز آرام کہ کہ سپر سے باندھ چک لکھی تیرے نام ایل ارجمند کہ وان میرے بھانگ کی کہ تین تیرے بھائی کی تو اس راہ سے تھمن بجا ہر اک منزل اسکی چہ خوف ہم بتائے حق زید حسن برین چھوڑا لاون کاوس اور کو رہے ہمقرین تیری فتح و فخر ستائے تو کیا فائدہ ہونے بفتح و ظفر یان ہر آتا ہون داستان رفتن رستم براہ پر ہلائے</p>	<p>یہ سنکر گرا شاہ نے دیو سے ہوا پھر مرن آخر یہاں کے خوا اسیشیدن کی کاوس و رما ندران و فرستادن کو پیش زلزل اطر و سیدستان و مخلصی باغانت تھم کہ اس وقت میں کیل پیلستن رہے زندہ باقی جو یان چنکن یہ رستم سے بولا اھل اسون یہ جو وقت یاری و امداد کا تو بہت کو اب کام فرماشتا خوشی سے یہ بولایل نا جو کہین ہر لگان ناپاک خو دور اپا جو نکاحی دور و دراز جو نزدیک کی اسکی جو ایک دہ کہ اس راہ سے جاے ای پہلوان کروں دفع میں ہر ہلا کو شتاب یہ کمر ہوا ریش پچب سوار بوقت دفاع بل نو جوان تھمن نے مان کیے پانچ دیا غرض ہو کے نصرت ہو چکا داستان رفتن رستم براہ پر ہلائے</p>	<p>کہ گرتھما کے میں پر جو سے نہیں چارہ نقد پر سے زہمار نگہبان تھے بارہ ہزار ہرتن روانہ کیا شہ نے اکن پہلوان سو اس پہلوان کے یہاں آن کر نہ لایا جو خاطر میں تیرا سخن ہجوین قیدی تجھ نہ ہر من اور لی ہمارا جو کاوس ہے کہ حق نے تجھے روز بازودیا سو تھما زلزلان ہما شتاب کہ یہ جنگ دیوان مری آرزو مباد کہ ضائع کریں شاہ کو نہیں آہیں ملتا کوئی حیل ساز نہیں آدمی کو سے وان پناہ تو پھر سات دین میں تو ہوئے وہا طلسم اور جادو ستا کو زاب دعا زال نے دی الیاح ہمار ہوئی خوب روداد یہ گریہ کنان کہ زندان میں ہیں ہنگام نہا روانہ ہوا رستم پہلوان فقط خوش تھا اور شہسوار</p>
---	--	--	---

<p>ہو کام فرمایا بان میں ہوا چھوڑا میں پھر خوش کو دھکا دھکا مائل ہوا پھر آخر ہما شیر زبون کہ شہر سے ہو کر پھر شمشک اگر پھر ہلا کوئی آشکار</p>	<p>ہر شام ہر پنجانیستان میں گیا خواب میں وہ یل نا جو ہر ہر دان کے مقابل ہوا ارمان آئے تھے ہر بخون کہ تھما اگر شیر کا ہلاک ہو ہرنا مقابل نہ تو زہمار</p>	<p>کیا صیداک گور کو وان شتاب نمایان ہوا یک شیر زریان آٹھا شیر کے سر پہ دو دو ہوا جبکہ بیدار وہ شیر نمر تو لے کون پھلتا سلاح کو اب تو بیدار و چہ شکار نا زہمار</p>	<p>لگا کر وین آئے کہا کی گلاب طرف خوش کے وین کو دان چپا کر کیا اسکو دان تو تے پت تو حیران نہایت ہوا دیکھ کر بڑا ہی کیا تھما تو نے غضب شکاری خبر دار کرنا مجھے</p>
--	--	--	--

احوال منزل دوم و ماجرا سے ہلاک نمودن اژدہا بت ایو و تنالی

<p>ہوا ہر خشنہ جب جلو گر خدا سے تعین کی انجا پھر تہمت کرنے لگا وہ خرام ہوا پھر وہ دنبال ہو روان کیا گور کو تیر سے پھر شکار کلی جب کہ نصف شب تھا ہوا زخمش گرم خروش فلان خفا زخمش سے پھر کہ ہوا روان کی خشن سے پھر جو کلمہ سنو نہ آیا فکر کو جب و بہت تہمت اگر پھر ہوئی تہمتا ہی خطا کی خواب میں تب ہی اوج بند جدو حوڑا سے تمنا ایو باسے کھیا پھر اتنے میں بہار تہمت ہوا و انیلن نہ ہو کر ہوئی خاک رگر کاستہ میں آیا سو ہوا ان نبرد کیا کہ رستم بہت تہمت تعمین نے اک تیج ماری زمین</p>	<p>نظر چاہ و چشمہ نہ آیا کسین نایان ہوا ایک آہودان کہ دیشک جو خوش گشتی کھلا سپاس خداوند لا باجبا تنوں کیسے نہیں بنا کر کیا ب کہ پشیمان کو و درازی میں تھا ہوا وہ تو سیدار بر اژدہا یک کمر تہمت تو پھر سو گیا وے پھر زمین اژدہا سے پند وہ بولا دو بارہ بجایا مجھے پیدا ہو سو شرم مانند ران ہوا پاس رستم کے استعدا وہ جب آگیا منقطع ناگمان تعمین نے پھر کھینچا ایک تیج یہ جاہا کہ رستم دگر با دوم اژدہا کہ نہ تہمت تہمت کہ نہ تہمت پکڑا سے دو کر ہوا کہ تہمت اژدہا کا مان</p>	<p>ہوا زخمش مانی نہا کسین کیا تہمت کے آگے دو ان یہ دیکھا سکے دل کو پھر آیا قرار آخ زخمش سے تہمت پانی پیدا ہوا اس زمین گرم آرام خواب خفا زخمش نہا قہر تہمت وہ بلا نہان و زمین زمین پھر کیا پھر اتنے میں نکلا زمین اژدہا زمین زمین ہو گیا نا پید خوش آنا آرام میرا مجھے روان لیکے ہون تیج کمر زخمش ہوا ہوا زخمش کی کما دہ زخمش ہوا تب خروشان و حکم کنان دلیری سے ماری زمین تہمت کہ نہ ہوا دو بارہ تن آژدہا وہ چار سو عقب بہت گیا پھر اس اژدہا نے اٹھایا نہ سر فکر کرنے لگا حکم تیج پیدان</p>
--	---	--

بیان احوال منزل سوم راہ ہفتخوان وضعی کردن بتائید پورو رگار حیران

<p>روانہ ہوا وائے پھر صیو گاہ ہوا جبکہ رستم سکونت گزین بہت خوب تھا اس کے بریلین پھر احوال رستم نے پوچھا نام نایان میں ہو گیا نہ تو نقش پے ہماں تک وہ محفوظ نہ رہا ہوا ہوئی وہ بھی تہمت حال حب</p>	<p>سرام ہو پوچھا وہ ایک شہر پر حراجی سے پھر مری کے تیج تعمین نے سکونیل من لیا کہ جو زمین من حال حق پرست فرم سرا پھر مری نا زمین نجانکہ زمین چلاک ہو کار سپاس کہ نام حیران آفرین</p>	<p>کہ نہ ہو پوچھی تہمت خوب اتی کھو چو نہ تہمت مری کہ طعن ہو رہی اور کہ جام سے آگے نہ کیا پر نہ تہمت خداوند بالا و بہت ہوا اس کے رستم بہت قربین ہوا لائے نہان ہو کر آشکار ہوا تہمت رنگ رخ تازہ زمین</p>
---	---	--

<p>تھن چنہ ہوا آشکار یہ بولا کون کون جیج بست تو وہاں سے ہوا جیج دم روٹو</p>	<p>کہی سارو کوئی دیو سار زن سارو ہوں یہ اسٹھما</p>	<p>کیا ایک وہ مین اسکو ستر مکھنچ ستر کے پوڑا سکا سر</p>	<p>غضبناک ہو پھر بل اجبتہ کیا خواب مین پھر بل نامور تو پوچھا مجھ دشتین شہر</p>
<p>کہ پوڑا تھا خوشید کم جانوہ مگر وہے کر گیا راہ تاریک کو</p>	<p>بیان احوال منزل چہارم راہ ہفتخوان</p>	<p>گیا خواب مین قہر شہر بلوان لگا کینے رستم سے دشتیان</p>	<p>شب یا وہاں دشتیان ناکمان کہ اولاد کو دلا ور جوان نہ پوڑا دکھا مان بھی گذشتین</p>
<p>جڑی ایک چوٹ آن کر پوڑا یہ لگا جیج عالم تھا ہی دلیر تو پوچھا جان سے سیر آیا مگر مجھے پھر آتا جیج رستم بلوان</p>	<p>ستر شہر پوچھا بل نام جو ہوا وہ مین بیدار وہ نامور کہ جسکے مقابل ہو نہ شہر اگر زندہ ہو بیان آپ مگر</p>	<p>یہ ستر نقون نے ہو شنگین گیا دشتیان پاس اولاد کے اُسے دیکھ کر خرس ہو پوڑا کہے نام ملا نہ جا کو توین</p>	<p>تو پوچھا باسے جانے نہیں پوڑا پکڑا کان اسکے لگا رے چون کیا حال سے جاکے وہ قہر مقابل ہوا رستم نامدار</p>
<p>یہ غفلت میدا فانی تھا کین یہ احوال رستم سے کئے لگا لگا کینے یون نام سیر جیج پھر اول بولا بتا یہ مجھے</p>	<p>کہ مینی و دندان جگر سے شہر یہ ستر سپہ لیک آیا وین مجھے تک بتانا م پوڑا کیا قوی زور مہون شہر بلوان</p>	<p>یہ بول وین رستم نامور چہارم پوڑا جیج دشتین ہے سنا جبکہ اولاد نے یہ کلام سوار و نئے بولا کہ کیا کردی</p>	<p>تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار</p>
<p>کہ خوف و دشت فدیہ لیرا شہر وہ جنگ و لڑائی تیرا شہر لگا قتل کرنے چپ راس پھر وہ اولاد و نئے فراری ہوا</p>	<p>کہ آیا کوئی پھلوان پاس پھر وہ مین دشت پوچھا جیج بلوان غرض مثل روہا تھا جیج کیا کھنچ اولاد کو کر کے بند</p>	<p>سوار و نئے بولا کہ کیا کردی کوئی پھلوان پوچھا جیج شہر سپاہ مخالف گہر زان ہوئی کیا پھر نہ آرام رستم نہوان</p>	<p>تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار</p>
<p>یہ سوچ اسے نزدیک ڈالی کند شہر سے دیا پانہ اولاد کو</p>	<p>بیان احوال منزل پنجم راہ ہفتخوان</p>	<p>وہ احوال کر تو فصل بلوان بصدع رستم نے کیا یون بیان</p>	<p>تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار</p>
<p>کہ یو سفید اور کاٹوس شاہ ایہ رستم نے چاہا وین بیدری کہ وہ مین شب روز فریا بیری وہ ایک کر لے چلا تو مجھے</p>	<p>کہ اولاد کو کینے یہ رستم کہ اولاد کو کینے یہ رستم کہ اولاد کو کینے یہ رستم کہ اولاد کو کینے یہ رستم</p>	<p>بصدع رستم نے کیا یون بیان لگا کینے رستم کاٹوس شاہ بنائے تو گرجا سے یو سفید تو پوچھا رستم نامدار</p>	<p>تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار تو پوچھا رستم نامدار</p>

پندیر کیا تھے اس بات کو
 گرفتار ہے اور سر کو سوار
 رہا وہ میں اولاد کو پھر کیا
 وہ بولا کہ نزدیک ہے وہ مکان
 اور کشت گریز میں چوینا
 سراپا ہو تو سنگ آہن اگر
 کہ ہو رہا ہے تو اگر وان تلک
 ہوا ساتھ اولاد کے پھر وان
 غرض کشت روز وہ نہ ہو
 کاشتش ہو فروختہ جا ہی
 وہ دیو سپید اور بھی دیو سب
 یہ سنگر ہوا وہ مسرت قرین
 درخت ایک تھا اس اولاد کو
 درخت اولاد کو ساتھ لے
 وہ بھی کھنڈا سنگی کو زمین بند
 یہ اولاد بولا کہ اس نامور
 غاندیشہ رستم نے ہرگز کیا
 توتن کے ہاں کہ میں دوست
 آئے خاک پر پھر قندہ کیا
 ہوئے پھر گریز بندہ سب یونلا
 روانہ ہوا پھر مل از مہند
 موکل وہاں تھا بخت گریز
 گرفتار خجیب کاؤس تھا
 کیا گھر رستم کو بس آن کہ
 وہ بولا کہ میں نے بفضل خدا
 مرے ہاتھ پر مرگ دیو سپید
 اطاعت مری کر تو اب اختیار
 ہوا دیو فرما تو سکا وہ میں
 گرفتار تھے جتنے ایران

یہ ظاہر کیا پھر کیا سے نام جو
 نگہبان میں دیو بارہ ہزار
 وے قول اور وعدہ بیان کیا
 جہاں قید ہو بادشاہ جہاں
 کہ سنگ گران سنگ وہ جہاں
 گنڈا اس مکان سے دشوار تر
 تو وان دیکھنا پھر کریر فلک
 مل بلیقن رستم پہلوان
 ہوا دشت میں بظہر راہ نور
 جو چھتا تو اولاد نے یون کہا
 سکوت کرین میں وہاں روز
 ہوا دشت میں پھر سکونت گزین
 دیا باندہ اور سورما ناسو

مکان ایک ہو رہا تھا
 دیا جائز ندان کا تھے
 کہ بلیقن کہ اب رہنما کی تو کر
 وہی سرما تندرانی چہ راہ
 سوا اسے اس پہلوان جہاں
 یہ گفتار سنگر ہوا خندہ زدن
 کہ یون ہو میں کس طرح پہلوان
 جہاں تک تعلق تھا اولاد کا
 کہ میں نصف شب قلعہ کو پھر
 کہ دروازہ شہر باز ندان
 فروزندہ ہر دیو شاگ کی
 کہا اتہو جہاں غم نزدیک تر
 ہم کہ یہ تھا عہد اور اختلاط

بیان احوال پر اختلال منزل ششم راہ ہفتخون

یہ منزل بھی خوف ہم خطر
 جہاں دیوار تنگ تھا وان کیا
 کہ نا پہلوان کو کہ وہ میں پست
 سر دیو ناپاک کس نہ کیا
 ہوا وان رستم روان شاو کو
 غرض کہ کہے راہ پست بلند
 انگلیہ سلطان ہوا اگر دوس
 توتن نے اس دم ارادہ کیا
 اوے پہلوان تو تھا کچھ خطر
 کیا تیج از رنگ کا سر بدار
 میں آیا بھی کر کے دل میں مید
 کہ یہ خاش بتر زمین زہر
 کہ پیدا ہوئی ہم پست خلیق
 انھیں لاکے حاضر کیا پھر

نگہبان میں از رنگ بیدار
 دیا راہ جا کہ کجا جب غلیو
 توتن نے ہاتھ لگے رکھ لکھا
 جہاں اور دیو کوئی بھی نہیں
 سر کو جہاں وقت رکھا قدم
 جہاں شاہ ایران گرفتار تھا
 شہنشاہ نے پوچھا جہاں راہ
 کہ یک دست توتن وہ ندر گران
 جو سردار تھا قوم کا بندو
 خدا نے دیا استدھمک نور
 کہ یون قتل سن دیو ناپاک کو
 از رنگ کہ یون ہو چھہ ہوس
 کہا اور دیوان ناپاک کو
 لگا کے کشتہ سب جہاں

وہاں شاہ کاؤس کو وہ کچھ
 سب سپہ سالار ہوا ہر بان
 مراعات تھیں کہ یون پیشتر
 کہ جو دیو زادوں کی آسگاہ
 ہزار و دویہ ذیل جنگ میں وان
 لگا کشتہ اولاد سے سب بلیقن
 ملانا ہون کیونکہ تیر خون و غنا
 مقابل نائی کوئی وان بلا
 توتن کو ناگاہ آیا نظر
 یہی ہو کہ آتش شیش جہاں
 کہ دستور لگا ہی ہر شب یہی
 روان یان ہو گئے وقت ہم
 وے راہ میں شرط تھی احتیاط
 روانہ ہوا رستم اس وقت
 وہ بہر تھا شیش مل از مہند
 نہیں جسے انسان کتاب جنگ
 تو خیر سے اگلا وہ از رنگ دیو
 بکڑ دوسرے ہاتھ سے اس کا سر
 دیا پھینک وان سر اس ہر من
 وہاں پر توقف کیا ایک دم
 وہاں لٹا تھا اولاد کے وہ گس
 تو رستم نے کیس کا پیش شاہ
 کہ اتے میں جا گے وان ہاں
 مقابل ہوا وہ میں کہ کڑیو
 کہ دیو و کلو سمجھون ہون باندو
 نہ جان اپنی دھوکے تو ز جو
 تو سر تر اور تیج جہاں ہوس
 کہ بہت کاؤس پیش مل نامو
 کہ دیو سپید اس کے بلیقن

<p>ہوا اس نے کہ با تہ سے تیروان جیا جان میں تما وقت شب روینہ یہ اولاد سے پوچھتے وہ لگا کہ نکالے چھپ چھپ یہ آفتاب ہوئی بات نولا دکی دل پذیر سیر چیکہ نور شید تانیاں ہوا تھمتن کر سے زمین کی بیخ بیخ چوچ راست تھمتن زن پہلوان پھر آیا وکیل بادل پر آسید وہی دیو رہر ہوا رہر ہما نفل غار سے وہ مقابل ہوا ولہی سے پھر لیک نام خدا بظلمین کیا پچی رستم کو داب او حرم یون کے تھمیل خامو غرض پھر خوب کشتی ہوئی زمین پر کلک پری جو نظر اٹھایا بکر لکر دیو کو لڑکی جو رستم نے پھر سو غار کہ با جان دیو سپید عین یہ لک کر کیا پھر کراسے نامدار پھر اولاد کو وہ جگر دیو کا دیبا مرقہ فتح جب شاہ کو</p>	<p>تو فرما بڑی ہم کر سب برمان وہ اولاد اور دیو تھا راہبر کہ یہ فرج بسکی ہر محکو ستا ہر اک دیو ہوتا ہے ہر اک احوال منفرزل ہفت مورت یل پلین سب شتایان ہوا لگا قتل اسے زمین سیرین جوا یا مقابل ہوا کشت ہون سو خا شہلے دیو سپید یل پلین کو وہ مان لیکنا سور ستم گرد مائل ہوا کیا خستم شمشیر سپر ہما انکار و زکر سے وہ خاندن کہ اب دیو کے جانبری کی لکھو ادھر اور ادھر سے کشتی ہوا تو دیکھی زمین چون کہ ستم فر دیا پھر ٹپک خاک پر دیو کو تو کشت بہت پچوان دیو ہار ہر اک کی تھی وہ بہر جان جن پھر انعام کا ہون یہ ایم ہار یل پلین نے حوالے کیا تو شادان ہوا خسرو نامجو</p>	<p>تھمتن روان اس مکان سے ہوا ہر ایک لشکر نظر و در سے وہ بولا کہ پڑ فوج دیو سپید اگر سوقت کوئی ہو کہین خواہ جہان لشکر دیو تھا وان گیا ہر پھر خیر و در کدست دیو رہی جب نہ زمار تاب ستر پر زجاد وان تھا وہ کیلک کوئی غارتا ریکر تھا وان اسے دیکر رستم ہوا خوفناک ہوئی خستہ آتش خستم سے لڑ جوان نے بھی اسے کیا خوب کہ تھا ادھر دین دیو سپید بہم ہو کے عاجز ہوئے پھر ہوا یقین یہ ہوا رستم کا کیا کیا وہ بین شہرے اسکا پاک یہ پوچھا تھمتن قتل کشت کیا ہوا کشتہ وہ جب سب ہو گئے تھمتن یہ بولا شے اسے ہون تھمتن وہاں پھر اشاد غاد لگا کہنے پھر شاہ با داؤ دین</p>
---	--	---

واستان برتین شستن کی کاؤس شاہ مازندران و نامہ نوشتن بشاہ جاودان

<p>ہوا وہ طبع نہ ذوالکلام وہ گریں و ہرام او خیل دیو سر سرتی نہ تھا جلودانان رہے روز و شب نام صبر نرخش نامہ شاہ وہ لکھا</p>	<p>وہ لایا میان ایک اور گنہ ہو سب الہ شاہ چپا سب سر نہ ہوئی محض انبہا ط سبے فتا مازندران ہوا دان وہ شاہ مازندران کو تختا</p>	<p>ہوا اس نے کہ با تہ سے تیروان جیا جان میں تما وقت شب روینہ یہ اولاد سے پوچھتے وہ لگا کہ نکالے چھپ چھپ یہ آفتاب ہوئی بات نولا دکی دل پذیر سیر چیکہ نور شید تانیاں ہوا تھمتن کر سے زمین کی بیخ بیخ چوچ راست تھمتن زن پہلوان پھر آیا وکیل بادل پر آسید وہی دیو رہر ہوا رہر ہما نفل غار سے وہ مقابل ہوا ولہی سے پھر لیک نام خدا بظلمین کیا پچی رستم کو داب او حرم یون کے تھمیل خامو غرض پھر خوب کشتی ہوئی زمین پر کلک پری جو نظر اٹھایا بکر لکر دیو کو لڑکی جو رستم نے پھر سو غار کہ با جان دیو سپید عین یہ لک کر کیا پھر کراسے نامدار پھر اولاد کو وہ جگر دیو کا دیبا مرقہ فتح جب شاہ کو</p>
--	--	---

شہ جاوہر ان سے چہ کور کر دوا دلیر جو نامہ درستمی نام مہو سے سادہ رستم کی بجائے ہمین ملک اپنا حوالے نو کر یہ مضمون پر سادہ سب کو کھانا جہ از خون میں یان پو بیکار جو تو تازان جہاں رستم گرد پیر ترے ساتھ میں کیمیا کیا تو جانیر سے سوا ایران زمین فرستادہ لیکر جواب پیام بڑا گلزمین شاہ فرزندہ خو یہ سکر ہوا خرم و شاد شاہ لکھا یوں کہ بہو وہ کوئی تو سمجھ کر تو ہی عاقل پیش میں وگرنہ تجھے خوب پہونچے نیاں حضور سپیدار مازندران قدو جسم ہی مثل پیل بلند شہ جاوہر ان نے وہیں پیشیا اُسے دیکھ جلان طرح نہ تیکے اشارو نمین کہنے لگا یوں ہم نہن میں نے کیا خوب پیچ کیا وہ بیتاب و بیخوڑ ہوا اسقدر کھا ہوا گرد پر زور تھا کھا ہوا یا غصیدناک ہو مقابل وہیں پھر بہت تن ہوا حضور خداوند یا وہ مرد کہا یہ کہ بہترین کارزار کیا پھر طلب رستم گرد کو یہ سکر دیا اُسے پانچ وہیں	لکھا تھا کہ کب گرد زور آزا نہر بر افکنی جو سلا سکا کام تو وہ دونوں کشتہ ہو بیک تجھے خواہشیں خیر سے کیو کر شہ جاوہر ان یہ پانچ دیا قوی بازو کینہ ورتند خو یہاں میں ہزاروں بل نامور کہ زندان میں جھکوں زندہ کھا نہر کر مرے ساتھ ہو کر ملن بھیر آیا حضور نہ ذوالکرام لگا کتنے تب رستم نام جو ہوا بندے غم کے کہ ازاد شاہ ہماری اطاعت سے اپنے کہ پرخاش نہا بہت نہیں رے پھر نہ تو اور مازندران کی جہاں کیوں مردان کیاں رکھے ہی وہاں نی بی بی و کند زوانہ لیکے گرد زور آزا جو نزدیک پہونچا تو جیوڑا سے اگر دیکھا یوں کہ زور آنا اگر ہم چہ کادست رنج کیا اگر بس گرد آسپہاں اُسے شاہ مازندران نے کہا لگا کتنے یوں رستم گرد کو کھا ہو رے بچا گلن ہوا پراگندہ خاطر گرفتار درد ارہا کشتی کر تو اب اختیار کیا چھوڑا سکے وہ نا مچھو اگر رستم کا ہون جا کر کترین	مروان ہو کر اس کی آبیان وہ دیو سپیدا اور زندان کہاں کہ جسے نرم کی اس سے ترے حق میں بہتر جو نہ تھا کہ دیو سپیدا اور از رنگ دیو سوا اس کے میں پاس پھر تھا ارادہ کروں کہ تو فرصت نہ راہی تری ہو گئی ناگمان کہ لو لگا تجھے قید کر لی بار سنا اور دیکھا تھا کہ کوہ بان مجھ نہا سہ لکھ کیے آبی بار تہن کی تو دین کے لگا نہیں تیری لشکر سے در قیوم اگر اس کے حاضر ہو یوں اکیا چوئی تم کاؤس جب نامہ پیر اگیا ہی پھر اسے شہ نامور قوی پہاں کہ پہنچے پیران میل پلین نے نصین دیکھا بست گردا کے تلوار کیا ایک نے اپنا پیچہ دراز جدا ہو گئی اس کی گدگدست خبر سے یہ شاہ مازندران کہ تو ہی اُسے زخمی فرست کر ذرا مجھے ہم پیچہ ہوا پیران اُسے بھی کیا ایک دم میں پو دیکھا یا اسے دست آویختہ کھا ہو رے جب کیا یہ بیان لگا کتنے پھر شاہ مازندران کہ مکروہ نامہ حوالے کیا	قوی زور و مثل شیر زبان بہاں میں شہادت کا جسے غلو تو حاضر ہو یوں اکیاں شتاب وگرنہ ہو دشوار پھر جانیری مہو سے کشتہ تو یوں ہو کر پو ہزاروں و صدیل جنگ آزا اس کے دم میں شہ ایران کو غیمت سمجھا سکواب بیگان تجھنا پھر و لگا پھر نہا کیا پیش کاؤس کیسہ بہان کہ نا جاوین وان فرستادہ پھر اسے نرم وہ میں نامہ کیا تجھے پھر خردار کرت میں ہم ترا ملک تجھ پر سے برقرار روان تب ہوا رستم نامور فرستادہ اور ایک بار و فر معبوشان و شوکت کا پیران لکھا تو وہاں اک تناو و پیر یہ دیکھا تو حیرت میں پھر گئے ہوا خندہ زن رستم سرفراز ہوا مرد زور آزا ماوین پست یہ سمجھا کہ رستم ہی جہاں دل اور پیچہ کو اس کے شکم کی اگر دیکھوں ترا من تو زور تو اگیا اس کے سر پہ کو غرق خون کہ مرگ او ناخن سے سبقت ہوا پر غصہ شاہ مازندران کہ تو ہی مار رستم پہلوان وہ پڑھ کر ہو پھر نہایت غلا
--	---	--	--

<p>شمن کا ہوا کہ کسی جہاد ہمارا تو ہو کہ فرماں پذیر تو باہر اندازے رکھ تو دم خبر باد سے پناہ دے ہم تو کہ جسے اب آلاست ساز جنگ ادھر سے ہمارے کشتی خان صفت آلا ہو ہے ہا کہ سہیل</p>	<p>لیکھا پاسخ نلہ سے شتاب کہ قائم رہے کشتی ویر نہ پھر اپنی جان پر وار کہ سم روا نہ ہو کہ دشوار سخت</p>	<p>کیاں تھیں جو دعویٰ ہمیری بزدلوں کی تیرے بچا کا کھو شمن نے یوں فتنہ صحت کیا حضور شہنشاہ کاؤس جب</p>
<p>کوئی دیو چھوڑاں میں جنگ شہزادوں نے کہا فوج کو ہو بوق اور کس کا پیشوش دو شاہم حملہ آور ہوے ہو اور نہ ہشت خود خند جب وزیر خبیث بھر پائی سدا کیا حملہ آور جو ساری سیاہ کھڑے اسکا آگے سے چلاں سہا تو سے گور نہ سوم ہوا بل بلایں لیکے اس نیزہ کو بوز کھا وہ وہ لڑاں سدا رے ساتھ جب لیکے لڑاں ایس تو تم سے ہوئے غرق ہو لگا کھینے بھر باد شاہ جہان گے زور کرنے دیکھ وہ کو پس پشت سے وہ دیکھ ان خوشی لاس کے کھا وہ کو گور کل اسے شہزادوں نے کھینے یہ اور نہ کہ شہزادوں میں کھینچ کر تھوڑے تیغ ایران ہو سے مرد و زن نہ تباہ و دان کا جو تھوڑے</p>	<p>ہوا آپ کے رستم سے جو جنگ کہ کیا رہی اب تو لڑ کر و کہ تیرے پشیمان ہوا صوفی ہزاروں تین لاکھ تین سو یہ مانگی دعا شاہ ایران کہ ہفت تیرے بفضل خدا کہ فوج مازندران کو شاہ کیا گزرتے اسے ہر اک پست طلب گار نیزہ وہ تھم ہوا نہ با و دان سکھ ہوا رزم جو تو حیران رہا رستم کینہ خواہ ہوا رزم جو شاہ مازندران ہوا شاہ مازندران سزوان ایستہ میں ایران نہ لڑا ایسی تو سے کسب ستور خوشی خرم و آفرین ان کام کہ شاہ شہنشاہ نامور تھا جہان رہا فی نہیں اب نہی جنگ جو کھلا تو کاؤس شاہ جہان کیا بارہ بارہ اسے پیدہ تیغ پیشانی ہوئے نیزہ چرخ بلند ہو چاکا جلوہ شہزادین پناہ</p>	<p>جنگ کاؤس شاہ ہا والی مازندران و کشتہ شدن شاہ مازندران از دست رستم و ظفر یاب شدن لگا جلاک خیم لوک سنان ہوا گرم ہنگامہ کشتہ بخون ہوا لہر ہو کہ غبار ز زمین بشتم نیزہ و زونان خند کہ بار بار مے بہترین و ظفر یہ ستر شہنشاہ فرخ نہاد شمن سکو شاہ مازندران اشادہ ہوئی راہ جبہ سیر وہیں گویہ نیزہ و مان لیکھا وہ قوت ملی جادوی لگا جنگ پہو چکر و میں شاہ کاؤس کو تو شینہ کیا خرم نیزہ رہا ولیکن نہ حائل ہوا ایک کد آٹھ لاکھ اس کوہ کوہ و ہوا پھر آخر کوہ رستم پہلوان خوشی سے سر رستم نامدار خوشان ہو چون شیر سگ و گرنہ ابھی کیے تیغ و تبر لگا کھنے کچھ امین لڑ باک جو کشتہ ہوا شاہ مازندران بغیر دزدی و فتح شاہ جہان ہو سے مردم شہر دیوان تمام</p>
<p>نہو چھپے جہاد فرما لہری کہ اس سوے مازندران لاؤں کہ کاؤس کی کراہت شہا وہ آیا تو بولا ز سکو ظہر روان ہو چہ شوق بیدار اوس سحر سپہدار مازندران ہو شہر ہر ہا پھر اک ان میں رہی وہیکہ پیر نہ قاب جہان ہوئی خوشی کا سبز مری لکھ گون لیکھا سرفعت چرخ برین رہا گرم یکشتہ بازار جنگ از بون ہو میں دیوان بیدار کیا ستو تاوردہ شاد دشاہ شہزادان ہوا مثل ہل دمان کیا راست تہ رستم نامور شمن کو جا کر حوالہ کیا شہزادوں انکی شکل جنگ یہ بولا کہ اسے شاہ فرخندہ خو اور اس دم پہلین گمان پیر ہوا پہان سخت حیرت میں لکھ گونہ یہ سنگ وہ ز فدا و ان مسگر آٹھ لاکھ اوان کوہ گران بہت ہو زور کیا و ان شمار شمن بولا کہ گمان بیدار کروں ٹکڑے کیے کچھ نہو لما قاب اسکو تہ بخون خاک نہو میت پیری فوج کے دو پنا ہوا داخل شہر مازندران پہر ستار شاہ شہنشاہ دولکرام</p>		

<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>سپاس عنایت و طعن خدا دوب بہا خلعت پر گھر تو حق کو دیکر سرفراز کیا عرض رستم نے اعوانا حکومت یہاں کی اسے دیکھے کیا عالم شہر باز ندران یہ جتنے سے گردان جنگ ناما</p>	<p>ہوا اور یک دست جیسے رنج سوخشش وجود مال ہوا بہد بیت و شفقت بقیاس حضور جہاندار کے طلب یہ جہان حق عزت و برتری زروسے نہایت اولاد کو اوہ جو دروازو کیونگی سوار</p>	<p>ہست ہستاد و ان مال و کج جیسے قمع سے شاہ نوشد کج کنیز و غلامان زرین لباس پیر و اولاد کو بانشاط طرب ہست ہست کی خدمت چاکر شہنشاہ نے خرم و شاد ہو وہ شہنشاہ ورتوس عالی قدر</p>
<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>
<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>	<p>جہاندار کاوس لایا بجا نرو ملک اسپان بخارین فرید ہوا پہلوں کا فوجی اعتبار یہ اولاد ہے بندہ نیک خواہ جہان میں سرفراز بکچے فوج کی زمین کی توفیق ازرو ملک انکو عنایت کیا</p>

سنا جگر رستم یہ ماجرا
 سپہا شاہ مازندران بھی ہلاک
 وگرنہ سواران راہستان
 خوروانہ شدن رستم بہا موزان و جنگ
 لکھا آئے باج کر کاؤس کی
 چڑھا جبکہ نامہ کا آئے جو اس
 مخالف نے پھر جمع لشکر کیا
 کیا پہلوان نے مبارز طلب
 ہوا شاہ بہا موزان پر غضب
 سرا سیر جوہرین گریزان ہو
 جو یکھا کیدیل جو ساری سپاہ
 سوتا رک سرور لہر ہوا
 تنقن نے پھر شہنشاہی کند
 سپہ لیکے پھر حملہ آور ہوا
 تباہ و پراگندہ لشکر ہوا
 دشمن سے پھر شاہ بہا موزان
 جہاندار کاؤس با گرفتہ
 روان سواران ہوا با شہ

تو یون شاہ بہا موزان کو لکھا
 ملے دیو سرکش نہ خون مناک
 خواب نامہ خوشتر
 نہایت بد و شواراب غلطی
 تو پھر راہستان چون موج
 شہ مصر و بربر کو یا و کیا
 کہ جی چاہے جس کا مقابل ہو
 لے پہلوانان بھی ناچار تب
 یلان ہرگز نہ شور ہر اسان ہو
 تو غیرت سے پھر مصر پر کشا
 کیا گزر رستم نے سد ہر با
 ہوا الغرض وہ گرفتار بند
 اشتابان سو فوج بربر ہوا
 کرتا پھر شاہ بربر ہوا
 ہوا آرزو مند امن و امان
 ہو تخت شاہی تہ تیغ ہو

سنا بہو کا احوال مازندران
 نصین جزیہ لازم کر کاؤس کو
 شاہ بہا موزان برستم
 اگر تو بھی آویگا میدان میں
 روانہ ہوا سو بہا موزان
 غرض با سپاہ گران ہر شاہ
 ہوا دل میں ہر اک پید خطر
 کیا قصد رستم نے پیکار کا
 پھر آئے میدان میں اک سوار
 لے سامنے پہلوان کے دلیر
 بجا کر وہ نہر سلکی بھاگ پڑا
 شتابی سے گزریں آنگو بھا
 گریزان سواران بربر ہو
 نہ تنہا ہوا شاہ بربر سیر
 ہوئی شاہ کاؤس کی غلطی
 سپاہ کشور بھدا رزو

کہ میرے بازو سے پھر ومان
 ہزار واکرام یان بھیج و
 پھوٹینگا بہا موزان کا نشان
 یاد شدن کی کاؤس
 تو بہو کا گرفتار اک آن یون
 مل پیلین لیکے فوج گران
 دشمن سے اگر میرے مانند
 کیا رزم سے اسکی سے ہند
 وے جگر رستم نے حملہ کیا
 معتب بل نہ کوئی ہو زہدار
 مقابل ہوا وہ بھی مانند شیر
 وے سخت سے تنہا ہوا نہیں
 آئے مردمان کے حوالے کیا
 نہ یک لفظ وان حملہ آور ہو
 پہل نامداران ہو دو سنگیر
 چھٹے قید سے طوس گودرگ
 ہوئی جہاں کاؤس نہ نامجو
 زیادہ تھی شش لاکھ سو بھی سپاہ

بہت ایران و جنگ آمدن افراسیاب الی توران و ہر بہت آواز دست رستم

جب آیا جہاندار عالمی جناب
 سپہدار توران نے پھر یون کا
 کرون صاحب تیغ وافر ہے
 پھر آسا سو رستم افراسیاب
 فوسا لار توران ہر اسان ہوا
 ہوئے شہر تو زانیان ان تلک
 ہوا تلک ایران میں پھر نہ دست
 مکان پاک نادر زہر فلک
 سوا آئے ہر جاتے شیش لے

سپہ لیکے ہو پوچھا ت افراسیاب
 لے پہلوانان جناب آزما
 سوا آئے دون اپنی دست
 لیکن نہ ہرگز ہوا کامیاب
 سرا سیر وان سے گزراں ہوا
 کہ دشمنوں نے شیشے جو کا فلک
 ہوئے ہر شان جہان خوب
 بنائے بہت کوہ الیز ترک
 جہاندار کاؤس کے حکم سے

صف جنگ راستہ وان ہوئی
 پھر لے رستم کو کوئی مرد
 یہ سنگر کئی مرد میدان میں
 مل پیل تن لیکے گزراں
 دلیر و تیغ پھر کھینچ تیغ کین
 گیا سو توران پھر افراسیاب
 ہوئے شہ کے حکم دیو پری
 کرون ان مکانوں کی تو دیکھا
 غرض دیو فرایش بل شاہ

جہان میں قیامت نمایاں ہوئی
 کہ قتل یان کے وقت ہو
 لکھا اور ہوئے شہر تلک انہیں
 ہوا جبکہ میدان میں حکم کیا
 ہزاروں کے قتل ترکاں ہیں
 ہوا شاہ کاؤس کے قتل پ
 لے کرنے چون بند گان کری
 کہ تھا ہر مکان درویا قوت کا
 سر انجام کرتے تھے شاہ کا

<p>و لیکن یہ تنگ گئے تھے تمام پھر اطمینان سے سنبھلے تھے دیو وے حیف ہے کہ راز نکال اگر تو ہو عازم سوا آسمان یہ کہنے لگا اس پیر تاجور</p>	<p>وہ ناچار اس فکر میں تھے دلم کیا میں ہر پیش کیاں نہ دیو نہیں تھکوں معلوم کہ راز نکال تو ظاہر ہو گیا دست راز زمان کہ تو پہلے گامے حسن پر</p>	<p>جہان میں ہیں ہر ملک و دیو تو جو خسرو خسروان زمان نہیں تجھے ہواں چو شکار تو کم ہو گی عقل پھر شاہ کی زیادہ کروں عزت و افتخار</p>	<p>کہ شہ کو سیطرہ کیے ہلاک کی عرض سے بادشاہ چنان کواکب کی گردش کا پتہ پلک سنی بات جبے ہو گراہ کی تو میں تھکوں انعام دون شاہ</p>
<p>وہ بولا کہ تدبیر اس کی کون کیا پیش اطمینان ڈریم دیو ہے اس کی تدبیر فرمائیے بتائی ہیں اسے تدبیر یک کھلایا اطمینان گوشت شام و سحر رکھی ران بڑا لاکھ شیر پر</p>	<p>رفیق کا کوس شاہ سپر آسمان چھین و آوردن سواران چھین و آوردن سواران چھین و آوردن سواران</p>	<p>کہ نزدیک الیسیک تھی وہ نیک قوی زور و لکھ تو جان پر ایک ایک طیار پھر تخت نذر ہوا جلوہ گر خسرو نامور سو گوشت پر دوا کی پھر شیشا</p>	<p>کہ نزدیک الیسیک تھی وہ نیک قوی زور و لکھ تو جان پر ایک ایک طیار پھر تخت نذر ہوا جلوہ گر خسرو نامور سو گوشت پر دوا کی پھر شیشا</p>
<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>
<p>روانہ ہوئے تب سران سپاہ ملاست بہت کی کرافت کا ہوا تو گرفتار خوار سیار یہ سنکر شہنشاہ شہان ہوا کیا بسکہ عدل و کرم صبر شام جہان میں کوئی شاہ نہ تھی</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>
<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>
<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>	<p>کہ پیر شیشہ آس پاس تخت پر اُسے تخت کو لیک چار و عقاب نہ ہرگز رہی تاب پر و راجہ کہ کپڑے ہوئے تھا قوی تخت شب و روز رونا تھا وہ راز وزیر و ن نے القصد کی جستجو</p>

وہ لیتا ہوا پھر سرخ اسب کا
 تودہ بھی پیادہ گسا پیشوا
 ہو عواجہم ترخہ کیونکہ کیا
 جہان ہو دیوانہ ست تو انہیں
 کرم کیجیے میرے دیوانہ یہ
 یہ کتنا رسنا گروہ شادان ہوا
 پس پردہ وان رات کو ناکار
 جو دیو کی وہ دلدار تینہ روا
 کہ شاہ سمگان کی دختر ہون
 وے تیری دست دہوان ہون
 کسکے انور جنت تیرے سوا
 بجالاؤن میں شکر الطاف رب
 غرض جبکہ خوشید ہو جلوہ گر
 یہ مکروہ نصرت ہوئی کستان
 اتولا کہ پاشا اہلین و دین
 کوئی مہرہ سام نریان کا تھا
 تو یہ مہرہ تو اس کے بازو سے تاج
 تو اس کے مقابل نہ ہو بل و شیر
 جہاد سے تمہید گریان ہوئی
 جیسو و قوی بجز مانند سام
 سہ سالہ ہوا بجا کہ شیر خوار
 تھمن نے زابل سے تمہید کو
 ولکین بخت اسٹان دیوان
 یہ ہر کوئی بوجھن بیان صبح شہر
 تلو باب جیستم ہر سامان
 ہوئی مہدازان وہ تہ قتل
 کہ بیجون کسکے حضور پدر
 قرا نام سنو جو ستم چھٹے
 کہ ہے جو سب بایں غفلت کین

پیادہ بسوسے سمگان گیا
 تھمن سے جا کر آئے کنا
 یہ ستم سے نہ سچا باخ دیا
 کہ وقت ہمان کوئی بریا نہو
 ہر کجیہ بایں ہمیشہ مطرب
 سمگان کے سلطان کا مہار
 نمایان ہوئی کت بستان
 توحیران رہا ستم ناجو
 پر پھر وہ ماہ پیکر ہون مین
 قرار و محبوبیہ بیکانی ہون
 تمنا سے دل تیری بیج و سوا
 کہ واد ہوا اس مکان پر اب
 مے باپس مری درخوست
 ہو خوش بہت ستم ہیلوان
 تھمن کو دی شدہ دخترین
 سوستم آسکو آئے کیا
 اگر ہوئے دختر کو سوستم اند
 وہ ہوش سام نریان لیر
 بہت اسکی خاطر پریشان ہوئی
 رکھا شاہ نے اسکا سہرا نام
 لگا پھر میدان میں لیا ہمار
 سیاقوت تھمنی تھو اعلیٰ دو
 لکھا خاکسار ہوئی دشت بیا
 کہ تہرے پرد کا سلا کیا جوا
 مل پلٹین کر کشورستان
 تھنا کو سہ سام و نریان قتل
 کہ ہو بخا وے دونوں ملکی
 ہوا کو تو پھر غم ہلجے
 تھمن کی کھجور ہوتے کین

جو شاہ سمگان کو ہو بخا
 ترے ہم جہن فرماہو ویکوہ
 مرا ترش لائے ترے ہوان
 وہ ہوا کہ اتنا نہ گھر اسے
 رکھو جمع خاطر کہ ترش لکھا
 میا کیا شہنشاہت رہا باب
 ستم خان نام و شمشاد قد
 پہ پوچھا کہ کوئی ہو کیا ہجنام
 حرا نام تھمنی ہے اس جوان
 ہوئی والہ سکر تری خویمان
 کہ تے تعین ہون یہ حوران
 یہ سکر ترے پاس آئی دوان
 وہ چاہے جو تھمنی یاد تھے
 سحر مود شاہ کو کر طلب
 ہوا اس سحر مود بکشت جان
 کہ یون کر اسے دلیر و سیمبر
 بیان دیجیے کیا اثر مہرے کا
 طالع شیر آئی کیا مہدازان
 غور فرمیں گئے جب گذر
 وہ کیا نظر و نہیں یکساں تھا
 ہوا جگہ وہ سالارہ سلیمین
 طلب کی تھی ہونا زنج سحر
 غور آن کے تھمن سے کہ روز
 کہ یون کسا مین ناگو تباہیون
 دلیران و گوان اسے زمین
 سنا جبکہ سہراب سنے تھمن
 وہ ہولی کہ سہ پر فخر مال
 سوا اسے کہ شاہ افراسیاب
 غرض ہو بہتر کہ تو نہ ہا

کہ آیا بیلان رستم نامور
 خدا ہے ہمارے تھمن کا گواہ
 سرخ اسب کا جھکے ہو پچا ہا
 نہ تندی کو اب کام فرمائیے
 سحر کے پاس آجما بیگنا
 شراب مٹھا و نقل و کباب
 پر پھر مہر کو خوشی خند
 الکی کہنے تب یون ست لافام
 ہون جوان تھمنی مردان کین
 خدا سے کیا عہد مین کہ مان
 اگر لائین ترے شکر اب یہ مان
 اگر لائے تھمنی فصل بیلان
 تھمن نے بیعجا یہ پیغام تب
 ہوئی حاوہ و بستان
 اگر تھمنے ہو کو تولد پسر
 کہ ہو پاس جسکے بفضل خدا
 سوا اسے ہو کر ہوا پھر وان
 تو پیدا ہوا ان زمین سے پسر
 رخ خوب رنگ گل الال تھا
 لگا دینے حوران شمشیر
 کہ دختر تولد ہوئی یا پسر
 لگا کینے وہ کو دک و فروز
 یہ سکر پھر نے یون کیا
 کوئی نہ ہمارا کے ہم شہین
 تو پھر یون لگا کینے وہ سلیمین
 نہ لانا یہ زخار دل میں خیال
 کیا جسکو ستم نے اکثر شراب
 لکھ باب کے نام کو آتشکار

<p>ہو مانند وہ کو دکھ اجمنہ سواران ترکان و مردان کار بھٹاؤن حق کوین تخت پر چور تم پد پو کاوین پھر ہو اگر م سہراب پھر برف مل پسند اسکو لیکن نہ آیا کوئی ہوا بچہ اسب جب روبرو سوارا سپہ جو کر تل شیر لاد</p>	<p>یہ یو لائین بات ہو پسند فرام کر و لشکر سے شمار کروں اسکو ایران کا تاجور نہ دنیا میں کوئی رہے تاجور کیا اسپ سے طلب معاذان سواری کے لائق نہ آیا کوئی تو شادان ہوا وہ تل ناچو روانہ شدن سہراب از توران بسملہ ایران</p>	<p>رکھو نہیں نہ پوشہ نام پر پھر کر مدین چون کاؤن کروں قصد پھر سوکھو فراسیا پھر پھر ہا منند ابر بہار و کیسا نہ اسے گشتہ تمام سرشت ہا منند سنجہ کما کر وہ با دپا چست شادین نہایت ہوا دل میں سرور</p>
--	--	--

برائے جنگ کی کاؤس مع ہویان و بارمان و گردن اسیر را ہارا را ہارا

<p>جو انہ دے قصد ایران کیا لگا لگے پھر یون کا بستہ یغرم ہوئے شفق تل کے تورانیان یہ سنکر چو شاد و فراسباب اکر یا نہ حکم کیہ خواہی چپہ روانہ کیا فوج کو پھر ادھر یہ افراسیاب نہ کئے لگا پیر سے پیر پیر سے پیر قوی زور سہراب ہوا دلیر کسی حیل سے کیجیو ہم ہلاک نہ دشوار سخا ایہ ان ہو پھر ساہ گران لیکہ وہ نو جوان اکھیا اکل ہوہ مقابل ہوا ایہ سہراب نہ اسے چھو کھیا کروں سر کو اب تن سے بچا دلیری سے سہراب نے بعد لان ہو مان ایک تھا گر ہم پہلان جہان میں تھا کروا فریاد کما تو مانند مردان شمشیر زن</p>	<p>میں لائی کا سامان کیا کروں شاہ کاؤس حیل زرم لگے کرنے اغوا اسے ہر زمان پھر اسے یہ پیغام بھیجا شہ کیا قصد ایران جو نوئے در کیسا آمین سر کردہ و نامور کرکھو زور و حیلان سہاب نخواست نازین ہا رہم گر یقین ہو کر سے یہ حق کویر اسے بھی ملانا نہ خون و خاک ہلاک بلا تیش آسان ہو پھر ہوا اسکو قلعہ ایران اروان سو جنگ سہراب مائل ہوا تر نام کیا جو تباہ جوان یہ لکھ کر اسے خیمہ رہا روان کر کے پہلو میں سے لگا اوہا سکی تھی کان خستہ ستان ہنہر جنگ کے یاد اسکو تمام لباس نہ ہو جس نے کر نیچ</p>	<p>زہ پوش مردان جنگ لڑا سرخت کاؤس رستم کو دون کہ ہم چا فغانی کو جان میں کہ بدخواہ میرا کی خوش شاد توین ہون فوجی جابجوان سنو عام کا اسے چھپے جان اک سہراب رستم سے وہ حق ہو کر و جہد کو کوشش یہ حق ہو نوقت و غار رستم ناچو جو کتہ ہون یہ دونوں تل سوا فتح کے اسے بید و رنج کوئی قلعہ تھاراہ میں تھوار مبارز کیا جب آستہ طلب دیلائے یا سنجہ کر ہون چہر بہت زور اسے کیا کچ سے اٹھائیں سے چکاؤن کچ سو وہ پہلوانی من ہی نظیر سنا جبکہ گرد دلاور جمیر ششابی سے ہوا دیا پیر جہا</p>
--	---	---

خروشان ہوئی جبکہ وہ سیمبر
 خوش سحراب شہزین
 سنان سے اٹھایا سے سرنگ
 سحراب سپ پڑھ کے پھر دلہا
 اسید گنڈاس پری کو گیا
 درختان ہوا چھٹی تین
 توین دن گئے کونج نہ دیکھا
 لکھی قلعہ میں جبکہ وہ نازین
 کلاس درخین رہنا نہ بیچ باب
 شتابی سے توڑا در قلعہ کو
 تو سحراب کا دل ہوا بے قرار
 کیا پیش کاوس گردون قفا
 کا قحایہ جو عمرین خود رہے
 مقابل ہوا جبکہ اسکے جمبر
 یہاں پہلوت کر کے شہر بار
 کاسے پلین ستم پہ وہاں
 عدو سوز جو تیرن تیغ و کمان
 دلیر و قوی پنجہ سحراب نام
 سحراب سے ہی پہلوان جہان
 ہوا کیونا مر کو لیکر وہاں
 یہ پوچھا کہ اسے کیوہ کرسان
 یہ دھین لگانے وہ پلین
 وہی طفل شاید کہ ہو یہ جان
 دروغ آسکی مان کیونکہ کئی
 کہو چون روان لے گیاں شہا
 یہ کہکر گیا جشن تریب جان
 نہیں اب جلازم توقع رہا
 نہیں کوئی پہونچے مرنے زو کو
 غنیمت ہو یہ صحبت ہمدگر

تو سحراب حیران رہا دیکر
 ہوئی جو نگارنی ناکل فلن
 سرخاکہ چکارہ کین سے
 ہوئی نعل مردان ہر دانا
 سرزین سے پھر ہوئی وہاں
 تو سحراب عاشق ہو چوین
 کلاس قلعہ میں ہی مرا اختیار
 پدرا اور راد سے کسے چوین
 اگر زبان تیرا موقوف وقت
 گیا قلعہ میں پھر مل نا جو
 ہوئی خاطر شفتہ پھر لختار
 کہا یوں کلاسے خسرو نامدار
 طم اچارہ سال وہ گردے
 تو وہ لیگنا کر کے وہ کین
 تو غافل ہو جلد کر فکر کار
 بل نامور کر شورستان
 جہاں گیسپے تیرا گر زگران
 زبوں سے میں پہلوان تمام
 نہیں کوئی اسکے مقابل یا
 بغیران شہ سکو ابلستان
 کہ کس شکل صورت کا جو کون
 کہ چاہی ہی طرح سنگا نین
 سے سام پہلکے یہ جہان
 بجلا کیلے مجھے کئی نہان
 حضور شہنشاہ عالی جناب
 رہے ساٹن ملک شادی
 بجلا لائے حکم شاہ جہان
 یہ یہاں کسکی مقابل ہو ہو
 کہ خاخر کار چلا آدھر

گمان لیگیا زن جیہ ماہر و
 لگی بختا جھوٹے شہر جب
 وے دخت کھینچ کر کین
 دلیری یہ آسکی جبائی نظر
 گرا خود ناک سے پھر خاکست
 کہا دلستان سے سحراب سے
 رہا اسکو سحراب نے پھر کیا
 جو کچھ ماجرا تھا کیا سبب
 ہوا جبکہ خوشید طوہ کمان
 پناہ کین مردان کا نشان
 ادھر تھا یہ ہمدوش فخر
 جوان ایک آیا ہی تو راج سے
 وے پلین سے جو ان دلیر
 کئی سامنے جبکہ گرد فرید
 یہ ستر ہوا شاہ اندو کین
 تو یار نیون کا جو پشت پناہ
 تو جلدی پہونچ کر ابلستان
 سوار توانا و پیر زور ہے
 ہوا نامہ طیار جب سر سر
 وہاں چلے کر ستم کو نامہ دیا
 وہ بولا کہ کتے میں پہلوان عالم
 تولد ہوا جو کس سے پسر
 یہ پھر سوچ کر نے لگانا مور
 تمن سے کتنے دنگا پھر گے
 وہ بولا کہ کیا اضطراب خدر
 یہ پھر کیونے رور ہستم کہا
 یہ بولا وہین رستم نامدار
 کہ او لگا جب سب کو جگہ لگا
 رہی اور دور و زبر و مہر

ہوا یا کوئی طفل پھر شش جو
 سحراب نے سحراب نے سحراب
 دوزخہ کیا نیزہ نو پس وین
 تو شتاق سحراب زود تر
 پریشان ہو سحراب سے
 کہ ہو بندے کر مائی مجھے
 وے عمد و جان محکم لب
 یہی مصلحت ہے دیکھ وہاں
 تو وار مردم نہ آئی وہاں
 ندیکھی جو وہ دختر دلبران
 او سرگردم قلعے سے ہنگ
 مشابہ ہی سام و نریان سے
 قوی باز جیت ماند شیر
 تو یہ ہی رہی فتح سے ناہید
 تمن کو نامہ لکھا پھر وین
 تو جسر گردہ سران سپاہ
 کہ آیا ہوا کہ گردنوران سے
 یہاں زور کا اسکے لکھو
 دیا کیونکہ شاہ نے ہمدگر
 و حیران ہوا جبکہ نامہ پڑھا
 کہ کر کے کھل سکے ہی شل سام
 کہ کسی حال مجھے وہ سیمبر
 کہ دختر ہوئی وان اپنی خبر
 کہ یہاں سطح حکم کہان خیر
 ذرا بادہ محل کون نوش کر
 کاسے پہلوان ہر دانا
 کہ خیر و داند کہ یہ زینبار
 رہی گاہ سحراب کا پھر نشان
 خوشی سے یہ یاد کہ شرف

<p> بودا که روز دهم جسد کر زواره جو انکاراد تصافور تو دوین وه شاننش نامور کاشا توقف ومان چون کیا بهوار پر غضب طوس پهریار تنه تیغ چشکا و منی سکاوت مجبوتا بنین کون کاوس هر مخاطب بهوار سوشه یار تو سهراب کو تنیج اب دایر کروان انش نشم کو خنجر که سر بر کھوایسته تاج شمی پذیراجو کرتا من تاج شمی یه لک و من خرس بر بهوار یه احوال کو در زسته پهر کس جو رستم کو از زده خاطر کیا توقف نکر است ثانی سجا یه ظاهر چو اور جھکو معلوم چو پشیمان بهوار خود بخود بادشاه که یه یی گرد هر یک یان خدایک لیا یل نامور سمند غنیمت کی پهر ایشان زبان پر بهولو کون پهر سخن یسنگر وین رستم پهلوان یه تندی و گرمی هر پهری ستر قرار دیر آنا بهو انا گوار بهوار رستم گردی غدر خواه کرین آج ترتیب بزم طلب و دشان بهو اجه که مضمیر دلیران ایران کو که طلب </p>	<p> کو پهر زابلک سانس بار و فر آس لیکیا ساتھ اینده و گرد بهو لیکن رستم و کیو پر مرا حکم لاشنه هرگز بهیا کیا جلد کجا انصین سکاوار خروشنده پهر بهر که چون مجبوت سر آگه کیا پیر بهو طوس یه تندی س بولایل نامور بدانش کو خسته کو خوار کر کو خست بهی لکری بهو جاور کرو ملک ایران یمن فولد یی بهو پختی زنجیر ناک کا بدنی روان سکاوار بولایل نامور وه سکر حضور شهنش کس یز نهار جھکو مناسب تھا ادلا سا تو کر کے امتن کولا کوعاری جو دانش کاوس سرونیکه عهده عذر خواه که سهراب بهو دلا و چون اتان چون بد خرا جسم کر تو هرگز نجا سکا زابلستان که اک طفل س رستم بیلین بهو آیا حضور شسته خسروان بهین جو پختی محمده پخت بهو است بهو پخت بهو اختیار که نده بهون تیرا من ک بادشاه بهر هم کرین پیش و عشرت کو رفتن کاوس شلو و رستم پهلوان غرم جنگ با سهراب </p>	<p> روان بهوار رستم پهلوان غرض بهر که منزل بخنجر که طوس شیهون سکا خنجر زبردست نھا طوس بهو بهو کر سکا رستم سرفراز یه بولا که هر کون نامور محمده خرواند یروان پاک نهو گرم مانند شعله نواب تبه کاری کی تو نیا اختیار دلیران کو دانش و نامور ولیکن اقبال یمن کس بهو پیری سزا تو سکو کیا جو از زده بهو کر کیا پهلوان که آسنه یون شاه کاوس پشیمان بهو شاه گیتی سجا بهو او ان کو در وین وین تمیز سکاوه پهلوان شهنش تو بهو و لکا از زده شسته اگر کوئی پهلوان جسکه بهین که پشت و ناهه دلیران جو تو و گرنه بهون گرجان تو لیر یه تانک بهر اسان ویرسان امضا تخت شسته شاه عظیم کو بلا یاتھے اسلیه منج یان بهو او جو از زده اکثر دول جو کچھ حکم بهو سولا وین بجا سوجان س لیکر سپاه کر </p>	<p> کی ساتھ سکا بهو کران کیا پیش کاوس جب پهلوان که نو نو نو نو دار بهو پهناب کیا رستم نامور س خنجر کیا لایعش ما تده اپنا دراز جو کچھ که کھینچه محمده لکری منین جو کسید کا خرواف با که چنگاهه جو شها بهو غضب تو شاهی کی لاق یمن بهو یه کشته تھے محمده بصدا زرو که جز بندگی که اراده تنق بجای رو تو سکو چو کس تو سیدل بهو وین بهو که یک کیا اس شسته نامور لکا کشته کو در زسته یون کلا تنق سجا کر کیا پهر بیان جو آسنه زبان بهر که بهو تبهو سکا بهو یانان سر لک کوئی کو آسنه قوی ترین لکمدار اعلیم ایران بهو تو دلیری کرین آگه مانند شیر که به جنگیان سکر یزان بهو که بهو کرای رستم نام جو که بهون چار و پنج بهو پهلوان تو بهون پشیمان بهو او چهل خنجر شسته ارشاد یمن کیا سو و شمر که بهو بهو یون تو کاوس سلطان اف تو کچھ یه بولا که تان بهو رستم که م </p>
---	--	--	--

<p>مل پلٹیں باسہا گر ان جو ہونچا وہ نزدیک حق میں جو سہراب نے قلعہ کی سنگا جو کثرت فوج آئی فطر کسپی پھر سراپردہ پیش حصار نظر سے وہ مردم کے ہونچا مہیا جو بزم نشاط و طرب اشاد و مین اور اسکے آروہ ایک و ان سچر ستم نامور کوئی ویکنے کو لایا جکھا نمودہ جی دکھا گیا اب جان بچوڑوں سحر زندہ کاوٹ کو یہ کہتا تھا اسے بادشاہ جان تکلف نہیں اس میں کچھ نہ ہا سنی اور دلی ہی بہت زہم ہا سربسج نہ جہاں تاب نے جب آراستہ اپنا لشکر کیا کہ تم بھی نہ تاخیر کو لاہ دو تو بخشوں رہائی تجھے بندت بجیر اور سہراب مل پھر مین یکس کا جہل دی بنا جھلک سورست کس کا جو نیمہ کہا وہ بولا کہ گورز جنگ آزما کٹرا جو حمان کا وانی دشمن اگر ہر تما واقعہ دلاور مجیر سنے نام رستم کا اور ناگمان یہی مصلحت ہو کہ اب زہرا کہ ہوا فرشاہ کاوٹس کے کہا دل میں اسے کوئی نہ ہا</p>	<p>ہوا اسے سہراب اسے وہاں تو لشکر ہوا و ان قامت کون تو دیکھا کہ کجیر ان یہ سیاہ تو ہوا کہ بوشل اور کئے شہر بفرمان سہراب مالی تبار لگا کرنے احوال دریاہاں خوشی سے سے محل پیشہ ہا لگا پوچھنے یوں کہ یوں تو اور اک شخص ناگاہ آیا دھر تو زندہ کا و ان شہر پائیش خبر لیا کہ آن کرے گمان ملاوٹن نہ خاک خون طوٹن کروں کیا میں سہراب کا پائین بیمینہ ہر شکل سام سولہ داستان جس بق سہراب نشان رستم از بجیر وہ و مان و بار مان و نیافتن سراغ</p>	<p>چہا گرو لشکر سے خند زوڑا کیا پھر وہاں شاہ کاوٹس کی یہ ہوا کہ کئے لگا دیکھ تو یہ سہراب بولا ہلاسان نہو ایک اس سراپردہ مین لاک کو جو دیکھا تو سہراب کو تخت پہ کوئی بزم مین زندہ تھا پہلو تمہن نے اک مشت مار بخت جو دیکھا تو آفا کہ آج جان یہ سہراب کو گونے کئے لگا عوض زندہ کا محمد چا کو زمان یہ تھا سہراب کی سخن جوان قوی پہلے زوڑ و مند یہ چاہے جو چرخ فیروزہ نگ</p>	<p>نہاں ہو گیا ہر گیتی فروز کئے گویو کو دلاوٹوس بھی کہ کچھ کسند ر شکر جنگ جو کروں قتل ان دم من فوج کو خبر کے لیے رستم نامو چہ راستہ کی کسے سب نامو پہی اس کسے نظر ناگمان قوتہ ہوا زندہ خفتہ بخت کہ ہرگز نہیں اسے قاب جان کوئی آکے جاسوس کاوٹس کا کروں ایک لشکر کو میں غوغا ادھر شام سے رستم پلٹیں قہا سکا جی ماند نخل بلند پہرا و سپہ مین ہر جو جنگ براب سے سہراب کی دم کی دم ایا جبکہ جلوہ بہر سہراب نے یہ ہوا کہ سے اور بار مان لگا کہا کر کے راست تو مجھے اب سلا کیلے کوئی بولے دروغ پائے سراپردہ گردون ظہیر یہ چہ شاہ کاوٹس کی بارگاہ یہ کس کا جی جھکو بتا بیک سراپردہ سبز کک جی و ان رکھا کک سراپردہ من تختہ سباد اکین ترک جنگ آزما قیامت ہو بہر پھر جو زمین سپہ لیکے سیجا جو اک پلو ان کہا نام اس کا مین جانتا کھلا ہر لکے گئے اور اب</p>
<p>کر و اپنی آراستہ فوج کو وہ بولا وین اس نو مست کئے وانی بلا سے صحن کہ تھی مین جسکے بہت دہو وہ بولا کہ یہ نیمہ جی طوس کا اندو اندی جو نیمہ سب کا اگر یک قلم سرخ وز دوش اگر ہر نیمہ رستم شہر گہ کوسے جنگ و پرتاش جا کو ند تلو ان نام یل نا دار یہ اسکا سراپردہ سبز ہے بتایا تھا رستم کچھ کچھ نشان</p>	<p>بجیر دلاور کو کر کے طلب دروغ آگے مردم کے پیچ یہ سہراب کئے لگا سے بجیر وہ بولا کہ اسے گرد با عزو جا ایک پھر سراپردہ دلاورنگ کہا پھر سہراب نے ہلاوٹا سلا کسے جن تخت کاوٹس کا وے دل مین اندیشہ سنگا وہ غافل ہوا اور کچھ نہ ہا کہا یوں کہ خاقان جو کچھ بیان وہ بولا کہ اسے گرد کا نام کیا وہ سب دیکھتا ہوں کو عجیب</p>	<p>بجیر دلاور کو کر کے طلب دروغ آگے مردم کے پیچ یہ سہراب کئے لگا سے بجیر وہ بولا کہ اسے گرد با عزو جا ایک پھر سراپردہ دلاورنگ کہا پھر سہراب نے ہلاوٹا سلا کسے جن تخت کاوٹس کا وے دل مین اندیشہ سنگا وہ غافل ہوا اور کچھ نہ ہا کہا یوں کہ خاقان جو کچھ بیان وہ بولا کہ اسے گرد کا نام کیا وہ سب دیکھتا ہوں کو عجیب</p>	<p>کہا کر کے راست تو مجھے اب سلا کیلے کوئی بولے دروغ پائے سراپردہ گردون ظہیر یہ چہ شاہ کاوٹس کی بارگاہ یہ کس کا جی جھکو بتا بیک سراپردہ سبز کک جی و ان رکھا کک سراپردہ من تختہ سباد اکین ترک جنگ آزما قیامت ہو بہر پھر جو زمین سپہ لیکے سیجا جو اک پلو ان کہا نام اس کا مین جانتا کھلا ہر لکے گئے اور اب</p>

کہا پھر ذرا غور سے رنگاہ
 کہیں نامور کی جیہ یاد گاہ
 کہا پھر پیراب نے کی کہان
 سراپردہ رستم پہلوان
 کہا پھر یہ آئے رہ طعنے
 کہ تیرا نشان تہمتن مجھے
 جہاں سے اُسکو دیا پھر وہی
 جو پہلے کہا تھا کہا پھر وہی
 اگر جان کی خیر چاہے تو
 تو کہ راستی اب مرے نزدیک
 کروں ورنہ تن سے ترا حیل
 کروں قید ہستی کی جھلکوں کا
 کہ کیا جو یہ تندی و تیر غضب
 عبت جو مرے ساتھ ہو کہینہ
 ہی جبین تو بہا نہ ہی کیا
 مرے تن سے کر شوقیہ جو
 تن اُسکا ہو کُٹل تناؤ و تیر
 زبردست و چست توانا و تیر
 کہا سنے سہرا ہے اے جو
 کہ تیرا کار نہ زبیا نشان
 ہوا تیر وہ لیل و جوان
 لیا تیر وہ گر ز تیغ و تیر بیک
 عویض زندہ کے رات کہا تیر
 اگر اس نام او رخت بھی نہ
 یہ کمر لگا کھینچنے انتظار
 کوئی جب نہ اُسکا ہو ہم جو
 چورانا جو دل رزم سے جو
 کوئی جلد رستم سے جا کر کو
 دو ان طوس پیش تہمتن گیا
 کوئی اور جا کر سو زرم گاہ
 و سہ طوس جب کیا یہ پان
 یہ سہراب بولالہ لشکر ہے ہم
 تو سہراب نے یون کہا آجوں
 یہ سنکر وہین رستم نامدار
 وہ مین ہون دلا ویران مجو
 وہ کہنے لگا سنکے ہم تیر
 یہ سنکر سے باس ز فغان ہوئی
 ہوا رستم کوئی نغان کارگر
 ہم غریب و غریب ہی سید رخ
 شکستہ ہوئی آخر کار تیغ

ہی آئے سہرا ہے پھر کہا
 یہ سنکر دیا آئے پنج وین
 تو ہو قیدتے تاکہ جلدی ما
 ہو پھر وہ تیرا و کہا تیر
 تہمتن کا خیمہ بھی ہو گا کمر
 کیا آئے پھر اس کا کھانہ
 تہمتن کی جھلکوں کا کہین
 یہ کمر لگا کہنے پھر یون تیر
 ہر بران و دیوان کی لنگ
 جہاں مین ملے یہی جلد و تیر
 بلندی سے آئے فرو تیر
 جہد و طلب مین شلو کاوس
 سواران ایران کو مید تیر
 سوارا سنے ہو حریف جنگ
 ولیکن نہ کھلا کوئی نامور
 کہ شاہ ہو کو غیرت فرما تیر
 یہ آواز کاوس نے دی یون
 جو اس گرد سے بجا ہو کو تیر
 کیا تھا یہ رستم نے آسم تیر
 مبادا جو سہرا و تیر یون
 پس کر زرخش بر بہرہ
 کہا یون تہمتن نے چھا یلو
 جو مجھے مقابل ہو مید تیر
 نہ سختی اب بچنے کا و تیر
 کیا کہ یہ کمر پیر کا کمر
 وہ بولالہ ز نہار رستم تیر
 ہو سہرے لیک نہ تیر تیر
 ولیکن و تیر کھینچ تیر
 لیا با تہمتن پھر تیر دران

کہ خیمہ ہی چہین کے گرد کا
 کروہ و بلستان سے کیا یون
 کروں تیر پھر و تیر طعنے
 نہیں تیر تیر بات کو دلیہ
 تو ز نہار اب مجھے نہان تیر
 وہ لیا زبیا نہر کھانا صاف
 تو کہنے ہی کہو سہرے تیغ کہین
 کہ رستم ہی مرد و شجاع و دلیہ
 مقابل نہوا کے ہنگام تیر
 کہ رستم کو تہمتن مین ماندہ
 زہرہ او رخت کی کیا زیب
 او جہاں کے سہرا ہے یون کہا
 تیغ کھینچ یون الکان مین
 نہر دازما مجھے ہو مید تیر
 کہ تھا دل مین ہر اک خوف و تیر
 نہ جنگ آورو تیرے در چاہیے
 کہ اسے نامداران ایران زمین
 ہر لٹا و غنائت ہی کی سہرا
 کہ تیر کرونگا نہ مین کارزار
 تیر مخزن نہر دازما اس مین
 کہ اسکو میدان پے کارزار
 کہے جبکہ کیسو وہ بیکار جو
 کرونگا مجھے قتل الکان تیر
 نہ جنگ آورو تیرے ہو ہر خاشاک
 نہ جاہر ہو سہرے مجھے تیغ تیر
 مین اُسکا ہون چاکر تیر
 کہی طے با ہم سلطان تیر
 کیا کرم بانہ تیر و تیر
 کہ اسقدر ہر دو جاہل

کہ خیران راہو کچھ سچ کہو
عقوبت میں ہوا ترسرا یا بدن
ذرا راست کرنے کے لیا نام
نہ زہار دیکھا ہرمان میں نہ
بہم دو میں لیٹا کیا نہ
پوکر کمر بند کر بعد از ان
تو دیتا جہل کو زمین سے ہلا
اسے چھوڑ سہراٹ بس میں
یہ ہنسکر لگا کئے سہراٹ پھر
تو کہہ جمع خاطر کو وقت بگا
تھقن اور دھرم کچھ کر تیغ نہیں
یہ رستم کے چہرہ میں آیا وہیں
شتابی کا دھوکہ موری عیان
ذرا صبر کر شہر کج اسے چوں
اسے بھی نہ تھی رزم کی تاب پھر
تھقن کو نہ لے لیا پھر طالب
اتن اسے جو تیرے ہی نہ تھے
تسلیمات دیکھ نہ لے کما
اسے سہراٹ ہر تیرے ہر دھرم
سہراٹ اور شہر تیرے ہون وقت ہم
تو مان پاتے جانے کیسویں
زوارہ سے جب کچھ چاہیں
تو بدخواہ ہر کر مجھے قہر باب
یہ ہر مان بولا کہ اسے نیکو
وہ ہانا ہوں اس میں سہراٹ
یہ سہراٹ کو سننے پاخ دیا
ولیکن یہ رستم نہیں زہار
سہراٹ تان جو ہر تو فکس
پسنگر نہ خوش بر ہوسوار

موسے آخر ترش کج سر
موسے خشک یکت کام
ولیکن نہ کینہ نہ ہوسے لم
نہ ہرگز کوئی دیو آیا نظر
دیران جنگی لگے کر نہ جنگ
لے زور کرنے وہ دونوں
ولیکن نہ سہراٹ کے ہلا
لیا ہاتھ میں گزرا نہ کین
کہ جو جنگ کی تجھ میں کیا پھر
ترے ساتھ پھر کچھ نہ تھا
شان ہوا اسو نہ کانچین
سدا داکر سہراٹ از رو کین
کہا آکے سہراٹ یون کہ
سو تو جو او میرا گزرا نہ
گیا اپنے لشکر میں سہراٹ پھر
جب آیا تو بوجھا وہ حال
مور نہیں جسے تیغ و تبر
کر کا ظفر باب ہر کچھ خدا
وے اسکو جو زور و قوت لیا
تو پھر رزم کا اسٹ لے جو نیرم
نہرا وہ جو کچھ چاہے قدرتی
وگا کہ نہ گریہ بل پلین
بداندیش مغلوب ہو قہر باب
عجب ہلوان جو مراجم نہ
مری مان نہ جو کچھ لیا
کہ رستم کو ہوں خوب چاٹنا
یقین جان تو اخیل نامد

عربی بارہ بارہ زہر یک قلب
جدا گانہ پھر دونوں نہ تھا
تھقن بھی یہ دل میں کئے لگا
پھر اتنے میں سہراٹ یون لگا
ہوسے دم میں ترش ہی نہ
کیا پیلے رستم نے زور تھا
کیا زور اسے بھی ہر چند پھر
جو مارا تھمن نے بالاسے
تھقن یہ بولا ہوا دن تمام
وہ سہراٹ پھر لگے گزرا نہ
کہوں کیا لگا لگے میں لگا
کہیں شاہ سے جاکے مورچو
تو جنگ لیرا نہ وقت نہیں
سو اسے کرب جو خواہ جنگ
وہاں کہ وہ سہراٹ جسم کی
وہ بولا کہ اسے شاہ فرخ خاصا
اثر سپہ کرنا میں زہار
شہنشاہ سے جہت نہ پلین
خدا جانے کیا پیش آو سحر
سوزال شکر کو کیسویں
عیش زاری آدہ سوز لگا
کہا کہ زاری لایو کو گار
او حرم پلین کا یہ احوال تھا
قوی بازو و سستی نہ تھا
گمان تیرے مجھے یہ مرا جو پیر
تھقن کے ہنکلی یہ زہار
وہ سمجھا کہ یہ راست تھا
جنگ رستم و سہراٹ ہر دو مورچہ آمدن رستم در کشتی

رہا پھر نہ زہار کچھ و نمین
وہ سہراٹ اور رستم نام جو
اک اس قدرت و قوت و زور لگا
کتیرہ و کمان ہو جنگ آزما
ہوا پر نہ اک تیر بھی کار گر
کہ زور کر تا کہ کوہ پر
نہ گزرا ہمار رستم نامور
تو رنجہ ہوا رستم نامور
قوی لگا ایا جو ان وقت شام
سو لشکر شاہ آیا دوان
ہزاروں سپہ قتل یہ چوں
وہ غیرت خائف کرے آپ کو
عیش جو یہ بیباکی نہ کین
تو پھر ہو مقابل کر سیدنگ
سہراٹ کو میں اپنے رستم کیا
مرا، ذلاور یہ ہر دھرم سال
مرا زور بازو و کارزار
زوارہ سے جا کر کیا یہ سخن
زہر بخت کر ہر تیرے ہر
خیال و دل میں تیرے لایو
بھلا چارہ کیا جبار و قضا
ترے ہوں کو کھین ایسڈ
او حرم کے سہراٹ جنگ لگا
یعینہ رستم کی مثال ہے
جہان پس لوان رستم نامور
وگا کہ کی صورت بھی نہ تھا
ہمارا ہوا خواہ غمخوار ہے
تو سہراٹ اور رستم پلین
لگے سوے میلان یہ کارزار

وے نرم سہراب کادل ہوا
سواغت و مہر مائل ہوا
مصحح کوئے اجل میں کیا
ارادہ لڑائی کا یا صلح کا
بہم محفل راغی خوش ہوں
یگانگے نوے طرے تین تین
تو کیسو ہوتا اور کوئی جوان
یہاں انگریز ہوستہ نہ کن
نشانی جو کچھ چاہی ہو میان
وے نام تیرا ہر جیسے نہان
تو شاید کہ جو زال زر کا پسر
دل پہلتن رستم نامر
کے تھا پہ دل میں بل پہلتن
نہیں طفل کا اعتبار سخن
بہت میں شوکیا فراتوشیب
مگر جسے گفتار مکر و فریب
جو دیکھا کہ رستم جواب گرم کہن
تو ناچار سہراب بولا وین
نہیں جانتا تھا کہ تجھ سے جوان
مرے ماتھے سے زینہ پر ہوا
کیا زور رستم فوان تھو بیشتر
لیا اگے سہراب کے کچھ پیش
جو کھینچا پھر لڑکر بند کو
تو سنبھلا نہ پھر رستم ناچو
اگر خاک پر جیب دل نامور
تو سہراب بیٹھا وہیں کی پیر
ایک سیکر رستم شمشیر سوخت ان
یہ سناروہ اسکا اٹھا سینہ سے
تو سر کو رستم اس کے تنج جدا
لہا جبکہ ہومان سے یہ ماز
نہ دیکھا تھا کہ جو فراتوشیب
ہوئی جو توفی یہ تجھے کمال
تو اُن طفل تھا تو نے کیا فریب
کیا جبکہ رستم سوخند گاہ
رہائی تری اس آیت محال
اگر شہر لڑی نہ ان ناچ گاہ
اُسے ابتدا میں تھا زور سدا
زمین پاک ہوئی تھی ہر گام پر
ہوا تھا تپ سنا کاخ تھو گدا
کچھ زور کم ہو گیا کردگار
غرض کر کے شب لڑی نہ سدا
ابو زور پیشین کا پھر خود سدا

دستان کشہ شدن سہراب رستم بروز درگرو نوحہ نمودن رستم در ماتمش

سور دیکھ قوت و زور تین
ہوا شادمان پہلوان تین
گیا شاو خرم سو زرم گاہ
ہوا جا کے سہراب کی خواہ
تو پھر آج آیا سو کارزار
خیز زبانی شاہین جان دار
وہ کرنے لگے بہر شستی ہم
ہوے مائل زور و شستی ہم

سپاس عنایات ہر کار
یہ سہراب خوف کئے لگا
تعمق یہ بولا کہ جبکہ چنان
بہم خوب نورا زانی ہوئی

بجالا کے اور خرم بر پو ہوا
کہ جنگل سے میس ہو کر دیا
تم سے ساتھ ہو گا شہزادگان
نہ سہراب کو پھر مائی ہوئی

پھر کہہ کر بند سہراب کا
ہو چکا کہ روز و راز ما
وہ خستہ ہو کر گئی کہ
تناسل کی نہ حاصل ہوئی
مراپ جھٹکے چھوڑ گیا وہ
جسٹس خستہ ہو گیا
لگا کئے اس کے گریہ کنان
یہ سہراب نے سنے پاخ دیا
دشانی تو دیکھا کہ کھڑا
وہ مہر ہو دیکھا فہرہ کر کے
پس کر کسی نے بھی مار نہیں
یہی سب ہی بہتر کہ میں مون ہلا
جیتا تھا سہراب کسل آدم
تو سچے ہی دل میں پرچہ جان
گئی وہ خستہ شاہ زمان
سوز زلمہ ہائے لاؤ خستہ
جو سہراب سے ہو چکر گویا
کے ہو فغان اور تپاب ہو
آتش کرستم نامور
ہوا تھ سے میرے استم
یہ لکروہن کہین خنجر لیا
زوارہ نے بارہ گریاں کیا
بکرے ہرے ختم کاری لگا
چمچہ بخت سے بار بار
مقابل مرے جبکہ رستم ہوا
کوئی کیا کہے کسا ہی اختیار
یہ احوال سنکر ہوئے نوحہ گر
ہو سہراب دھستے پھر کہا
بھل تکوین نے کیا اپنا خون

زمین سے لیا پلین نے اٹھا
جو پھر کھڑا ہو کر ہے گیا
یہ بولا کہ تے بخت میرا
ہلک عدم جان و حمل ہوئی
کر لگا ہلاک انکر اس جوان
تو غلین ہوا رستم پلین
ترسے اس رستم کا کیا تھا
کہ صدیعت سے گرد کشو رشا
کہ مرہاج بازو پھر بندھا
تو رستم نے پھر شور و فلک کیا
نہیں یہ ہوا جو ہر کہ نہیں
کروں اپنے سینے کو خنجر چا
اوہ رستم گرد تھا نو حکم
کہ تھہ ہوا رستم پہلوان
کہ رستم سے خالی ہوا جان
مہا دیو کہ تھہ رستم اگر
نہیں تاب کھتی یہ ہر سیاہ
بڑھتا پڑا وہ ان ہی سہراب
لے پوچھنے سب کہ کیا ہو
رہیگا قیامت تلک یا دم
کہ تن سے کرے اپنی گوج
غم و درد سے شور و فغان کیا
نہیں کہ ہو سہراب کی تنگ
جو پوچھا تو پوشیدہ آئے
تو پلین حال اس سے چم ہوا
نہیں چارہ تقدیر سے زینار
زوارہ اوہ رستم آدم
کسی کو نہیں اس جہانے بقا
وہ التماس میں کہتا یہوں

چل کر زمین سے پھر وہیں
غرض کہین خنجر آبدار
برمان میں بجا تو یہ تھی مراد
جو دریا میں لب ہو مسکرت
کہا نام کیا آئے تیلن کہا
پڑا ہوس کے میوشن میں کپڑا
کہ میں تھا سیرت رستم ہوئی
بہت گرم الفت مراد ہوا
نہیں خنجر کو سب لاف تھے
یہ بولا کہ اس جان میں لگنا
خنجر لگا زہار جھکویہ غم
یہ سہراب بولا کہ کیا فائدہ
جو دیکھا کہ خنجر ل ناچار
وہ میں آگے کتے کتے کیا
کہا علم شہ نے کہ یکا رکی
تو کیا دے تدبیر کیا وریان
سواران لشکر کے جب آدم
یہ جانا کہ خمی میں دونوں جوان
نزدہ پارہ اور چاک کر پیرن
مری روئے سر پر چکا خاک
بکڑ کر شابی سے رستم کا تھ
کہا پھر یہ سہراب کیا حال
میل پلین کے سراپا نشان
مجھے نام رستم بتایا نہیں
کہا آئے بھی نام اپنا نہان
پس کی اجل بابک ہاتھ تھی
لے کوئے نہیہ و مردمان
نہ تم گریہ و ناله اٹھا کرو
کہ زہا لب رستم ارجمند

سر سیدہ بیٹھوہ از رو کہین
کہا سیدہ و دل کو اسے نگار
کہ دیدار سے پاک ہو زمین شلو
وہا جاسے آلا کسین برین
کہ ہر نام رستم مرے باب کا
جب آیا زہا ہوش تب نا کر
جہان جسکی آنکھوں میں ہو گیا
فصلے نوادہ مرے نہ نابل ہوا
جو کہو ہوں نہ اوڑ گھٹاؤں گھر
تو شہ ہوا یا تھ سے میرا آہ
رہو لگا کر قنار رخ و الم
نہیں چارہ زہا پیش قضا
کہا عروت دیر سے ہے سوا
اتھا ایک لشکر میں شور و خروش
اوہ رستم و دریا کے اب باہری
کہا میں اب کوئی ہوں
تو دیکھا کہ رستم بٹا خاک پر
انکھ رستم کاری ہو نا توان
لگا کتے ہوں رستم پلین
پس کہ کیا میں ناحق ہلاک
لے روئے گردان فرخ حفا
وہ بولا کہ پھر جھکویہ کمال
مری مات مجھے سے تھے فغان
رکھا ہائے غافل تپا نہیں
کہا میرے آگے نہ ہو زہا جان
ازل سے یہ شہری ہوئی باج
کہا دیدہ ترے دریا روان
ذرا صبر کو دل میں لے دو
نہ پوچھا و لشکر کو میر گزند

<p>مری جاگانی وہ میدان ہے تلطف مدام آشکار کرے کہ جاگر حضور شہ ناجو ہوا نوشدار و کا وہ خواشکار توانا وز زور آور و چاق و چست زبان پر چو آیا وہ مہم کما اسے قید کوئی نہ یان کر سکا جہان میں تو مرد جہان دیدہ رستہ بھر یہ اورنگ افشکار بیان کیا کرون تجھے بجا آشکار برآمد جوان یہ پوچھی خبر کیا نقش پراسکی زاری کیا جہان میں بجلا قتل کس کی کیا کیا سوئے خیمہ دل نا مجھو نزدیشان و گریان مار کمان وے کچھ نہیں چارہ کے نیکو شکسبانی و صبر در کار ہے کہ تر کو نہ کچھ نہ لشکر کشی نہو وے برا گندہ سکی سپاہ تو میرے بھی دل کو ہوا درختم کہ زمین نہ زہار لشکر کشی کیا آب حیون سے ہوا نلند</p>	<p>کہ مولد مر ملک تو لان ہے پدر بعد میرے ملا کرے کما پھر یہ رستم نے گوزدو وہن آسے پیش نہ نامدار کہ جس سے ہوا ہر پچر ندرست کہ کیا کیا مجھے نالام غم کیا سغنیائے دشوار کو کیا سجھ اپنے دل میں کہ نصیب ہے جب سے دلا بھون دو پلان کہا یوں کہ خوش بد شہر پار محل میں تھا آدم غلہ طور ہوا سنے رستم پیادہ دون جگہ گوشہ کو اپنے پیہ سوا غرض رکھیا تابوت میں تو ہوے اسے تا مہن جہان کہا سخت ماتم ہوا زور و زور مجھ اب تو دانا و ہنس کار وے یہ وصیت ہے ہر پار کہ بو نمان کی حرمت کو تو مچا ہوا اب جو تھک پوچھ و نام کہین تجھے کو نکل بستی زوارہ گیا ساتھ جب بغیر</p>	<p>نہ کھینچ سو ملک تو لان سپہ مراعات کرتا میں شام و صبح تہنق نے یکدم پذیر کیا کڑاں سے چارہ ہو سہراب کا مہیا جو وہ نوشدار و یہان کچھ بیا درستم کی اس روز بنا رہ و زور دی ہاتھ سے سب سنی خوب تو نے وہ وقت بھر کہ رستم کو دن تخت تاج شہی ایا پھر وہ پیش بل سلیق کیا آپ پیش شہ ارجمند نشان مٹ گیا نام آخر ہوا مرے ہاتھ وہ جب میں کر نظام جو کچھ وہ کے سونہ بچا لے جلا کر کیا خاک ہر سہراب جو دیکھا تو وہ عزت بچوس کوئی ویر سکا کوئی زور تر ہوا سو ہوا کچھ نہیں انتقاد یہ طعنت و کرم کا ہوا یڈا یہ سکر لگا کئے یون شہ پار مجھے پاشل طریقہ پسیلیق کہ حیون ملک ساتھ ہوا کیا</p>	<p>نہو جا کے ترکوں پہ کھینچ خواہ اگر زندہ رہتا تو سہراب پر جگر خستہ سے جو کہ سدھم کیا جو بی خاص تر نوشدار و لودہ لگا کئے سکر یہ شاہ جہان پر اس پہر و شبہ صفات کیا سر کشی سے نہ پاس ادب سوا اسے سہراب کی گفتگو کے تھا وہ مردم سے ہر وہی سننا جگہ گوزدے سے سخن تہنق یہ سکر ہوا درد مند کہ سہراب کا کام آخر ہوا فغان کر کے گفتا تھا بیدم سے جبکہ مان سکی تب کیلے وہ خیمہ اور اسباب تھا جسد کیا شاہ کا وں رستم کے پاس ہر اک کو تا آخری رکبدر کیا عرض رستم نے اتنا جاہل یہی عرض کرتا ہوں اب بیا کہ زخصت سکو بغزو و قار پذیرا کیا میں نے تیرا سخن زوارہ سے رستم پہر یون کیا</p>
--	--	--	---

معاودت کاؤس بایران وقتن رستم ہا تابوت سہراب طرف بدستان و آمدن تھینہ

<p>ایا ہو کے زخصت سو سہراب ہوا ساتھ تابوت کے وہ وقت ہوئی دیکھ تابوت کو نوہ گر دل پر ہو برنا ہوا درناک کری ملک میں مادل سوختہ</p>	<p>یل نامور رستم پہلوان سیہ پوش نزل پوچھی وہان دور و دایہ رستم کی آن کیا دغمن پھولا شہ زرنار کہ آتش و جن کو کہ افروختہ</p>	<p>روانہ ہوا شاہ گیتی پتہ پراگندہ دل شہر میں جب گیا قیامت تھی پراچیز فلک غضبناک ایک سو زرنار ہوا تو تمینہ تو غم ہوا استدر</p>	<p>باقابل و دولت سو تخت گاہ غرض لیکے تابوت سہراب کا خروشان و گریان کے لنگر کہ ہر پا وہان شور و جھنجھٹا گئی جب یہ سوئے سمن گان</p>
--	--	---	---

کیا کھینچ کر دم کے پھر دھڑکا گلی بآپ سے گئے اسی ناخو کہا آئے احو خستہ را نین	و کین بل سر بس چو سر کیا قتل رستم کے سہر کبا سپاہی رستم کے ہم نہیں	تن نازنین بھی ہوا دغ و غوغا سو سیستان کینج جلدی سپاہ دیا شاہ نے جب سے یہ جواب
گلی بآپ تھیندے لیسر سپاہ تھن سے جاکر نوک پہ سخن رکے جو ہی دلیں بغم خرم	سو سیستان بادل کی چوہ کہ تھیندے آپ ہو چکی اسے یلین کرسے سر کو تیر سے قلاو قلاو خرم	قرب آگلا سے کہ پہلوان وہ لائی جو ساتھ اپنے فوج گرا فرستادہ پیش تھن کیا
یہ سنکر سراسر رستم ہوا سرا ہر دین آگے ہوئے چپ کہا مال نے سوئے خانہ چلو	پشیمان بست لیں آگے ہوا انکل آئی تھیندے دینے تب شہستان کو بیک گشتان کرو	وین ساتھ زان رو دایہ کو انگلے وین ہوئے ہمد گلی کئے تھیندے اسے نیکر
مرے آگے رستم کو لاؤ شاہ گیا پیش تھیندے جب پہلوان پڑا تھہر آگلا لالائے	کیا جینے یوں اپنے گھر کو شاہ تو کھینچ آئے پھر خیر جان یہ تھیندے سے پھر کہا زانے	مین پوچھوں بوس لای کی جو یہ چاہا کہ رستم کا چپے شک کہ تقدیر پر کچھ نہیں اختیار
عدم سے جو پھر تا ہو سہراب کا گیا لیکے تھیندے کو اپنے گھر	تو کر رستم و زال کا سر جدا	غرض خوب سمجھ کے وہ ملک

رفتن تھیندے پشستان رستم پہلوان پھینم زان زرو حاملہ شہر شہر

رستم و بعد انقضای مدت نہ ماہ مولادت فرامرز و جان بختی سپردن

تھیندے اور رستم نامار ہوئی حاملہ پھر وہ رنگ فر	تھیندے بچہ و الم سلم ہوا بعد نہ ماہ پیدا پس	تھیم وان گئے رہتے لیل و نند تھن نے رکھا فرامرز نام
سپہر دایہ کو وہ دین کیا دل کا تھانہ لالان فرخ و بچہ	اگا پر دینے مانے وہ ملقا گئے آہ کرنی بھی گا ہر فنقا	تھیم وان گئے رہتے لیل و نند تھن نے رکھا فرامرز نام
نغم سے روائی ہوئی زینہار	وہ دے شیعہ مال اپنی انجام	تھیم وان گئے رہتے لیل و نند تھن نے رکھا فرامرز نام

داستان تولد شہدین ملکہ و سیاوش از بطن خنجر شاہ بلغار و برائے تعلیم و تربیت ہمراہ رستم رفتن

کوئی دینے خرم و دلکش چری ناگمان ایک خنجر نظر	کہ نزدیک دیکھا چون کتا پری پیکر و ہوش و جسم	بہم طوس اور گرجی سوا رستم رستم آن کے تھیم وان
یہ بچہ جادوئی اے مسلط اگر شہید کا جہان میں بام	تو جو کون تیری حقیقت کیا وہ نسل فرید و جہان	کہ دختر مومن من شاہ بلغار ولیکن یہ بچہ تھیم وان
کہ دوران نین کا جو بادشاہ کہ مین نے سنا شہر ہو چکا	دشمن لاؤ رضا و نہ ماہ نہ خنجر و خنجر و خنجر	نہ زہار بھائی مجھے یہ صلح تو بس صاف دکھا چکا

خفا ہو کے تب شہنشاہ ماجھے گداز آب جیو کج آئی ادر پیادہ ہوئی چند فرسخ روان ہوئے نو ہنگار بت سیمبر بے حکم دے خسرو ناجو کسی نہ از نمارشہ فدیا کے نو مینہ جب اسپ گزیر کے شاہ اسکے پریشان بین ولیکن دل شاہ تھا پھل است از بلستان میں لہجہ بین ہنر پروران کے حوالے کیا سیاوش جہان میں ہوا بے نظیر مجھے یہ تمنایو شام و سحر کیا عرض شہزادے یون کہ	نہ ہرگز ہوا یگولہ اس مجھے کیا سب پر ماندگی نے اثر ہوئی آگ اس وقت میں زبان لگے کہ نے پر خاشی ہر گز وہ لے شوق سے اس پیر کو پیر پھرہ کو پاس اپنے رکھا تو پیدا ہوا پور رشک قدم ہوا اسے گلین خداوند تخت تھما تربیت کا لچرے نیال ہنر کے شانہ سکھارون بین ہوئے پھر وہ مصروف صبح و صا ہنرمند دانا شجاع و دلیر کہ حاصل کروں پامبوس پیر ردان ہو جیسے باشتاد و طرب	اکھل کر سے اور اسپ ہوا غرض جبکہ رفتار سے رکھا وہ دونوں جوان اسپ لے کر بہم بعد پر خاشی پایا قرار کے لیے جب پیشکش وں شاہ بندھا عقد باہم بائیں بین نظر کے طالع میں شہزادہ سیاوش کے نام شہزاد کا کئی ان دنوں رسم کیا وہاں کیا شاہ نے سکھو میں پیر طریق نہرو شکار و ادب سیاوش نے رسم کو پیر کو روز یہ سکر میاں اسباب بجاہ وہ بولا کہ تجھ میں نہیں جاؤ گا
---	--	--

باریاب شدن سیاوش بحضور پدر بحضرت رستم و پیشوا رفتن سران سپاہ

گیا ساتھ شہزادے آپ بھی بست طاعت مصروف سیر کیا حضور اپنے پیر شہنشاہ تاجیک بجاہ و چشم ہو کر پائے روان یہ کنی لگی شاہ کا وں سے جہاندار بولا کہ بتر جی پر سیاوش پادشہ تھی و تو بین ہوئی گرم ہوا سے پیر پیری انھیں دیاں طلب کیا تخت خداوند بخت و دہیم کا یہ دہتر جو حاضرین تیرے حضور رہا سب غاموش وہ نامدار پیدا کر جو ہر شفقت کرے	حضور شہنشاہ با صد خوشی سیاوش کی خاطر خوش ہو گیا رکھا اسکو مشغول کسب و کمال سیاوش کے علمانی وہاں کے شاہ پیر آرزو جی مجھے سیاوش کو راضی کر دے مہر سیاوش گیا جیسا کہ تیرے بین وہ سمجھا کہ جلال و امدادی سیاوش سے سوداہ کہنے لگی شہنشاہ ہر وقت تعلیم کا کہ جس میں ہر شہنشاہان و نور یہ پاسبان شہر سے زیندار تعب و تپ کر عداوت کرے	اُسے لیکے پیشوا کے سب ہنر پر جب سے ہوئی آگئی یہ دل چاہے تھا پیر نہر کا کہ اتنے میں سودا پیر حسین سیاوش کو ایک دختر خاندان طلب سے شہزاد کو کیا کہ پیر کے خوش میں خوشی کئی دختر خاندان نہر حسین ہوا سودا کہ یہ مجھ کو میان پر شکرتنا ہوئی ہے مجھے تو ان میں سے کہ لگے اب بول کیا یہ بھی اندیشہ دل میں سوا سیکہ کہتے میں سب کو	ہو کر کھل کر قریں طرب پور ستم کو جی آفرین خوب کی کہ ملک سکھو دے مامور انہر کا جہاندار کی زوجہ اولین اُسے کھنڈا ساتھ اس کے کرون تو پیر سے لیکر اجازت گیا ایسے اسکو سے کئی ذوق سے کہ سب نسل سے بادشاہوں کے تسے تم سے اک پیر اجران کہ وہ میری دختر ہے بولیں تو اسے مل تاکہ جو جو حاصل کہ یہ ان تحقیق مری کہ نہر میں جہاندار سب بھڑ بھڑا
---	---	---	--

وہ کشتی تھی جس کو لائی نہ رہا
کیا سب کو نصرت امیلی رہی
تو بڑا لاشا بی سے ایک مہر دل
سپاہ جہاندار کا موس کے
جہ کا شے ہوئے سر کو وہ نامدار
یہ سوچا ملک زادہ نامور
نہ کیسا کوئی چاہہ خیر القیاد
ولیکن نہ کہ اور کچھ آرزو
کیا اسکو نصرت بلطف تیر
ہو اشا و دخرم شہ ذوالکرام
زر کو ہر نعمت بیکران
یہ سب نعمت و دخر شکاہ
کیا جہکے اسے شاہ شہزادین
وہ لائی زبانہ ستمنا دوش
تو محبوب ہو مجھے لاشا دکر
تو ہر بانو سے شاہ نشو و شا
کیا شاہزادے نے انکی جب
سیاوش ہائے شہدایان ہوا
غرض خندہ اکی سنے بر کیا
خلا شدہ ناخن سے رخ کو گیا
یہ ستر گیس خسرو نامور
کہ شاہا سیاوش نے بان کے
بدشعوری آس رہی میں
کیا یوں کہ اب لڑ کر آشکار
یہ بولی وہ سودایہ حبید کر
مہر نمی پوشاک سودا کی
اگرچہ یہ منظور تھا کینچ تیغ
مبادا کہ میرا کس کو تیر
شہستان میں کون کوئی مانزین

یو لکھ لیل بہر تہا خیر بیان
سیاوش سے پھر یہ حکایت کی
کہ حاصل مجھے ہو آرام دل
سر اسر سے ملایں حکم سے
یہ چاہے تھارے والے باہر وار
کہ تندی کو تھی کروان کواکر
بنیچار بولا وہ فرخ نباد
ادب یہ تیرو مجھ کو مادر پری نو
کیا پھر کاوس سے وقت شب
دیا آسنا و اسباب دہی تمام
تیرے واسطے شہ سے لائی بیان
تجھے دوئی اب لے میں بیاہ
سیاوش مرے پاس آتا نہیں
کیا کچھ نہیں عشق میں تیر پری
تجھے بندے تم کے آنا دکر
سبلا اسطر محبت سے کچھ خطا
وہ سودایہ فقیرہ انگیز شب
وہ دہن چھوڑا کر گریزان ہوا
کہ اکبار کی شور و غوغا کس
پریشان کیے بال سرتابیہا
یہ احوال سودایہ کا دیکر
بیچارہ تجھے زور پر غور سے
مرانا کس صبا کائنات دامن رہا
نہ کہنا بجز راستی زینہار
کہ باطل ہی گفتار یہ سر بسر
سیاوش کا کام تھا بوسے تھی
کرسے سر کو اس کے جلا بدیع
غلط ملک میں لگا وہ بدعا
تھی سب سودایہ جہیزین

وہ بھی کلاب سکھ و حجاب
ہوئی منقشی بہت کمال
تجھے بعد کاوس شہرستان
فریب سے ہر چندا سکھ ویدے
اشباب تو سودایہ بنے بندے
مبادا غضبناک ہو جا یہ
سے عقد دخر تو نے کیا
سیاوش کی بات حسد کی
کہ دخر کو میری پذیر کیا
سیاوش کو پھر اسے زور دکر
سوا اسکا اسباب دہی جلا
نہ آیا وہ شہزادہ کا مکار
شہنشاہ نے اسکو تقدیر کیا
جوانی یہ میری ذرا رنگاہ
یہ سن لگا کئے وہ نامدار
یہ کتنا ہو میں تجھے اصاف
اٹھی تخت سے ہوئے شہزادین
کی کئے سودایہ کے فغان
کیا پارہ مارہ گریبان کو
کیزان بھی اس کے اسباب ہوا
لگا پوچھنے کہ حقیقت یہ کیا
کیا یہ ارادہ کہ خوف نہاک
سنا جب قصہ ہوا غضب
کیا اسے احوال سالکسان
لگا سو کئے اسے ہر ہوش کو
ہوا شاہ سودایہ ہر شکمین
ولیکن یہ اندیشہ دل میں کیا
سوا اس کے تھا مثلاً آس کا شاہ
بہت خرد تھے اس کے فرزند
ہو دینا نہیں بات کا کچھ جواب
کہ عاشق ہو میں تجھ کی مجال
کہ کوئی میں فرمانرواں جہان
سب سپہ شہزادے نے دیکھے
لیا بوسہ مجھ کی بزمین رنگ
بلا کوئی سر پر مرے لائے یہ
یہ البتہ میں نے پذیر کیا
تو سودایہ کی جمع خاطر ہوئی
ملا کو وہ نامور نے شہس
کیہ کیا چھپا کر اسے نامور
تکلف سے میں مہیا کیا
کئی پھر حضور شہ نامدار
ملا کو وہ نامدار پھر وہاں گیا
نہ نہ مقرر نہ ہارے رنگ
توقع یہ مجھے نہ کہ نہ رہا
لاس کام سے کہ مجھے نوسٹ
سیاوش کے دہن کو بچاؤں
بلا کا ترے سر پہ لائی ہوں کچھ
کیا چاک چاک اپنے دماغ
ولیکن اسے غوغا و شور و غوغا
رہ کرے اسے ظاہر کیا
کرسے میرے دامان عجمت کیا
سیاوش کو شہ نے کیا مطلب
وہ راز نہفتہ کیا سب عیان
شہ نامور خسرو نامجو
کیا خواہ اس جیلگر کو دہن
کہ پرزہ دہی باب سودایہ
کہ تھی حسن میں غیرت ہر ملامہ
غرض سبے درگزر اس کی

وہ کشتی تھی جس کو لائی نہ رہا
کیا سب کو نصرت امیلی رہی
تو بڑا لاشا بی سے ایک مہر دل
سپاہ جہاندار کا موس کے
جہ کا شے ہوئے سر کو وہ نامدار
یہ سوچا ملک زادہ نامور
نہ کیسا کوئی چاہہ خیر القیاد
ولیکن نہ کہ اور کچھ آرزو
کیا اسکو نصرت بلطف تیر
ہو اشا و دخرم شہ ذوالکرام
زر کو ہر نعمت بیکران
یہ سب نعمت و دخر شکاہ
کیا جہکے اسے شاہ شہزادین
وہ لائی زبانہ ستمنا دوش
تو محبوب ہو مجھے لاشا دکر
تو ہر بانو سے شاہ نشو و شا
کیا شاہزادے نے انکی جب
سیاوش ہائے شہدایان ہوا
غرض خندہ اکی سنے بر کیا
خلا شدہ ناخن سے رخ کو گیا
یہ ستر گیس خسرو نامور
کہ شاہا سیاوش نے بان کے
بدشعوری آس رہی میں
کیا یوں کہ اب لڑ کر آشکار
یہ بولی وہ سودایہ حبید کر
مہر نمی پوشاک سودا کی
اگرچہ یہ منظور تھا کینچ تیغ
مبادا کہ میرا کس کو تیر
شہستان میں کون کوئی مانزین

یہ سودا سے شاہ نے پھر کہا یہ سمجھی وہ دل میں وجہ کیا وہ بات سلیقہ نہ نامدار ہوئی حاکمان گمان ایک نہ حضور اپنے کر کے طلب نہ و تر شہنشاہ کاؤس نیرسان چپ کنیزان یکایک خروشان کنیزوں نے کاؤس یوں کہا وہ اگر کشتن لیکر پیش شاہ یہ بیکے سیاوش کے کین چم سے وہ فعل دیکھا سیاوش کا اب وہ بین قہقہہ باہر کیا یہ ظاہر کر دے کہ ہن چم سے کہا بعد کیفیت اب شہر یار جو آخر شہنشاہ کا ہر کیا نہیں دست گفتا نیز زینہار ربانے کاوش شاہ حمایت تو کرتا ہر شے کی اب کہا یوں کہ مری ہوئی گئے تھر اگر ہی کندگار جہا سے گا خط کیا ہوا شام خصل خداوند بخار کو یاد کر سیاوش کو شہ نے غل میں ولیکن شفاعت سیاوش کی	سیاوش کو دیکھا توجہ چو غلا نہائی در سیاوشی سے باز پدیرا لکر تاتھا کچھ زینہار ہوئی خوش وہ سنگر ظلم سخن کیا شاد دیکھتے سیم و زور سیاوش کا تو کچھ نام تب وہ سرگرم فریاد و افغان غلامی حرم جو تیر ہی شمس اگشاہ حیرت سے نہ گاہ اگر تیرا ہے کیا تھا مجھے اگر کیا کام سے کیا غضب طلب لب تلخیم کو ان کیا نہر بار پنہان سے اب و مجھے بہ تخم کیا سے نہین زینہار نوسودا سے جگہ نہ گاہ نہین گئی کجرات پر اعتبار کہ چہارہ ہوا وہ تھا بگاہ ستہم خورشید غصہ سے غضب ہوا سنگر ناچار تب شاہ و ہر وگرنہ نہ انداز دیا بیکہ نہین رستی کہ بھی ہر زینہار سیاوش گراگ میں بظفر سرو چشم بیکہ سے بوس دیا بہمانہ ہی چاہتہ کاؤس بھی	تو خاموش ہو کر ان کو نہان یہی شہ سے کہی تھی صبر اسی فکرتیں ہی وہ تیریں لگی کہنے پھر اس سے کہ نہ جو کنیزوں کو میری ہوا سہم خبر بہم خفتہ تھی لیکن رات کو ہوا سنگر بداد فرمان روا پہو سے اس سے پیادہ و جھوم جہاں میں سے پوچھا حقیقت ہم یہ سودا سے نہ گاہ شہنشاہ خاموش و چران ہوا دیکھا نہ انھیں ہر دور و ہر وہ میں طلوع بخت کو دیکھا کیا راز پنہان ناپاک نہان وہ بولی کہ اسے شاہ جو بیکہ سیاوش کو رہے دینی مرا بداد نہین از بسک سودا دیکھ کیا اور کرتا جو مجھ کو خراب یہ تھر کہ نہادہ نامدار ہوئی آتش افروز و بیکہ خدا ہی نگہبان مرا ہر زمان نہ ہوئی آست کچھ زینہار ہوا سخت سودا سے تھر سرخون گذرا نہین شاہ	نہو غوار عالم میں کر کے غفلان سیاوش کو ہوئی حقوق کسی تیر سے اسکو کچھ ہلاک اگر اس حمل کو روکے اسقاط تو کرین تاکر غوا وہ سب سرسہر وہ سودا یہ اثر سر و نا مھر یہ پوچھا کہ یہ شہر غوا ہی کیا کہا شہ نے لاؤ انھیں نہ و تر یکہ بخت نے تیر کراش کیا ہر بات کا تھکا باور تھا بہت اپنے دل میں شہ بان ہوا کہا نہ طلوع میں اس کو تھر کے نور کر کے و شام ز سحر نہان سرسہر شمس شاہ نہین نہین سے تھر نہین ہر شاہ سودا ہر قتل ہل خط شاہ مور سے یہ کہنے لگی یہ کہ کیا زینہار قاتل شاہ یہ سے آگے نہ میرا کیا اگشاہ کہنے تب شاہ سے وہ ہوا اگر ہی تھر آتشکار و نہان سلامت وہ نکلا پھر غلام کہا بونکر تاتھا کچھ ہلاک غافل سپہی رحمت کی کچھ
---	---	---	---

دستان رفتن ملزادہ سیاوش بیکہ افرا سیاب و فتح کردن بلخ

وہ سودا یہ از بسک کیش تھی خط ناک رہتا تھا وہ نامدار یہ ہوئی خبر نہین ننگمان	سیاوش کی تاخت بلخ تھی وہا مانگتا تھا بیل و نہار اگر توران سے باشکیران	ملزادہ کے قتل کا قصہ تھا کہ نا حضرت یزد و دل جلا او جہر ہوا عارم افرا سیاب	یہ تدبیر تھی اسکو صبح و سہ نشان کی کہین دیکھ مجھ کو یہ سنگر باندار عالی جناب
---	---	--	--

<p>ہر اطمینان اور کئے لگا کبھی صلح جو ہون کسی کی خبر سیاوش نے کاوش میں لگا کماٹنے جھگڑا کہاں جو یہ تاب یہ مقصود تھا کہ اس کا سہا وہ ہوا کہ اس نے کہتر ہون میں مقصود تھا کہ وہ ہر شہنشاہ کہ وہ آب تکلیف ہرگز نہ تاب انہیں انصراف کے سامان جنگ وہاں ہر جہت سے حکمران تازان نہ ہرگز ہی طاقت کا زار دل اور تھا کہ شیراز کا تھانا رہا خوب و روزگار گشت سخن گزراں پہنچا کہ گزشتہ شب کہ ہو کر وہاں بلخ سے پیشتر سران پہنچا کہ کسا سیاوش نے مرقوم نامہ کیا گزر ہوا کہ جیوں کے رسم ہو اگر وہ نہ جیوں کا آیا دم</p>	<p>اگر اسے نامہ لراں جنگ لگا یہ کہتے تھے کہ میں ہر خیال تباہ اگر اسے شاہ شامان کشوشتا جو تھمے سے خدا پیش افراست کہ دوری ہو ابھی ہر دست بہتر اور قوت میں ہر بہترین کیا بھر محنت نے یہ اتنا رہو جان بآرام عیش و طرب اگر وہ کیا شاہ نے بیدنگ سو آیا کہ کینہ خواہی دون ہوا جانے محصورا کجا کام کار ہوا وہ کہ کتا تازان شاد کام کیا فوج ایران نے لنگوٹوں کے تھے دل میں افراست گزار آب حیات سے لگ کر کہ جلدی کو مت کام فرما لکھا یہ کہ اسے شاہ کشوشتا سہما لکھان سے ہونچو تو ہرگز نہ مکر کا ارادہ مکر</p>	<p>بداندیش ترکان غوث شہار سے کھینچ کر بلخ کی بار مجھے بھیجے یہ افراست زبردست ہو کہسے وہ لکھان یہ بہتر ہیں آپ لکھ سپاہ یہ لشکر بھی اپنا جو جنگ آرا کہ ہمارے شہزادہ نامہ دار لکھا وہ اور بندہ کافی ہیں وہ شہزادہ اور ستم نامہ دار ہوئی فوج ایران جو کہ متیز یہ سکر سونچو پناہ شتاب بہر متفق ہو کہ پھر سیدنگ ہوئی زرم کی پھر نہ تاب ہوئی بلخ میں دخل شہزادہ کا سہما توراں سے ہونچو وہ تو لکھ شاہ کو نامہ لکھا کیا حکم بلخ لکھ شکست لکھا شاہ کا توسیع یہ جواب سیاوش بفرمان شاہ جہاں</p>	<p>نہیں عہدہ بیان پر سوار کروں انکھار وارہ و قتل و غار کروں جا کے اسکو تباہ و خوار قوی جنگ میں اسے سپہ سالار بداندیش سے جا کے ہوئی غور سدا فوج تو را پناہ غاب رہا مجھے کیجئے رخصت اب ہر بار یہ جنگ ترکان غوث شہار دیکھ رہی سے پو پناہ بلخ توسلانی سے یقین لکھا سید لکے داماد افراست ہوئے شاہزادے خواہان جنگ تو ناچار گر شہزادہ تازان یہ شہزادے نے پھر ارادہ کیا کہ اسے لشکر کو کس تباہ وہ کچھ لکھ جو تھے شہر پار اور اپنا ہوا بلخ میں نہ کہ جو سخت یہ کیا افراست ہوا بلخ میں پھر توقع لکھان</p>
---	---	---	---

آمدن گر شہزادہ افراست با ہلا یہ نزد سیاوش بد زخم است و آزدگی کا توسیع طلبیاش

<p>جہاں تھا سپہ سالار توران ہوا کیا خواب میں شہنشاہ افراست پہنچا کہ اسے سرور نامور یہ کہنے لگا اسے افراست نایاب ہوا ہرین ایک مار کیا مہرے لشکر لکھنے ہلاک جو کہ ایک تھار شہنشاہ کا ہوا دل لکھ کہ اس وقت دو</p>	<p>لکے جب وہ گر شہزادہ تازان تو ناگاہ آیا نظر ایک خواب نئے خواب میں آپ لکھان اگر اس وقت لکھان میں پناہ ہوا رخ سے ایران افکار لکھا ہوا کہ کو تھار و ناہ وہ بیٹھا تھا نزدیکی کا خروشان ہوا ہرین کا لکھو</p>	<p>گزارش کیا کہ اسے احوال جنگ ہوا ہوا کہ اسے گرم فوج جو کیا کہ تو خروشان ہوا کہ کشتہ میں لکھان سانچا وہین باد مرہو پناہ ہوا پھر مجھے لکھنے مردمان آنکھوں میں لکھان کے لکھنے داماد افراست</p>	<p>یہ سکر اور اسے چہرہ لکھ سنایا کہ تو گر شہزادہ تازان ہر اسان ہوا دل پہنچا مری فوج میں ہی ہوا بلخ پھر اسے ایک فوج پہنچا شہنشاہ کا توسیع یہ تھا کیا چاک پہلو مرا بد زخم کہ ہر طعن ہوئی پھر شہزادہ</p>
--	---	--	---

ندلین فرخون داندیش کر طلب آئے دشتورون کو کیا وہ ایک نے غم بجان لیا وگر خرابی ترے ہے نظر دوان بھر گیا شے داماد کیا جبکہ کر شعور نام جو سیاوش ہوا دیکھ کر شادان آٹھا دویں داماد افرا سیاب ہوا آشتی خواہ افرا سیاب وہ سخت مکاری بناد جنمیں ہم سہوہ وین ہمیں اس طرح صلح منظور ہے یہ احوال اللہ سے قاصد شہ بخار و فراخ اور جلیح ہی تمہیں نے جب کیا نام تھا کھلی کا کٹہر احوال سب آڑے ہوئے جسکے پیش ہوا کہ تیرا معاون ہے پرودگار حضور شہنشاہ جو رستم کیا یہ پھر رستم پہلوان نے کہا تمہیں نے آکر رہے ہو کہ کہا کیا کہ تامل توقع درنگ	میرے چچ ہوں غمخیز منصل کہا مگر خواب کا سہمہ دار نہ ہے بھرون کہا مبادا کہ ہو جائے نوع دگر سوا دوشہ زاوہ نام جو سیاوش آٹھا دویں تعلیم کو پھر اک بزم آما سستی دوان ہوا جاکے سرگرم آرام و خواب تعلق نے سنو دیا یہ جو بہ نہیں اس کے کچھ قول پر اعتماد رستم کردیان زمین جادوان وگر نہ رہے آشتی دوسرے روان کیا پیش افرا سیاب سمرقند و سجاول کے تھی سبھی روان نہیں شہزادہ آنگو کہ کیے تحفہ توران کا رسالہ بہت لیں سکے چرخ و چرخ خلف منہ ہوگا تو اسے شہزادہ کیا ماجر اسب بیان صلح کا کہ جو جنگ سے صلح بنی شہزادہ کہ حاضر ہو گیا میں نے خوا نہ کچھ فرما ہو جو کہ مر جنگ	یہ تعبیر اسکی تھی پسند ہوے سکے ناموش و شمشون کہ ہرگز نہ کر قصد بیکار تو پسند آئی گفتار آخر شناس فقط ناما سکے حوالے تھا وہ تحفہ دیا اور نامہ دیا ہوے محفل را رعیش خط سیاوش رستم سے بھرون کہا کہ بدخواہ عاجز نہ ہو جلیل فرستادہ کو دیکھے جو خواب تعلق کردیان کے جو کہو سوچ جبکہ کر شہزادہ کا بیان کیا شاہ توران سب کچھ قبول عزیزان و خوشیشان فرخ ناماد ہوا شاد و شہزادہ نامدار ستی تھی خبر شاہ نے پیشتر سوا اسکے آخر شناسون کی تہ ہوگی افواج افرا سیاب انکا کہنے تب بادشاہ جهان کہا شہ نے تم حذر کرتے ہو کہو روان کا طوس کوہ شتاب سیاوش کو پھر ایک نام لکھا	اگر دے ہرگز نہ خوف گویند کہ تعامل میں ہر ایک خود مکان سیاوش سے اس شاہ پر صلح جو عطائی کے نعمت سے بقیاس تحائف بھی انواع وہ لکھا کے آشتی آئے کی التی لگی انصر جب کہ نصف کے پہلوان صلحت اب جو کیا کیا آشتی کا تیل سے سوال کہ روان و خوشیشان افرا سیاب کڑے سبھی اب دست بردار ہو کیا اسے مکرور خاطر میان ہوئی آرزو سے دلی سب قبول دلیران و گردان عالی نژاد تمہیں کو بھیجا سو شہزادہ کہ بدخواہ کو خواب آیا نظر کہا شاہ کا توس سے تھایہ ہی وہ ہوگا گرفتار رخ و عذاب نہیں صلح منظور ہے پہلوان تو میں اور کو بھیجتا ہوں دھر جہاندار نے سوا افرا سیاب کہ تورانیوں کو تو بیان لکھے آ
--	--	--	--

آزردہ شدن بادشاہزادہ سیاوش از کی کاوس و فتن نرذ افرا سیاب پیش آمدن
 اتو جظیم و تواضع و دادن دختر خود و ملک بخشیدن بہ شاہزادہ سیاوش
 پڑھا شہ کا نام سیاوش خوب
 وہاں دل پریشان و اندوہ
 کہ لاؤ بجا حکم کاوس کے
 کہ دلیں میرا اسکے ہونے کو
 مری دامن جان پر دوشہزادہ
 پڑھا شہ کا نام سیاوش خوب
 وہاں دل پریشان و اندوہ
 کہ لاؤ بجا حکم کاوس کے
 کہ دلیں میرا اسکے ہونے کو
 مری دامن جان پر دوشہزادہ
 پڑھا شہ کا نام سیاوش خوب
 وہاں دل پریشان و اندوہ
 کہ لاؤ بجا حکم کاوس کے
 کہ دلیں میرا اسکے ہونے کو
 مری دامن جان پر دوشہزادہ

نظر آئے جب کہ گرج و حنرا
پس سکریت ہوئے اندو میں
سمجھائے ملاوڑ نام جو
تو بہتر پاس کے لیل و نہار
لکھا ہوں اسے خسرو نامو
مرا عہد و پیمان ہے استوار
غرض کچھ نہیں شاہ کا وس
یہ جو مجھے جہان باغ کا دیکھ
تھمارے غمخیزان و غمناک
کہ مجھ کو سمجھو چاہئے
کہ ان طوس کا تباہی و تباہی
توین نے کیا تھکوا اپنا بھرا
تو جو چاہے تھکوا وہ غلامان
یہ نام پر شاہ ہزار دی رہا
کروں غم کیا ہے یہ نہیں
ایہ جا کا تھکوا کہ لو بلاک
گیا آخر تشنہ میں یہ خاکسار
سہارن پور ان جا میں گیا
موضع جہر کے تو ہوا شنگین
جو ہی سہرے شہر اپنی وہ ہو گیا
اظہار کر کے ادا وہ خوش جاہ
یہ لکھ لکھ ادا نام دار
یہ نر و نیک شہر کے جب گیا
ایک ایک راہ سے شہر کو
سیاوش سے بولایا فریاد
سہارن پور بامین نیک
تو افسوس عار و تعظیم کی
تو ہی پور پور شہر کی قباد
میر افشار کا سامان ہوا

نہیں مصلحت یہ فرین صفا
دما شاہزادے نے بھر چھا
یہ لکھ لکھ ایک نام لکھا
غرض میرے یہی ادا ہو گیا
نہیں وہیں سرحد و پیمان کا
یہ جو قصہ اپنے برحق برین
بتا دے کئی ایسا مکان
ایہا پڑھ کے حیرت میں فریاد
وہ دوسری کینہ ہے کا وس
جو منظور لکھ تو پاس وفا
کروں بلکہ فرما میری رو
سے بعد کا وس بیدار کر
وہیں خرم توران مضمک کیا
کے ہمیں تھکوا سو دایہ نے
شاہ شفا سوئے جو کو کسا
سلامت رہا کچھ ہو گیا خیر
بجونی پیمان انشتی فرہم
بہر سخت باچار و تجور آہ
وہ نامہ سوخسرو نام جو
ترے ابلے کے جو ملے دی
وہ دریا چھوٹے سے گذرنا
آدھ شاہ اور شاہزادہ
دشمن سے نادر شہر باغ
ایسا تو نے توران کو گلستان
دفع و بر ربط و شاہ و جاہ
الکھ ادا کا پھر ہوا مع جوان
انکو دے خوش خلق کا کو
سنی جب کہ افسار طعن و فرم

سہارن پور ان کی سامان ہوا
کہ خواہ تیرا ہی فریاد
کے کہ مجھے نکل افراسیاب
سو شاہ توران روانہ کیا
کہ ہوئے اب آئے رنجو
کے کون رہ رہ رہ رہ نگاہ
کے کون دور جا کر ہوئے کچھ
کہ جا کر کونین افسانہ
لکھا اسے نامہ کا پھر جواب
وہی جنگ پر خاشاک طوس
بہو امیری خاطر یہ رہے جلا
تو اس شوق سے بیان یافتہ
کروں ملک بلان کا نا جو رہ
اور کہ نامہ کا تو کی یہ لکھا
کیا غضب تھکوا سو دایہ
وہ زمار تو نے نہ باور کیا
کیا بلخ کو فتح بان آن کر
وہ کونہ راضی ہوا جو سم
سو خانہ خصم لکھا ہوا
روان کر کے جب تو ہوا
تو کہ دیکھو اسکو تو فریب
کیا افسوس ہو افراسیاب
چاہے ہوسے دور سے دیکھ کر
بہو امیری شہر آگے نہ رہا
ہوئی ترے آنے سے روئے
میں افسوس غم کی ہر ایک
کہ مجھے یہ فریاد ہو جوان
انقلاب شفا کا قلعہ
بہو امیری شہر آگے نہ رہا

چھکارا دپ سے سرگسار
 کوئی نامدارک وہاں نہ تھا
 بہت تجھ پر مہربانی شاہ
 تو بہ کثرت لڑا سے ملکہ اودہ اب
 کہ بہت سی سے جب جاسو عدا
 جو وید نے شہر اودہ پر لگا
 اُسے وید نے بادل پر جفا
 لگا رہنے ساتھ اس کے دن رات
 فرغیش ہی وقت افرا سیاب
 سیاوش بیولا اکاب کسا
 طلب کر کے پھر مہر تاج شاہ
 عجب کیا جو کائناتی نہ تھے
 حضور سیاوش پھر آیا وین
 تری ہوا جانت لڑا سے لڑنا
 یہ بہتر ہی ہو جیو اسے نامجو
 یہ کمر خوشی سے وگڑو نہ تاج
 چوئی چاکے گلشن خورشیدان
 فرغیش کی مانج سو گیا ہے
 کیا کتھار رسم واکین سے
 کہ جبک انہیں ہو سکے انان
 سخی چیکا کاؤس نے خیر
 ہدایہ پھر ہی جدائی کا درد
 سپہدار تورانے پرخاش کا
 ہوا وہ پرستندہ عشر پار
 سیاوش ایک روز آئے سلا
 وغور محبت ہی شام و چکاہ
 بسر کیش و طرب نے شوب
 تو ہو شاہ ایران بچاہ و دم
 اتوانے خوشی سے پذیر کیا
 کیا ساتھ شہزادہ کے آتھدا
 لکڑا تھا کاؤس کو گاچر یاد
 کہ چکا نہ جسک حضور آفتاب
 دگر بار ساتھ اس کے ہون تھا
 لگا لکڑا اس وہ خوش بچاہ
 کہی بہت تر تہو تر سر مجھے
 وہ خوش خوشی سے نہا ہونا
 فرغیش کے ساتھ ہون تھا
 کہ تو شاہ کو لکان کا دماہو
 سو خاندن شاہ افرا سیاب
 ہوا اس پر ایک شادان ملان
 ہوا خواہ دختر کا سیمہ آئے
 فرغیش کو ساتھ شہزادہ کے
 سوا اس کے ہو کر بہت لکان
 کہ وہ بادشاہ زادہ نامور
 کہ ہر دم لگا کیشین آہ سرو
 ارادہ جو کاؤس کو ملین تھا

رفتن شاہ زادہ سیاوش طرف حقن و باعث ناموافقیت آب و ہوا و روانہ
 شدن طرف دریاے گنگ و طیار نہ و دان قلعہ سنگین و دیگر مکانات رنج و
 دلہند و حسد بردن گر شیوز داما افرا سیاب و ورفلا نیدنش افرا سیاب
 سیاوش ملکہ زادہ نامجو و شہ شدن سیاوش ز دست افرا سیاب
 فرغش سپہدار توران ہوا

<p>فرگیش کو لیک باغ و شان تصیر کیے مردان جا بجا لب گنگ لب جاکو چپ چپ بنایا وہاں ایک صحن صمیم ہر آن چلتے انواع نقش نگار سہمدار کاوس عالیجناب لکھی سکی صورت بخیر و ان سوا اس کے سبھا بہت ان گنج سیاوش ملکا زادہ اسو سے سہمدار توران ہوا شاد کام حضور سیاوش روانہ کر گیا سیاوش سے رکنا تھا تو چون وے کی نہ سینہ میں پوشیدہ بہت ساتھ اس کے مانا گیا تو بھر دل میں آئے سو دل تو ظاہر کیا یون کہ اسے تاجدار دماغ آسک غرت سے کہ بھر اطاعت سے تیری بیک کو کام سخنماے باطل کو افراسیاب لگا کئے یون شاہ توران زمین مناسب ہو یا اور تیرے ہے کہ دیکھا سیاوش توران دیار یہ جو معلومت شاہ شہزادہ پسنگار لگائے افراسیاب سناوش کو نامہ دیا بلکہ جب یہ سنکر وہ کو شہزادہ نہاد فریب سے سطح دیون گیا وہ خاموش رہا کچھ نہ پاسخ دیا سیاوش کو اسے دیا یہ جواب</p>	<p>گیا اسے شہر غنم شادمان کہ ہووے جہان خورک بجا ملکا زادہ کو آکے دی آکھی حضور اس کے تھا ایسے چنے بصد رنگ وان جلاہ کونج ہار پسنگار سپہدار افراسیاب ہمارہ مکان غیرت گلستان حضور ملکا زادہ بید و رنج گیا چوڑ تھا باب کے گھر اسے رکھا بھر خوشی سے فرود گاما تخائف بہت سیمیں اسے سوا یہ چاہتا کہ بخت بید و دن بظاہر تھا مداح شہزاد کا نہ آیا وہ در تک وے ایشوا زیادہ ہو نہضت کین و حسد سیاوش ستافل ہوز نہار کئی میری تعظیم اسے ذرا یہی سوچتا جو ہر صبح و شام سمجھ اور کسا بس میں پیچ فنا اکون آسکو خلع توران تیر کہ بھیجیون اسے پیش کاوس کے سب احوال با کھ ہوا شکار کہ کیسے سیاوش کو کہ کچھ کہ پیش سیاوش تو بھر چا شہ کہا نہ چکے اسے یہ با صطرب یہ سوچا کہ گریہ کرا می نزا شہزادہ نامور سے کہا قسم دیکے شہزادہ می نہ بکھا کہ ہدیگان شاہ افراسیاب</p>	<p>ہوا جگر رونق فرا سے غنم خبر دو کہ مسکن زمین بجا لڑ جاک مکان مثل تلخ چکان بنائے درون حصار بلند کیو و مرث جمشید فرخ نہاد نریمان و ہم رستم و سام زال سنی شاہ توران سے پیچو خیر پہ پیچہ گمشہر رشک چمن ہو مان و دن اسے پدا پسر او من طفل کے تھ کو خوران گیا لیکر شہزادہ نام دار کہ شہزادہ رستم اسے نشان گیا نہایت نامور وہ لیک جب بزرگی و خردی کا آوا جان وہ شخص ہو نامہ کا لیکر جواب نہیں وہ سیاوش جو تھا بہتر فرا ہم بہت کی اسے سیاہ کہ ملک توران میں ہوا پنا وہ میں اپنے دلین یہ لایا پنا پنہ جو کوئی لاوے اپنے حضور سنی جب یہ گفتا افراسیاب یقین ہو کر رستم کو لا کومان ہمانے سے اس کو طلب کیجیے دلا سا اسے دیکھا بلایمان کہ پیش شہنشاہ والا چاہ روانہ ہو پونچے شتابی ہوا کہ جانا مناسب نہیں بلے زبان تک سخن کو ذرا لایے تو جاک ملکا زادہ با سیمہ</p>	<p>نہر خوشی کی ہوا سے غنم آرام و عین طرب ان ہون ملکا زادہ نے کی سکونت ان مکاناے دلچسپے تھا پسند فریدون منوچہرہ او کہ تباد پچھنے تھے گردان مانسی حال تو بھیجی وہاں اور اہل ہنر اکھی تھا وقت بہت سمن کہ تھاسن میں شکست من لگا اور خیر کا اسے نشان بکرم سہمدار توران دیار کھلجاوے اعلیٰ توران سے ہوا شاہزادہ قرین طرب نہ لایا بجادہ شریا نشان گیا پائے جب پیل افراسیاب بیان کیا کہون اس کا میں مفر وہ رکھے جو دل میں خیال تباد خبردار شاہ والا نزا کہ شہزادہ کو مانے دیجے نکال دعا سنا اس کے جو دل میں دور تو کہ بخت نے پھر دیا یہ جواب کہ ملک صغیر سب بیکمان نہ تاخیر کو راہ اب دیجیے غرض لیکے نامہ ہوا وہ رون سر و شہر سے جاوگا غنم تو باطل مری بات ہو گیا وہ بولا کہ کیا واسطے بیان حقیقت ہو کیا مجھے فرما مری جاک اور اسے عزیز</p>
---	---	---	---

<p>سپاوش نے سکو بڑا خنیا یہ سنکر وہ بدکار کہنے لگا فراموش کیا تو نے لشکر جو جان کیا میں نے یہاں جیسے جان لگا کئے کر شیون بد نہاد سپاوش نے سو طرح کیا وہ اسے ہر بات کو رو کیا فریب بد و ان ہوا کار ولیکن فرنگیش رنجور ہی وہ کر شیون بد رو کینہ جو سپاوش ملکر دادہ مغرور ہی نہ ہرگز نہ حانامکو ایک بار سنی شاہ توران نے باج سپاوش نے جسم سنی خیمہ کہ جاتا ہمیں آئینا فراسا سپاوش سے بولی لای ناماد کہ اب بیج ماہر حمل مجھ کو سواران جنگ نامک ہزار تو کیے خسرو اس طفل کا کینہ ہو اس میں ہر گم باز از جنگ سپاوش کو اسے اسے خولیا سپاوش کے نزدیک ہا ایک سپے کیا جم اور یون کہا ہجوم آخوش لاکے فودید کہ شہزاد کے قتل میں نہ زند معاذیکہ حیران وہ سکران خروشان و گرین بخت کیا قصد کیوں کے آفتاب کہ دنیا کا سر دشمن اعتبار</p>	<p>کہ ہو بچہ تری جان کو بگڑاند کہ مجھ کے کچھ ستم نہ رہا خون کا نہ ہرگز کیا خوف باک کہ کہنے مجھے بزرگ چرخ جفا خلط شاہ سے جو کمان بدی دہن میں بالکے بجا زینہار بہا لافون فرمان شاہ جہان کہ مان لکھے غدا تینکا ایک بار ہی آرزو ہی کہ حاضر ہو جان قدیموس حاصل کروں لنگر جو ہو بچا تو بلالک اسے شہید کہینی تھما مجھے زہر قنوت جو چاہے کہے بادشہ کمان کہ تاشا ہزار سے ہو کینہ خواہ لگا کئے شہزادہ ذوالاکرام کہا لاسکی خاطر پریشان فرنگیش نے تب یہ پانچ دیا سلامت تو کیا مغرور جان کو کہ پیدا ہو اسے ستم مقابل سپاوش کے ہو بچا رہا لیکن بھی نہ زندہ وہاں ادیری و مردانی میں جو فرد کرے تیر کا اسکو آج گاہ گر زندہ اسکو کوڑے کیے تو یون سلطان پشیم نے کہا مکان سپاوش کے آفتاب ہرگز نہ کہو سو خستہ جگر سپاوش عجب پاس لایا تہا برائے خدا بخش سکی بوجا</p>	<p>سمن پانہتا زیر چرخ بلند سمن جو کمان نہ مجھے زندہ کیا سطرنگ اسکو شہ نے ہار ارادہ یہ اسے مصمم کیا وہ ہوا لاکہ ہون پر سر راستی نہ کر چل اب تو بگڑ بوشید یہی مصلحت ہی کہ افون پانہ غرض رفتہ رفتہ یہ پایا قرار کہ اسے نامہ در بادشاہ جہان ذرا ہی شفا ہو تو با چشم ہور حضور شہنشاہ توران دیار ڈال لے سنے مجھ کو کیا ہست کہا یون کہ ہر گز نہ خنیا جان کیا اسطرغ شاہ لیکر سپاہ ہوئی راست فزیک ستر کام فرنگیش یہ سنے گریان ہوئی کہا اسے ہل تو بھلی دیر لار مجھے چھوڑ کر ان روانہ ہو تو روانہ ہوا اور کہا یہ سمن یہ سنکر خبر شاہ افرا سیاب ہوے سر سر قتل امیران عجب صاع و دلیر قوی ہی مرد یہی مصلحت ہی کہ لیکر سپاہ بہلا قتل ان سلسلے کیے تو پھر قتل کا حکم شہنشاہ روان ہو چکے چرخ افرا سیاب فرنگیش آئی حضور پید کہ اجمان سے آئی پٹشاہ کوش خوار مجھ کو تو بان</p>
--	---	--

<p>سرخوت قائم ہی کا موس کے اٹھایا ہتھون سیاوش کا کہ دیدار آخر کی تھی آرزو آئے تو نے سمجھا بجائے پدر خدا کا نہ ہرگز کیا کچھ خطر دل بد سنگالان ہرسان کرے سیاوش بدل پل پائیس کا جلا مرے غم سے ایک فتح پسر کیا تن سے شہزادہ کا سر جلا ہوئی توحہ روئیدہ افغان کا سیاوش کے مشہد پہ آئی دغا سپہدار اس سے یہ بولا کہ یان نہ خیم سیاوش کا بچو دشمن کہ مانع محاسن مرے شاہ کو روا رکھ نہ اندازے بیچارہ کہے خلقی نفرین اس کے ویدم تو بھیجے فریادش کو سیر کمر فولانا مرے پاس آنا امور کہ بد بخت گزشتہ زکینہ ساز اگر اشد کی نظر و جان وہ ناچار</p>	<p>ابھی رستم و زال بھی زندہ ہی نہ خاطر میں لایا خدا اس کی نا حضور سیاوش کی مامی رکھا شے تھکوسان پسر ترے خون پر پاسے باندھ کر خدا تیری مشکل کو آسان کرے سیاوش کو میدان میں لے گیا کہ پیدا کرے داور داد کر پورا کر طشت ناقص نے لاکر کھا روان خون آسکا زمین پر کیا فریادش گر یان و نالہ لانا وہ کر شعور سوختن تھا دغا کہ گر جاے اس کا حمل بیگنا نہ طاقت رکھے تھاکوئی ناجو یہ بولا کہ اسے سرور و نعمت جو کوئی کرے دخت پرستم شہنشاہ کو ہی پاس خاطر کر وے اس سے پیدا ہو جس دم پسر ہوا شاہ پر ظاہر آخر زہرا ز پشیمان ہوا خسرو نا مدار</p>	<p>کہ نفرین کرین خلق مجھ پر دم وے ہر سرگرم آیانہ شاہ ہوا بس شہید یہ ہند سفید کہ آیا وطن چھوڑے تو بہان جواب دہم و بچان یون پر کیا کہ غصے میں لرزان ہوں غنڈ بکجا سپہدار آیا و بان سیاوش ہوا پھر نہ تاجون کہ لے دشمنوں سے عراستہ بکجا سپہدار افراسیاب اٹھایا ہی سودا جس عالم تمام لگی کرے نفرین بیاگ ملکہ بیکر ضربت شلا قوت ب سقد ہوسے دین نفرین لٹان کہ تھا دایہ شاہ افراسیاب کہیں بھی نہ ہرگز یہ دستہ طلب گار و نیک پر زمین ترے واسطے سچ بخت ہے فریادش کو اپنے گم لگیا سیاوش کی تقصیر تھی کچھ نہ</p>	<p>سمجھ بات کو اور مت کہو کجا بیوی کر چہ زاری لٹان شکر فریادش آخر بیوی نادامید کہنے لگی ہمے زاری کنان خدا جاسے کیا شہ پہ آئی بلا جیسے پاسے زمین تھی امید غرض جو سرے مغز پلکان گیا ساتھ اس کے و گھرے کنان دلیر و جوانمرد جو پاسے نام ایک سرگرم و بخت پھر شتاب کہ پر سیاوش اس گیا کا چہا سپہدار توران کا وہ دہمند شتابی فریادش کو باندھ کر جو حاضر تھے اس پر زمین ایک سگے پیران و پتہ شتاب کہ مردی سے یہ بات ہی نہ انفریادش خوابا فسر زمین کہا شاہ نے یون کہ لچا ہے جو شہ نے کہا سو پیر کیا ہوا فتنہ انگیز از رو سکین</p>
---	---	--	--

ولادت کی خبر سوار بظن فریادش و خواب پریشان دیدن افراسیاب

<p>فریادش بیچارہی خستہ جگر رکھا نام کیسے فاس طفل کا نہ لایا غرض میں افراسیاب ایسے جمع اک شخص آیا و مان کہ بیدار ہو خواب سے زود تر ہوا خوف پیدا ہو دیکھا خواب کہ یہ آج مجھ کو ہویا ہوا</p>	<p>رہے تھی آرام پر لکھ کر پھر زندہ نشہ پیران دین کیا بیانیہ کودک کو سچا شتاب سیاوش چو نالہ سکے دانا شقاوت پہ ایام کی نظر اٹھا کھتا شاہ افراسیاب فریادش سے تو پیدا ہوا</p>	<p>جو نواہ گذرے تو بچو لکھ کر کہ لیا یون گزشتہ چہ جان اوھر خود بین شاہ تو را غیب لیے ہاتھ میں شمع الماس کار شہب شبنم ہی نور و طرب طلب شے بیرون کو وہ زمین ایک لہ سے تو را رب بن کما</p>	<p>تو لہ ہوا حسن میں بخت کر تو خاں کرے طفل کی بیگان نظر آئی یہ وادان عجب یہ کہتا ہو سرور و نامدار کہ پیدا ہوا شاہ کیسے خواب جو حاضر ہوا وہ تو اس کما کہ اس طفل کو اب سحر پاس ل</p>
---	---	---	--

<p>کہ بیان کیوں نہ لکھ دیا یہ جواب سیاوش کو گشت نکلیا بیگناہ تو ہوا دوسرے گرفتار خیر خدا کہ مہون میں تیر بندہ نیک خواہ پر آگندہ خاطر تھا ہر صبح و غلام نہ پوچھا پھر ترس طفل کا ماہوا منہ مند دانا و کار آگسان لگا لکھ دینا شمس شہر یار نہ گزشتہ پیری ہونوں زینہار کیا اسکو پروردہ مثل لب رو کیوں میں اسکو ملاوشتا ہا ننان پر پریشان سخن لایو ہوا کچھ سپہدار شرمندہ زیب سوال و تعادوان جواب لیا یہ بولادہ پیرانہ و بسکہ بان نہیں جس کسی کام کار پیرانہ فرغیش کے اب اسکو کر رکھے پاس ہا یہ پیرانہ زور کیا گھر سے پیرانہ حصہ جو دیکھتا نور و نیر و کر مہر سے اس کے سائین گزشتہ</p>	<p>یہ سکر لگا کہنے افرا سیاب ہوا ایک نظم کہ مجھے آہ تو ایسا ہو پیر کہ تو سے ملا نری بہتری چاہوں نام و گناہ وہ دیکھے تھا خوب پشیمان نہ لایا زبان پر سخن کو ذرا تو پیران ویدہ پھر پشیمان وہ پیران تھا شہر کا چوٹا کلا نہ زمرہ رہے کو دشمن زور خوشی سے اٹھا لیا اپنے گھر یہ پیران بولا پیرا فراسیاب کردیوانہ نیکو زبان آئیو کیا تا جو کو سلام آئے جیب کہا شہر نے کچھ طفل سے پوچھا کہ یہ طفل دیوانہ کیسی گمان کہا شہر نے طفل پرانہ زور جو چاہو تو لیا کہ اس طفل کو یہ کہہ دو کہ سکر گزشتہ کا جو حوالہ کیا پس فرغیش کے ملا زادہ کے مشہد پاک پر</p>	<p>بیابان میں پہلے پہل طفل کو کہ ضائع کرے تو بہادار آہ کہ طفل کو اسے شہر نا جو آہ لگا کہ مجھ کو دیکھا یا نہیں رہے تعادل تا جو خوفناک ملا وہ سپہدار خاموش تب ہوا دوسریں کا باطاف و سکھاسے آہ الغرض سب بیابان میں قال کے نیکو زبان کہ اس شہر سے ایک پانچ شہر و خروست وہ بگایا یہ پیران ویدہ نصیب بیا آہ بالباس شہرانی ومان وہ پاسخ لگا دینے بگایا زور سپہدار جسک لگا کہ تب نہ کو دن ہو کیوں آہنا جو نہیں کہیہ جوئی کا ہر خطر عیان ہو مزار سیاوش ومان تو پیران ویدہ نے اسکو شہر تو پیران پایا وہ شہر ومان</p>	<p>لگا کہنے وہ اسے غم نام جو ہوا خوف و اندیشہ کہ مجھے اور اب دوسرے ناخوش طفل غرض سطر جسے میں لایا نہیں سیاہ ش کو جسے کیا تھا بلکہ سنی بات پیران ویدہ کی جیب وہ پروردہ ہو کر بیابان میں گزشتہ تربیت تاکہ شام و ترس سیاوش کے غم کو دیکھا ومان و لیکن یہ بوجہ خراب مجھے کہ لوگ کہنے میں دروازہ ہے و میں پیش کیے سر و دو کلام غرض لیکنے دشت مردمان لگا پوچھنے اس سے کچھ شہر یار سنی گفتا طفل کی سنہ جیب جو کوئی بیابان میں پروردہ نہیں جو بدو نہ لگا کہ تب سیاوش کا جو ساخہ ہو مان سنی جیب گفتا افرا سیاب فرغیش سب کہ ہر پانچ ومان فرغیش کیے سر و وجہ نہیں</p>
---	---	--	--

خبر یافتن شاہ عالی جناب کی کاوس

از گشتہ شہر شہزادہ والا تبار سیاوش وطلدین برستم ہر سلمان از
زا باستان و غریمیت تھمتن با فوج گران برائے انتقام سیاوش طرف
توران و جنگ با افرا سیاب فتح یافتن و ہیفت سال در توران ماندن
سنی شاہ کاوس نے پیر
کہ ترکوں نے کا سیاوش
یہ شہر وہ برستم پیران
کہ قاصر جسک بیان سکر
کہ ستم کو زائل سے لاکھ
سیاوش کا اسکو ہوا الم

گیا اس سبب سے ہر ایک کو
 وہ بولا کہ اسے شاہ اتھاق کہہ
 یہ بدگوشی جو سخت بداد کو
 کیا قتل وان سے سودا یہ کو
 کروں قصداً بسوا فرستے
 دلبران و گردان ایران دیار
 وہ پوچھے جو سرحد میں تو رہا
 وے وقت پیکار کے وہ جہان
 غریب دل شاہ افرا سیاب
 کہ زرم سرخ کو کر کے اسیر
 ایسا طوس سے بختیخیز جب
 انصاف میں شہزادی کی روح کو
 کرے یہ اس کا حجازی دینا
 نہ ہرگز کروں جسم ایہ پلوں
 و میں پھر سرسبز و سیاہ
 گئی جب غریب میں فراسیاب
 عرض لیکے پھر لشکر سیاب
 دو لشکر مقابل ہو جو جہان
 کروں جگہ کے ساتھ نہ رحم نہ کھج
 تو میں ملک نصف بخشوں تجھے
 اگر ساتھ آئے کرے کارزار
 اختیار کرے یہ پهلوان دلیر
 عنایت کیا اور کیا یون کاوان
 کہ وہ رستم بلیکن ہی کہان
 یہ بولا لوگ ترک سے آن کرے
 نہ خوشان ہوا تے جو بن چیل
 ہوا کیونگی چیت قت تنگ
 پراس ترک نے کھنجر نکلیا
 یہ بولا تو کتا ہی بسکو طلب

کیا کہ جس سے بنی سو اہل
 تو اس کا بلا کیون نہ ہوا
 کروں میں سے اس کے بدلے
 نہ بولا فراوہ شہ نام جو
 قیامت کروں جاگیر پاشا
 کے ہمرہ رستم نامدار
 مقابل ہوا ایک گردان کے
 ہوا قید ہستی سے آزاد وان
 اپنے جنگ پیکار کیا شتاب
 حضور میرے گیا وہ دلیر
 یہ کہنے لگا طوس شہر تیرے
 بختیخیز اور گذر خونج
 لے کر تو اسے جان کوں لانا
 کروں قتل ترک کو بلان جان
 روانہ کیا پیش کاؤں شاہ
 کیا کہ یہ آئے مثال سیاب
 روانہ ہوا شاہ افرا سیاب
 ہوا گردے جہان بان نہان
 کروں غرق خون سلک بید
 اور کھتر مہمیں دن بکھے
 تو جان نہ ہو کیسے نہ ہمار
 اگرے وقت پیکار نہ کویر
 تھوڑے جگہ کے جنگ یون
 جسے لوگ کہتے ہیں شیرینا
 نہ ہرگز آئے رستم نامور
 ہوا گرم کین ترک لاف
 مدد کو فرما تیرے بید رنگ
 کیا کہ نہ خواہو ہو کر غمی دین
 وہ رستم بھی آیا خبر دار اب

کہا کہ نے سودا یہ کہتے ہیں
 جو کہی کہ ہوسر ورا بھس
 رہا سنے خاموش شاہ جهان
 تعین لگا کہنے یہ بعد از ان
 یہ کہ رو میں با سپاہ گران
 صغیر و کبیر اور سپر و جوان
 کلاس گرد کا نام آباد تھا
 یہ جب شاہ تو لان کو پہنچی خبر
 فرما زور نعمت و دین
 کہا طوس آئے اسے نامور
 کہ تھا ہزار دیکامین و تندر
 سر رحم آیا وہ طوس دلیر
 یہ بولا نعمت خدا کی قسم
 شتاب سے تیرے تو کر سر جدا
 شہنشاہ نے دروغ کو بر قلعہ
 عزیز اس سنگر کو تھاد ہیر
 نشانی سے پہنچی پیکار زار
 ابرار جو یہ ان کا تھا ہلیم
 کہا شاہ نے نوکر کر گشتہ ہو
 یہ پیران نے سنگر گذارش کیا
 کہا شاہ سے ہلیم چوہان
 یہ راق اپنے پھر ہلیم کو کام
 جو میں ہلیم کو سیدان کیا
 یہ سنگر و میں کیونگی سوار
 یہ کہ رو میں کیونگی بید رنگ
 کہ میں گیا کیونگی نیزہ بند
 کیا کہ کے تیغ سرفشان علم
 ہوے جبکہ زخمی فرما زور کو
 یہ سنگر و میں غطف کر کے کھانا

مرا حل ہو گئی اس سے سخت خبر
 یہ لازم نہیں ہو جو محکومین
 گیا پھر شہستان میں و پهلوان
 کا ہی شاہ شاہنشاہ جهان
 روان سو تو ران ہو پهلوان
 سبھی تھنہ خون تو رانیاں
 وہ یعنی کہ حاکم تھا سنجاک
 تو شہزادہ اک سرخ نامور
 مقابل ہوا اس کے اردو کین
 کہ مثل سیاوش اسے قتل کر
 بت اسے غم سے ہوا شکبار
 یہ بولا کہ اسے رستم کہہ
 جہاندار کشور کا کی قسم
 نہ سنگر اسے فرج آئے کیا
 کیا اسکو آویختہ کرنے سے
 ہوا اس کے غم سے بہت نور کر
 سو پهلوانان ایران دیار
 وہ بولا کہ اسے شاہ کیوان علم
 ترے ہاتھ سے رستم نامجو
 کہ رستم کی گردن برد آ زما
 دلیر و قوی بازو پهلوان
 و سہاوار کے سن عظام
 کہ گردان ایران اسے کہا
 گیا سوے میدان کارزار
 یہ چلا کیجے آتے زیر تیغ
 از زمین سے جدا ہوا دل جہند
 کیا کہنے کو ہلیم کے قتل
 تو پہنچا نعمت بھی کر کے غم
 ہوا یا سور رستم پهلوان

تہمتن سے کہنے کا بیس	یہ چہ شرم و عوی کی تم اور ہم	کرین جنگ میدان میں ہوا	یہ چہ سرین بریان اب ہوا
تہمتن یہ بولا کہ زیر فلک	نچا ہی گئی میری ہرگز ملک	کہا بھر پور دونوں چہ جوا	توقف شاہی بریان لاؤم
یہ کہہ کر ہوا ترسے گرم کہیں	اوداس ترک سے تیغ مانتی	فلک سے ہوئی لگے میری چہ	ہوا ایک پور درستم کا سر
کہا دل میں رستم نے ایسا کار	نہ تو لڑا دیکھا کہیں زینہار	یہ ترک لاؤ تو چلاک دست	نوا نا پر زور چون پہل دست
کہہ بند میں پہلیم کے دین	کیا بندہ ہے کو از سر کین	آتش آگ سے تلخ چون بر گشت	کیا جانب قلب توران سپاہ
سر خاک بدخواہ کو دال کر	خروشان ہوا رستم نامور	کہا یوں کہ اسے شاہ توران نام	یہ چہ چلاک ہوا شکوہ و وقار
اسے بختن بخت تلخ و سرور	کہ یہ صحت چہ بہت لہیر	با میدان دخت و زور ملک گنج	میلان کو تو کر تاج پامال
سیاوش کی جان پر کیا چغا	اب اور نہ تو کیا کر کیا وفا	یہ کہہ سخما سے دلواری	بھراوے وہ گرد و فیر بخت
نہ رستم سے کوئی مقابل ہوا	کہ کہہ سر کا زبون دل ہوا	سر چرخ رفو در گرفتار	جو بخت تو بولا یہ افرا سیاب
کہ اسے نامداران توران دیار	کہہ کوئی تلخ جنگی سوار	مقابل تہمتن کے ہفت گادان	رہے سستے خاموش بس ہوا
سہ مدار نے پھر مکر رکھا	سران سپہ نے یہ بلخ دیا	کہ تھا بیسیم ایک یل ناچار	نوا نا و ہر زور جنگی سوار
اسے جکر رستم نے مان کاہ	اٹھا تیغ پھینکا سر قلعہ گاہ	کے تاب بھر کون ایسا چہ	کہہ جو تہمتن سے جا کر ہوا
ہما ہوا بقتل منظور کر	تو پھر لگا کوئی نہ زینار	بریان ہاتھ سے اپنے ہر ایک	تو کر قتل سے خسرو نام جو
وہ جسے ہر گاہ نہ زینہار	یو اس لڑو ہا سے سر گار	کہا پہلوانوں نے جب تیغ	تو گلین ہوا سرور تہمتن
کیا ایک ناچار بچہ قہر جنگ	کیا سو میدان غرض بیدار	کہا شاہ دان ہر ایک بلند	کہ اسے پہلوان رستم از بند
تو اب مجھے ہوا ستم چہ ہر دو	یہ سنکر ہوا خندہ زن شیر مرد	کہا جاکے یوں نہ توران سے	سیاوش کا کینہ باطاف ہوا
یہ کہہ کر گیا سو میدان شہ	مقابل ہوا اسے افرا سیاب	ہوئی باش تر سیل و بان	لمی چلے با ہم ستان بعد از
سہ مدار نے نیزہ لگ آن کر	جو مارا سر رستم نامور	تو جا ہوئی چہ کمر تلخ	را خیر سے لیکے جسم ہوا
یہ چاہے تھا پھر رستم از بند	کہہ بند میں کر کے نہ زور کون	نہن سے سپہدار کے لڑا	وہ میں ایک جا سے ہوا
تہمتن نے مارا جو نیزہ شتاب	لگا بر کسہ اپ افرا سیاب	یہ بینائی اس دم ہوئی پہلے	کہ بس کر پڑوہ شد گینہ جو
غرض ترک نہ خوش کو زود تر	دلیری سے مارا جو زان کو	ہوا خوش اس خبر سے نہ	را ملک قائم بل از بند
لمی ہاتھ فرست ہوا افرا سیاب	سوار اور گھوڑے پہلو شتاب	اگر بزان ہوا چہ چور میدان	یہا لیکہ اپنی وہ جان کو
دلیری چہ پھر رستم پہلوان	ہوا سو ہوا مان چو لگانان	تو ہوا نہ ملی وہ آگ راہ فرار	کہا اسے وہ نہل وہ نامدار
وہیں شکر رستم نامور	تہمتن کے شامل ہوا آن کر	نہ توران یوں میں جی جنگ	فراری ہو سے سر سپہدار
سفر سنگ چن از دکان	گئی قلع ایران تعاقباتان	غرض اس طرح گشت پی	کہ کشتوں کا پیر خنیشے
ہوئی قلع رستم ظفر یا حبیب	ہوا شاہ توران کو اندیشہ	کہ شہزادہ کیخسرو نام جو	پڑے ہاتھ رستم کے ایسا
روانہ کیے بس میں مردمان	کہا شاہزاد کو لے آوینان	کہنے لوگ اور اسکو لے شہ	حضور سپہدار افرا سیاب
وہ آتویران سے شہ لے گیا	کہا کہے اسے یہ باخ دیا	کہہ کو اسکو و سہ پیران	کہہ کر نہنیں چہ مان کہہ خطر
دیا بیسیم شہزادہ کے چہ	لگتا کوئی نہ لگا چو شتاب	سہ مدار توران کو کر تباہ	تہمتن ہوا ملک توران کا شہ

بہت ملک سنجو آئے کب کیا قتل ترکوں کو سب جا بجا تہقن بصد فروجاہ و جلالت تسہن سنے ہم قصدا یران کیا غرض کیوں کر کے خصت دعا زرومل و اسہان بائین زر	بہت گنج اور تخت و افسر لیا نہاں ترکہ ان جزو صیت را ملک تو ان بن مصلحت طلب کر کے تب کیوں لیا فرامز کو ملک کر کے سپرد غلامان ترک اور گنج و کھر	سران سپہ کے لگتا تھ زر جوانیتا کو بی نام افراسیاب روان کیا لشکر کے حساب کڑے کیوں اب الگ کرے جو ہوا اسکا یران و ہاں روان گیا لیکے جب پیش کا دس شلہ	تو کمر بونی وہ سپہ سرب نور خم آئے قتل کر لاشا بدن مال سلطان افراسیاب تو کمر و نام بردار کو شکفتہ دل و خرم و شادمان بہت خوش ہوا شاہ کی تیہا
---	---	--	---

رفتن کیوں تباہ کشین و دوشان یافتن ملکر ادہ و معلوت طرف ایلان جنگ کا کھسا کو یران

یل نامور کیوں جنگی سوار کسی کو نہ ساتھ اپنے وہ لگیا ہر اک سے تھا پرسان ترکی ز بافت ہر اک راہ پر کوہہ جنگی جوان سدا ہی ہو گیا جو جب بعد از ان جو دیکھا تو پھر آئے وقت سحر	بہنوہ رستم نامدار قطعات تھیں کہ شہرہ نصحا نشان ملاوہ و حم و نشان کر سے قتل تھا دیکھ کر یہ گوہر نہ خواب بیکلہ مانا روانہ کیے خیز مردم اوھر	نشانی سے شہر پر کر کے زین ہر اک جاسے لیتا ہوا راہبر نشان اسکا کوئی تہا متھا نہ ہو بجاسے تاکوئی جا کر کمین کر مسکن کا اپنے بتایا جو ہم کرنا کیوں کے جا کے ہوں بنما	روانہ ہوا اسکو دریا سپین ہوا بجا دہ پیس یل نامور مکان اسکا ہر کوہہ پاتا تھا خبر پیش سلا را تو ان زمین ملاوہ کیخسہ و ذوالکرام رمن ساتھ اب کے صبح میں
تہوین اسے اس جزیر کا نام آٹھا تھا مہا محنت بج و درد نہ خواب سکو تھا اور نہ آرام تھا کھین خسرو نامور کا نشان خیال کیا دل میں یہ الیکار کیا کیوں نے رنج پھر اختیار	جہان جو دہ شہزادہ و کلام شب و روز تھا کیوں جو انور بیابان نور دسی بس کام تھا نیا یا تو عاجز ہوا پر سلوان کیوں چلیا بس سحر ایلان رکھا اسکو وادے کو تیار	نشانیان ہوا زیر جبین خوش گور پیش ہو گیا کو کیا کیوں دریا سے جسے گذر لگا گئے فسون کے کرے کمال وے مروی نے اجازت نہ دی دو جا آگے جا کر ہو چند کس	ولیکن ملا کیوں کو زمین بجاسے ملک تھا دوان سپین نہ مقصد کا پھر باتھیا کھر گئی را لگان بخت بہت مل جاسے ہی نہ نہا خست ہی کیا ایک پو آنگہ بقیفس
کئی دھن سے نہ سونو بیان سنای سخن جب تو وہ غیر مرد کئی دھن سے جو کیوں بجا تھا آئے خواہ میں الغرض جو کر کئی دھن سے نہ سونو بیان سنای سخن جب تو وہ غیر مرد	کیا کیوں نے رنج پھر اختیار کئی دھن سے جو کیوں بجا تھا آئے خواہ میں الغرض جو کر کئی دھن سے نہ سونو بیان سنای سخن جب تو وہ غیر مرد کئی دھن سے جو کیوں بجا تھا	وے یہ کہو بیان کیوں کما خبر لینے خبر کیوں جا میں ہم نمایان ہوئی رفتہ رفتہ جو شام ہوے کیوں سے کچھ وہ اندیشہ وہ جا کا تو آنگو نیا یا ومان پھر اک چشمہ پہا کے ہو نجا	کئی دھن سے جو کیوں بجا تھا آئے خواہ میں الغرض جو کر کئی دھن سے نہ سونو بیان سنای سخن جب تو وہ غیر مرد کئی دھن سے جو کیوں بجا تھا آئے خواہ میں الغرض جو کر

<p>کہ جو سیاوش کا فرزند تو کہ جو گیدو دزد کا تو پسر لنگہ نشین پسر وہ بل نیک خو مرے باپ کا ایک لہوان جو بہم رستم و طوس گوزریان یہ بولا کہ خسرو خسروان پراک اور بھی عرض خسروا مقرر یہ ہو تو تھماکشان سخن سننے خسرو نے یہ کیو کا یہ دیکھا تو شادان بجا بولیا کیا اسکو کہہ ہے اپنے سوار فرستادہ پران اس خستہ پر ہوئے جب مقصد سے و کا کیا غرض گیسو فرین طرب مبادا امین مردان جسد وہاں میں اور اک درہن نام یہ سکر گیا کیو جب جوان سوارانہ ہو کر وہاں تھی یہ پیران کو سکر ہوا اضطراب سر معد کے ساتھ یہ مردان اُسے دیکھ کر کیو جنگی سوار سنی تھی یا خستہ سونے بات رہی گئے متغیر غلاف سے ہر اک طرف گھوم کر وہ شہنشاہ پھر کیو جنگی بفتح و قلعہ کہا بوسے شام ہوا سے نہ یون دوسے شہنشاہ سے تہاں کی ہوئے ہر پہلو سے اس کے رون کہا کیو کا جملہ کمال جنگ</p>	<p>یہ ہیکر کہ اس جوان شومین دیکھا کہ اپنے سر کو چھو کا مجھے تو نے بچان کیونکر کیا کہیں صورت پہلوانان عام وے اس طرح تو نے ہاں مجھے تری شان سے ہوا آشکار نشان کیاں تا پدیدار ہو کہ تھا فیض ارث کے و کیا برہنہ ہوا جبکہ بازوی شاہ سپہدار ایران و توران کا قورین طربان سے ہو کر و کا کہ گرد افیم توران کا فرستادہ گوزدہ کے بھی یون وہ بولی کہ تاخیر کیے نہ یان یہاں ہی تو کیلک مرغزار سیاوش کے گلے کا جو اک کند و میں کر کے لایا اسیر کند روانہ ہوئے سوارانہ کار روانہ کیا اسے گلہا د کو ادھر خواب میں تھوہ سید گز پاز گرز اور کھینچک تیغ تیر جہان ناجور بادشاہ فیکر وہ گرد و لاویل شیر زاد جو سید میں غلوٹ کان چہو کیا جنگ کا با جلا رتبان وہ بولا نہ تھا یہ گوارا بجھے ہوا شادوان خسرو پازیرین کیا جبکہ گلہا ویران باس کہ اس پہلوان باین فرودشان</p>	<p>کے پہلوان مجھ کو چہ پہنچین ادب سے زمین بوس حاصل کیا تہنہ سے نوجوان نے یہ پاسخیا بتایا مجھے مان نے چراگ کا ہم ہوا نام معلوم کیونکر تجھے کہ جو تو ہی کیخسرو نامدار شش گزین خاطر زار ہو دلیل درستی و سلسل نژاد نمایان ہوا وہ نشان عہد بیان ہوا اسے آگے کہا جہان تھی فرنگی شائے وہاں ہوا چنگلک واد کیو کے گیا گئے پھر کہیں کو ہوا یا نہیں ایسی ہو جیسے سوار یل دھان کہ اسان سلطان توران کا اسے جلا آکیل اور حیند نہ تھا وہ پہنچ اور بھی اس کند ہوئی ساتھ تائید پروردگار بدحال کیخسرو نام جو کہ ہو نچادھو وہ گویا کرت بیابان میں ہر پاکی اک ستیز تانیا فیصل خدا سے کریم کہ کھتا تھا اس قول پر عہد سرا سید کیسے گردان ہوئے ہوا اسے خسرو تاسف کنان کہ زمین کو راجگا کر بجھے کیا عرضا حد ہزار آفرین اعیان اسے چہ تیرے تھا جو گریزان ہوا تین سوار پہلوان</p>
---	--	--

وہ مگھادکشا تھا یہ بار بار
 سپہ سالار تو ان سے پہلے بڑا
 سپہ سالار بڑا لیکن نہ وہ
 ہر اہل تھا اس کا دل اور دین
 نمایاں ہوا اور سے جب تک
 جنگ کا وہ پہنچا وہ دیکھو کو
 ستیزہ فوج تو ان سے ہوا
 اسی تو نے بیکار دیکھی نہیں
 کیا ہر خسرو نے اس خیر مرد
 یہ سکرو دیکھو نہ یہ جواب
 نہ رسم نہ زنا رکن نہیں
 اور ابی مجھے دفتر مجال
 مرا تا بنی عمر وہ یہاں ہے
 یہ لکھو دین کو جو جنتی سوا
 پشمن سے لگائے وہ بھولان
 تو ہے کیا کیا جاوے یہ ان سے
 یہ لکھو تھا بیکار نہ گران
 نہ ہرگز لاکھو مرد و سپہ
 تو جو شمشیر کے شیش گز
 وہ بڑا دین ویش پھر یاد دین
 ولیکن خبر دار اب ابجوان
 نہ وہ بارہ اوچال کہ یہ بڑا
 کہ میں ہر وزن تو ہی میں
 جان میں بجز رسم شہر مرد
 کیا کشتہ فوستہ گراٹکے
 کوئی زندہ اس فوج میں چھوٹا
 وہاں میں ہر طرف کو فرور
 یہ گفتار جس کی بل نامور
 کہ جادو گندہ محسوس ہوا کہ

نہیں سام و رسم حکم وہ در
 ہوا اب بڑا دین و سپہ سالار
 کہ ہر روز چلتا تھا لکھو وہ
 قوی دست گردان میں ملین
 تو سوجی فرنگیش نہ شیم
 ہو سے جبکہ بیکار نہ بھولان
 تن خیل ترکان بھولان
 مبادا کچھ آسید بھولان
 کہ وہ جادو دیری وقت ہر
 لکے تا جادو شریا جواب
 ہر زور قوت میں نہ بھولان
 انہن نہ دی ہوئے شہلاں
 اور اقبال شاہی ہو گلا
 لکے میدان بکے کارزار
 کہ تو کون جنگ بنا بھولان
 چہرہ لکھتا نہ تو ان سے
 تو لکھو سپہ یہ وہ بھولان
 رہا پشت خوشن یہ قافوہ
 سوئی کمال پیر پناں کا کہ
 لکھو گیسوئے شہر از سو گین
 کہ میں آن چو بیانی کہ پناں
 غرض کس پناں توں بھولان
 بکے لکھو کہ پناں
 نہیں بھولان ہی مرا ہم ہر
 ہزاروں سوار توں ہر
 تو بھر کہی موت مرد میدان
 چہاں از رخ و لکھو ادھر
 ہوا سنہ پیران و لکھو خط
 رہا چھہ اے سب نے ہی

ولیکن نہ ان کو تھا ایک بین
 فرنگیش رشک مرد و قناں
 شخص گمان جاگے ہر چہاں
 کو خیر و کدو سوئے نہ وان
 کہ یہ ان و لکھو اب آیا ادھر
 تو کئے لکھو و نامدار
 وہ بھولا لکے نہ فتنہ خصل
 مرے تن میں نہ بھولان
 ادھر تو چہاں ادھر کہ نہ خواہ
 انہن کے مانند نہ گین
 بہت سے وان آنا مجھے
 لگائے ہو گیسو فرختہ خو
 لکھو یہ گراٹا تو دیکھو
 ادھر سے پشمن لکے نہ چہاں
 دیا پناں اسنے کہ نہ بھولان
 یہ دزدی تو کہ کہ لکھو
 لکے خرب گز گران
 سپہ چہاں لکے نہ وہ دین
 ہوا غرق خون میں نہ بھولان
 کہ تو نے مرغی فوج کو دیکھو
 ترے سر پہ لکھو ہون کیا کیا
 دیا اس جوان نہ لکھو یہ جواب
 تری تاب کیا جزو یہ لکھو
 تعقن کہ لکھو تو نہ وان
 اور اب فوج کبیری میں نہ بھولان
 کہ قتار کہ کہ چہاں نہ بھولان
 نہ تو ان رہے بھو شافو اسکا
 ہوا نا امید بانی وہ جان سے
 یہ بھولا کہ تو نے تو چہاں مجھے

ہوا اسکے یہ حاجب انہن
 نہ کھتی تھی نہ زار لکھو کتاب
 لکھو مزل گزین تھا تا
 کہ ہر بے وان جاگے تو بھولان
 جہنم لکھو لکھو پناں کہ
 لکے بھولان میں ہی تو لکھو بھولان
 تو ہی تو بھولان بکے نہ بھولان
 یہ شایان نہیں تو کہ کا زار
 لکے ہر بہت ساتھ پناں پناں
 مدد وقت یہ چہاں میں
 بھولا غرض پناں پناں مجھے
 کہ کہ جمع خاطر تو اسے ناچو
 سپہ لکھو ہون کیا کیا تو دیکھو
 ہوا بھولان سے وہ جنگ لکھو
 سرفراز و ان بل بھولان
 یہاں تو چہاں نہیں لکھو
 و ان خون ہوا بھولان
 جہاں را دل و نہ لکھو
 بھولان پس تیغاف بھولان
 لکھو بھولان کہ لکھو نہ
 تیغاف دیا بھولان بھولان
 وہی بھولان بھولان
 مرے ساتھ بھولان کے بھولان
 کہ نہ لکھو بھولان
 تیغاف بھولان میں لکھو
 تیغاف لکھو بھولان
 کہ لکھو بھولان بھولان
 لکھو اس مرد میدان سے
 ولیکن میں کہ چہاں بھولان

یہ لنگر دین کیونکہ جنگی جوان
 وہیں ہر دلاور نے مصیبت کی گند
 و سناٹا جس جوان کے جھکے ہر
 اور ان ہاتھ سے ہلکی ہر دلاور
 گندنا کے دی ہاتھ میں جو
 غفران ہر روز پر سپر گند
 بعد مجزیران زاری کہانت
 کہ اسے گویا ترک ہو دستار
 رکھا اسے خسرو کو جو چاکر
 شب و روز حاضر خدمت نگار
 و اگر نہ ہمیں شاہ توران زین
 اگر بعد جنگی کے اسے پہلوان
 غرض اس کی جانتی ہی ہو غور
 کہ گلگون کروان اسے خوشن
 جو شکر و تیرس خسرو سے خون
 غرض کہ اپنے اسطرح سے کیا
 حقیقت جو تیری ہو سیکر کسی
 کیے مردان شہو جیون روان
 سپہدار توران چو پهلوان
 وہ چلتا تھا ہر روز سرحد وہ
 گئے رفتہ رفتہ وجہ گھاٹ
 کہا یون سندھ و تریس کر
 گذر بان نے بائیں و بایک خبر
 کہا کیونکہ تب کہ اسے لوچون
 گذر بان نے بہر یون کہا انہی
 کیا یہ گذر بان نے خبر کو سے
 سوا اسے یہ ہر دشمنی جد
 و سلا و جہیز زہرہ بھیجی
 کہ ان میں سے دو گئے ایک بھی

ہو اسوے بخوادہ ملک ان
 ہوئی جا کے کو زمین نہ بند
 کوئی نہ جم ہوتا تھا کارگر
 چپ و راست تھی ضرب گز گز
 کیا پھر بچے جنگ تورانیان
 گیا تیرس خسرو مل ارجند
 وہ لایا تھا عارضہ خطا بزبان
 مخالف ہمارا نہیں زینمار
 بداندیش سے تانا پھینچے ضرر
 سبے خدمت خسرو نامدار
 کیا چاہے تھا قتل اگر ہو کلین
 ہوئی کی خطا اسے سرزدیا
 تیرس تو لطف و کرم سے ہر دور
 لگا گئے پھر خسرو پاک دین
 تو پھر یکمان ہوز زمین لاکون
 کہ جسطرح خسرو فریاد کیا
 ہوئی شاہ توران کو جب آگئی
 کیا حکم یون برگزبان کردان
 ہوا آپ پر فوج لیکر روان
 لیے ساتھ تورانیو بکا کروہ
 تو جیون طغیانی آیا نظر
 تو کشتی میں جاشوق بیٹیکر
 ملیکی کشتی سند کے کفر
 ہمارا خداوند زادہ ہر یان
 حواسے مہر کیجیہ کہینر
 کہ دو تاج زراس سے لیکر مجھے
 نہ اس کے لیے کج زینمار کہ
 نہ سنا اس زندہ کے لیے کیجیہ
 تو پاسے گذرنا نہ ہو گا کسی

وہ پیران گزبان ہوا مدیک
 ہوسے نزل سوخت ملک ان
 یہ دیکھو داسیہ کی گولند
 وہ پیران لولایا و بان چکر
 مقابل نہ آیا کوئی زینمار
 کیا عرض اسے خسرو نامجو
 زرو سے خیانت وقت و
 فیکہ نے بھی کہا ان کہ ملک
 بخوبی وہاں بھیجک وایہ کو
 رہا ہکو یہ ان خوش کیا
 تو ہرگز نہ رکھ خون آسکا روا
 تو ہرگز شمار اس خطا کہین
 گذار شس پیران پہلوان کیا
 کہ ایک ہاتھ چھریہ استخ کر
 رہا کہ اسے بند سے بعد از ان
 روان ہو کہ پیران و شیشنا
 تو غصہ ہوین اسکا کہینر
 کہ اس شہر کی آئے نہ درو
 ہوا اگر ہا پھر نہ کہینہ جو
 و سہ ہر زمان فصل لطف خدا
 گیا گویو زمین گذر بان پاس
 یہ سنکر رگا نشہ وہ پہلوان
 مگر تم یہ آپ پر مجھکو دو
 ندیجا یہ گزبان زینمار
 یہ سنکر کیا گیدے نہ بیان
 پھر اس سے یہ ان پہونچا کہ
 وہ ہولا کا پیر زہرہ دو شے
 گذر بان یہ سنکر الیغیر
 لگا گیدہ پیر کرنے نرمی ومان

کر دیکھی تیر زینار بار کجک
 لکے چلے وان تیغ و تیور منان
 لگا ہاتھ سے کہینچہ تھا گند
 جمان تھا ملک وادہ نامور
 ہوسے جمادہ ہاتھ سے دست واز
 کہ وں قتل پیران کہینش کو
 لگا کہین یون خسرو پاک دین
 یہ اپنا کو خواہ جو بیگمان
 کیا پھر و شہر اس گز نامیہ کو
 سراپا کوئی کی لایا بجبا
 کہ یہ ہر سزاوار لطف و عطا
 لگا اسکی طرف سے یہ کہین کہین
 یہ گمانی ہر دین سے قسم خسرو
 تو اب کان میں اس کے سونکر
 کہ ہوسے یہ سچو توران روان
 وہاں گیا پیش افرو سیاب
 لگا کہین خسرو افرو سیاب
 جب ہر جاوین ہم قتل لک کو کرد
 کہ جاتے نہ سے خسرو کیو کو
 مدد کا تھا خسرو کیو کو
 گذر بان گزبانے گفتار اس
 سندم ہوئی راہ میں نامان
 گذر پیر نہا سے بخوبی کرو
 ہمارا زمین سپر کچہ اختیار
 کہ اسکی ہی نہ در زہر بان
 ندیجا یہ فکر کہ ہر بے ہیا
 یہ بولا کہینو نہ دو شکا شے
 مطلب کہین یون میں چو چاکر
 کہ لازم تھی ہرگز نہ گرمی یون

ولیکن گنگانہ پانی نہ بہت وہ سمجھا کہ بہرودہ گفتار ہے ہمراہ تہہ خسرو سے پہلے مبادا کہیں شاہ افراسیاب پھر آخر ہوا بادشاہ ظہیم سنی کہو سے جب خسرو کی بات گزر کر گئے وہ اپنے ہاتھ میں پھر استخر بن ہونے والا بن گیا تو وہ بن گئی ان کی کشتی ہنگام تو ہرگز نہ جانے دریائے پار غرض ہرگز شاہ توران بن بجلا لے وہ شکار ڈوان ہان ہوا ادا کی پیش کاؤس شاہ کے بیٹے ہوا ہر سہ نام آوران جب آیا وہ کیخسرو نامدار وہ لایا بجار سمعہ و نیاز کراس تخت پر بیٹھا اسے کامگار	لگا کہنے تب کیخسرو فریاد کسی کی نہیں تاب نہ آتے یہ بولا کہ اسے خسرو خیروان یرمان کر کے بلغا کر پوچھ لیتا فریدون افضل خدا کی طرح تو غیرت میں آیا و فرخ صفایا کہ اقبال تھا ہر دم متعین انرا ریتہ چون کہ افراسیاب اتر کر نکالنے ارادہ کیا کہ فرخج ایرانیان پیشہ بعد فرخ و فرخ ستورانیان ہوئے و پھر ہر پرتو آوران ہوا شاہ و پھر کے وکیلان گئے اور بھی ساتھ والا سران ہوا دیکھ کر چشم تر شہر بار ادبے حضور شہر فرار وہ بیٹھا تو شادان چاہا جہار	کہ چار دریا میں آتے ہیں جو اس شہر میں نہ آتے ہیں تو قومن میں دان سے آتے ہیں فریدون کو لایا تھانہ ہا جہ تکا و رکواب کو تو دریا میں کہ اسے جیون میں گھوڑا روان گدربان کی جیون میں گھوڑا فریدون کیخسرو کی کو لگا کہنے ہرمان کا رشتہ شاہ نگہبان تورہ ملک توران کا اسان زمیندار کے طلب کسان زمیندار کے طلب وہ میں طوس کر گئے ہرگز جہاندار نے بات لایا و فریاد آہ تھکتے پھر ہنر میں لیا طلب کر کے پھر لایا و فریاد نہ تھا ہوا خوش شہر بنے نظیر	گدربان سے آتے ہیں کہ جیون میں گھوڑا کہ فریدون کو لایا تھانہ ہا جہ کہ فضل خدا سے مبارک ہو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو کہ فریدون کیخسرو کی کو
---	--	--	---

کہ بہشتن ایرانیان با طاعت کیخسرو عالی تبار بوجیب حکم شاہ بلند و قسار
وہ بخواف طوس از کینہ و واخوا نمودن فریزر پسر شاہ کاوس را و مہیا شدن
سامان جنگ فیما بین طوس و گو درز و لشکر کشیدن ہر دو و منع فرمودن
کاؤس و طلبیدن ہر دو را پیش خود و فرستادن فریزر و کینہ و را
برائے جنگ قلعہ ڈرہین و تباہ شدن لشکر فریزر و فتحیاب شدن کینہ و

دلیان و گردان والا سران پھر کو کہ پسر ہی مرا ہوئے و وہیں فرستوئی کو تو شاہ کاؤس کا پسر	وہ جتنے تھے گردن فراوان ہم کو شہر نور پسر ہی مرا سوا طوس سے سب پھر کو سزاوارتہ و در تبار	یہ اسے لگا کہ وہ شہر بار تم اسکی اطاعت کرو اختیار تھی مغزو بیعت جو طوس تھا اطاعت جو خسرو کی تیر چھوٹا	اسے نامداران ایران دیار خوشی سے بکھر شہ نامدار فریزر سے بلکے کہنے لگا کہ وہیں تو بے عقل و فہم دور
---	---	--	--

<p> بهشت است از آن و کرام کر کس ازین گودرز نماند بزرگان ایران کس در میان به کشته لگا گویست از آن نه خسرو کس گمین هرگز جملگان نواس گویان اسکو لایا جیش دلاور جوان و قوی جنگ هر یه گفتار من که فرخند خو شتا خوان تمام جرت و ده کس طوس کا ماجر است بیان یه کس لک لیا اسب پر مهر اسود پسر او ز قهر تنه بختا دوست رکنه سانه شاکا و یانی دشمن جو پو گرم باز بر کاربان بهم دیکه رنگ جوی شایه خبر شاه کاوس کو سبب جو پو پنجاه فرمان جمار کار مناسب بر ابله یون جصلح کس طوس نه عرض چون شاه کرد پو رشاه خلایق پنهان یه سکر و گودرز کشته لنگ کس روح کو پیاوش کی شاکا بسان فریدن فرخ خصال فریزر که جی به طاقت کسان نو کون جبل کا کار فریا هوا کس طوس سفون لای سورت تراپ تمام غلغله و ثوان بهاری چو کی بندگی اختیار نوس کوش جان که گویزند </p>	<p> خوشی سے دیالو کی گنج وند رکھا اک صحن دیان تخت زر بفرمان کاوس شاہ جهان نواب طوس کو چھک لایان غاس جنگی کی طاعت کروان یه پنج اسکی خاطر شایا جیش سزاوارد سیم و اورنگ ہر یه لولا کہ غیر و نام ہر ولے طوس ہر دم تھا کون غصبتک سکر ہوا پہلوان سو طوس جنگی کے کارزار غرض جس شے سے کیا سورت کہ تلخ فتح کی وہ نشانی در تو بس لکھتے ہو فوج ایرانی کسے قصدا بران کا افسانہ کسے شاہ جو کچھ سون جیے لاسے گودرز جنگ آزما کہ توو طوس آوے یان صلح کہ یون جاک و بندہ بارگاہ وہ جو وارث تخت تاج و کلاہ سیاہنشین پور تھا شاہ کا نمے ہاتھ سے رسم و اینج و او بچا کہ گودیز کسیم و جلال کہا پو دلیری سے جبرائیل کسان مگر جھکواے طوس سوچا نو کتا ہی کیا اب سخت سخت غریب لیک بنگلہ صفا بہر آب وہ سالار عالی تبار نہیں جھکوا بنگری جھار </p>	<p> سرخ خورشید ز شند برب سرخت کینخ و نامدار ولے طوس سقیل بیدین داد گیا کیو جب طوس لایا تب وہ عقل و ہوش و غور و غی فریزر ز فرزند کاوس کا کروان اب میں کی پرتندگی یه بندیر فرزانی فریبے غرض ہوسے آشف تو کلین بزرگوں سے گودرز کئے لنگ دلیران جو باشو کس و جلا گیا طوس ہی سامنے بیدنگ مقابل ہوین جلا و کون پہ ہمیں کچھ ہی ہر گز نہ فاند پیام آئے سبجی گودرز کو جو پو پنچے شرامو کو خبر سپہ کینجی اب کیلے طوس پر کسے طوس گودرز بانٹے ہم جو شہر شای کی کا تو تان نمبرے کوشا ہر حضور پور ہوا کتہ ناحق و ہمارا ہ کسے لینے خسرو کو پہل و کلاہ دلیران با وہ عالی تبار دلیران بیکم شد داد گر یه سج کی گودرز کا پور تو جفا جھکے کستان یون کو نہ سوار زادہ نہ فرزند شاہ دیا وین گودرز نے پور کہ نومی بنگری کی جو مردانی </p>	<p> ہوا جلو طوس سے سوز تب ہوا رونق افرا بجاہ و وفار نہ آیا نو گودرز فرخ نہاد کسے یه شہر تراپ اب نہیں جو سزاوار تاج شمس کسے جو دلیری و فہم و ذکا بجلا وین کس و ہر ہندگی دلیر و شجاع و جوا نوردے حضور پور گویا و ہین مٹاؤں جھانک شاکا کس و سبب ہزار اسے ہمارے سواران جنگی لیے بیدنگ لکھتے تب طوس زین کلاہ مگر شاہ توران کا ہودعا کہ پیکار موقوف اکم رکھو کہ گودرز اب جرمہ کیل طوس خرابی پر کیون ٹوٹے باندگی حضور جیانداری کیوان علم فریزر ہوا بادشاہ جہان نہیں ہو پنچہ زمار سے تلو نہ شاکا ہی ہر کہ کاوس شاہ کہ پو شہر دار تاج و کلاہ کیا کچھ نہ خوف و خطر ز ہمار ہوسے تلخ خسرو نامور تو کلاہ ہی اچھے تھانہ فر کہ آپ کیون کیا بھول اب نہ زمار تھا صاحب غر و جاہ کہ خاموش اسے طوس تلخ و ہنر مند کی و خلق و فوزانی </p>
---	--	---	---

ملا باپ تھا کا وہ جنگ مرد
 فروز نہ کاویانی درفش
 یہ طاق کمان لاوڑ تپا کیا
 اگر تو مرد و دلیر
 کرے تب سر خوش تیر گذر
 کرنا حق ہم کینہ آور نمو
 جسے دیکھنے لائق سروی
 لگا کئے شانہ شبہ نام جو
 میں اپا دریا ہوں یہ جنگ
 بلند یک شہر میں یہ میل
 کو سے فتح جو ہو مبارک میں
 کہ اور اس سختیر بہر نہیں
 فرہیز کو شے نہ نصبت کیا
 چو ہر دم ہوئی شمشان
 ولیکن در درز آبا نقد
 شمشے نے بعد اسے بار و فر
 تہ غراب میں ہم اعظم دیا
 لگا کئے بہن پہلوں کیان
 جو کہ اسکو خسرو نے فرمایا
 بلند ہوئی باگت سد و ان
 کہ کبار کی تیر یا مان کرو
 ناہان ہوئی رخش جہدم
 ہو مطلعہ شخیر باجم وزر
 چھک مل کے بعد سر و کیا
 کیا فتح اس قلعہ کی زمین
 سپہ خلافت کا تیر کو
 چاند مار کاوس غیر و نصبت
 چھایا چاند اسے تخت پر
 کیا علم ہو کہ ست نامدار

تہور میں کینہ دلیری ہر مرد
 وہ کا وہ ہر اس طوش کوفتش
 جو ہو ساتھ میرے تو جنگ انا
 توین ہوں شجاعت پیشہ کار
 سنان میری تور جبل کا بگر
 نہ بولوں یا وہ میں بچہ
 سزاوار شایستہ برتری
 کہ دونوں میں کیساں ہو
 کہ غر غنودرامی پوچھیں
 سر کوہ نزدیک دریا نیل
 آسے شاہی ایران زمین
 یہ کفر فرہیز لولا و بین
 سپہ طوش اس کے ہوا
 ہو سے سخت و لان بہر
 ہوئی فتح جنگی تیر ہر سر
 کیا وہ میں سر و کو نصبت
 خدا نے فرعون ہم اسپر کیا
 سر خراب ماند حکر یون
 عی کی جوتی نے آدم کہ
 کہ طرح سے عدا کا ہو فغان
 توقف کو اب تہ ہرگز نہ د
 ہوئی رفیع وان تکی کلم
 ہوئی ہمتین اسے قلعہ
 حضور شہنشاہ کشور کفا
 بغض شد چھان تاوین

کیا عدا تھا کہ اسے ہر
 کہ جہ کا سپہ میں ہر جنگ
 کیا طوش اسے سر و فر
 گران کہ ساگر تر گریز ہے
 ہوئی جبکہ باجم یہ کلمہ تر
 یہ کو در بولا کہ کچھ طلب
 ولیعد شایستہ سے کچھ
 کہ و ان میں جو تیر ہر جنگ
 یہ کلمہ کیا شے نے انک طلب
 حکمتی جو آتش میں کلام
 یہ کی جہا لقا کاوس نے
 مجھے سلا سے باو شطہ ہو
 وہ ہو چکے جو دریا شمشان
 کیا استیک سفیر گرد حصار
 فرہیز راو طوش ہو نصبت
 سپاہ گران لیلے ہو نصبت
 ہوا جبکہ بیدار وہ نام جو
 تو کہ اسکو دیوار قلعہ کی
 وہ کاغذ کما جبکہ دیوار
 شکستہ ہوا سہ جاو نصبت
 لگی ہوئے پھر بارش تیر و ان
 در درز ٹانگی ہو نصبت
 بنا ایک خسرو نے کلمہ کیا
 وہ ان سے سپہ را علی جہاں
 ہوا شاو کاوس میں یہ کلمہ

بر تخت نشانمان کاوس خسرو را
 ممتاز ساختن و کمر بستن او تیر و ان

نالا یا فدا دل میں کچھ ہو
 مرا تیرہ نیزہ پوچھش گذر
 یہ کلمہ تیر ہی میں دلہیز
 حرمی شجہ بھی تاب الہیز ہے
 لگا کئے تب شاہ غیر و نصبت
 فرہیز خسرو کو یارل پناہ
 بلند ہی وجاہ و شتم دیکھے
 تو پھر دوسرا مجھے کچھ غفا
 وجہ لے وان یہ کلمہ شے
 اور اس قلعہ میں دیو کا قلعہ
 کیا تب یہ کو درزا و طوش
 کہ جا کر و ان فتح اس قلعہ
 تو دیکھی زمین سپہ شمشان
 تیر و کی خوب لیل و ہماز
 پھر آئے حضور شہ شیر و ان
 کسی نے ملکہ اودہ کو وقت
 رقم کر کے کاغذ پاس ہم کو
 کہنا کار شکل ہوا سال ہی
 ہوا اٹھا ہر اک ہر تار یک تر
 لگا کئے تب خسرو یک تخت
 ہزار و ان ہوئے دیو و خیر و ان
 کیا قلعہ میں خسرو و ان
 کہ نصبت سے وہ ہر چرخ تھا
 گیا جانب ملک فراسیاب
 لگا کئے اسے خسرو و نامور
 سر و ادا ونگ افسر جو تو
 جو سپہا خسرو کے نہا پخت
 رکھا سر خسرو کے دیو ہر
 اطاعت کرین اس کی فرمان

یہ فرما دیا جبکہ کاؤس نے سیدار کینے خوش نہاد مل نامور ستم و زال زر جو نزدیک پہنچے تو باغ کہا لیون سیاوش کا تو دایہ بہم ملے دونوں ہوا شکبا ہوا زال سے پھر شکا شاہ کے پیش کاوس پر زور وزیر و امیران و شہزادگان یہ بولا کہ مین بد چپ تلک نہ سرورین تخت و قوسین کرو گے مدد اس کی تو فتح اویاب یہ سپہر عالی کمر فریزر گو فرز او طوس کیوں یہ سنکر لگا کینے ہر پہلوان	تو دین فریزر او طوس نے بہمیشہ تھا مصروف اندھو لو ہوے شاد و خرم یہ سنکر کہ پیشوا کی کو سردار سب ہمارا بزرگ سے کرنا یہ جی یہ کینے لگا ستم نامدار لگا کرنے شہقت جہا نکشاہ بہم خسرو ستم و زال زر کے سب بزرگان ایران دلن شاہ دلان کینے تلک نہ شادان فرورین کوسین یہ ستم نے پانچ دیا سیدک خدا پوہان خسرو نامور یہ جتنے تھے کروان کینان بول کہ حاضرین ہم جانفشانی کو	اطاعت سے خسرو کی پوری بہت تھی کراخی تھا لشکر دین باول خرم و غلامان جبٹیا قرین رستم نامدار مدگار میرا ہوشام و جی کہ دین ترانہ کینے تھن نے خسرو کو جھٹکا کیا شاہ نے نہیں تریبیک ملک سے یہ خسرو باجور نہین جھکا نہار نام خوا یہ چزال و ستم سریشک شما پیشتر ملک افرا سیاب کے قصد تیرا کج شمنہ نے ہر ملک کینا دیا لغز و سکو لشکر تمام	لگے ہا کی کر کے شام و سر رحبت تھی آسودہ و شاد کام ہوے ہر شاہک آدھ کر و ان اتصاحت سے خسرو نامدار کہ لون جگے ٹکڑے خون تو جی شاہ شاہان کینے بہت پیشکش ملے کوسین بائین فرزند و طور نک کہ تھا جسکو مطلوب کین نہ ہر مشکب قود و تاب لاک پہلوان کینے شورش کیا مین جاکر گیاہ و خراب کروان کوسمی جانفشانی کین کہ تھم تھا رادہ جی کینا بنا دلیون کا خسرو کو نام
--	---	--	--

رفتن کینے خسرو عالی تبار یا فوج بیشمار و بلان نامدار لہجہ جنگ افرا سیاب عالی توران

جو سالار ایران از سکو کین فریزر کو باصودہ جوان جو افرو کو در عالی وقار مقرر ہوے جانب تیرا جو میلاد کے تھے نیر و فیر نزد تو باہر دلاور سے بھی گزارہ کے تھے کینے و خن وہ تیز کفرزند تبار کما یہ تھے جہت نامور بلان سوملک تو لان رمان ہوا	کیا قصد تیرا توران زمین کہ تھے اقربا اس کے سب بلان مل نامور کینے جسکی سوار بہم جہاد جہاد شہناس ہوے ساتھ کینے کے سر بہا سی جوان باغ خوشی نہایت قوی زور و عین اسے شاہ کاؤس کینا ہر اک ساتھ رکھا تبار کینا معین و صاعی زمانہ ہوا	کیا دین تریب فوج کو کیا تھے سرور و فوج کین نیر و فیر کینے شہناش وہ شتم بجائی جو شاہ کین نزد پیشک دلاور سے ان صد و ہفت فن کیم لاک مقرر ہوے قلب مین قلم لاک پہلوان تیز جنگجو غرض ہوے کینے شہناش تھن جی لیکر سپاہ گران	بائین و کچھ طرز کین کیا ساتھ وہ طویش کین جو تیز کین کین و کین اسے دست چپ کو مقرب کین نیر و فیر کین و کین کہ کینے قوت و زور تھے بھان کاؤس انجم شہم نمو باہر گاہ خسرو سے نو وہ کینے شہناش و جاہ کیا ہر خسرو کا مہمان
---	--	--	---

رمانہ شدن فریزر از راہ دیگر طرف توران کیم شاہ کیتی ستان و رفیق طوس بمان

کلات و خرم و کشته شدن فرود پس سیاوش کز اطمین گشته متولد شده بود و
شیرین زردن پیران و سپهر طغیانی طوس و معاہت شدن طوس باعث کشته شدن فرود

سپہدار کینسر و پاک دین	ایا جگر نزدیک توان دین	فرید ز سر تن یکنے لگا	فرید ز سر تن یکنے لگا
برقاعت میں اب تیرے ایام	مقرر کیا گیا گو د ریز کو	تو کرنا ہوا ملک کبر خراب	پہنچ اس سخت فریاد
ولیکن سپاہش کا جگر کبر	فرود جو انور و فرج سپہ	کلاہ خرم میں چو کسک کنون	بنایا جو کسک سے حصن سین
وہاں دخل مت کھینچ نہ ہار	کہ میرا دروہ نامدار	خبردار کوئی نہاوسے ادھر	کرے اور جانب سے لشکر کز
یہ سمجھا کہ طوس و فرید ز کو	یہی بات کہ گویا گو در ز کو	رواد ہوا خسرو کا مکار	سوراست بارستم نامدار
فرید ز مرد و شمس و دلیر	روان سو سمجھا ہوا مثل کمر	وے طوس سے کلات خرم	شتابان ہوا با فراوان شرم
کی متصل لشکر طوس جب	یہ سمجھا فرود جو انور و تیب	کہ ان ہر پر ناخشاں آ یا طوس	ہرم و وفا فرج آ یا طوس
نقل قلعہ سے وہاں چھنا سو	ہوا صدر طوس کا آکر	یہ لشکر طوس نے فرید کو	کیش فرود اب شتابان سو
کہ ہمارے کسک کے پیش رو کین	ترے ساتھ زہار ہا کونین	تو بہت جا سہارہ سے ارجوان	کہ ہر پیش رو کین لشکر دوان
یہ گفتار سن رید و دین گہا	جو پیغام تھا سو فصل گہا	نہ ہر کیا اسے کچھ اعتبار	نہ آیا سر آشتی ز نہ ہار
ہوا رید کے ساتھ سر کرم جنگ	کہ رید کو کشت و ان بیدنگ	غرض رید و اما و شاموں کا	ایا طوس اسے خم سے بکا
پس کو وہاں سے بھیجا ادھر	کہ لڑا فرود دلاور کا سر	پس طوس کا ہی ہوت و دلاور	یہ لشکر ہوا طوس گریہ کنان
ایا طوس پیرا پتہ کرسوار	سہ لیکر کسرتے کا زار	ولیکن مقابل نہ آیا فرود	نہ بکا رید کا لایا با فرود
نیشانی سے بس چڑھ گیا کوہ	گیا و اسے پیر قلعہ میں دگر	ایا طوس نے کسرتے قلعہ کو	ہوا کسے تختوار تنہم جو
فرود دلاور کا خانوہ تھا	سوار دلاور و خبر دلاور	ایا طوس شہنشاہ کو خیزدین	ہوئی فرج تختوار کی فرخین
کہ چلان ہوا دوان و دہ پلوان	گیا ہمارے کسرتے کے دیوان	نقل قلعہ سے پھر فرود دلاور	مقابل ہوا طوس و مثل کمر
جو شہد پیر چلو سو وقت جنگ	فرود دلاور نے مارا ندنگ	جو کشت نہ ہوا با دیا طوس کا	گیا پھر وہاں کچھ ہر و دلاور
لگا اس پکڑ کو کے ایک تیر	بیادہ ہوا پلوان دلیہر	پس کسرتے کا بیزن سپہلوان	گیا سانشکر کے کھوڑا دوان
کہا گویا نے پکڑ کے کسرتے	یہ بیزن سلا سوقت پانچ پیا	کہ بیزن کسرتے کو قتل ہوئی	قسم کسرتے کہ ہرگز نہ پانچ پیروان
یہ کسرتے شتابان ہوا وہ دلیہر	پھر اسے میں آ یا دھر جو تیر	گیا کشتہ اس تیر نے سلا کو	بیادہ ہوا بیزن جنگ جو
ولیکن نہ بیل ہوا نہ ہار	پکارا پیداسم کلاے نامدار	تو کسرتے لخت تاخیر کراور دنگ	کہ سلا تیرے تھمنا جنگ
فرود دلاور نے اندک و کین	خدا گ ایک پیرا و مارا دین	گیا پلوان کی سپرے گذر	ہوا بند بوشن میں تیرا کمر
جہاں تھا سوار دلاور فرود	یہ بیزن بھی ہو پچی وہاں کشت	دلیہر سے فرید کو جولان دیا	فرود دلاور کو زخمی کیا
گیا قلعہ میں پکڑ پچی جوان	لگا کشتہ تیر بیزن پسوان	کہ کشتہ پیا کسے سلا کشتہ	افقامت کی لایا تو ہرگز نہ پانچ
نہ تھی کسے شرم کچھ نہ ہار	فرخ ارجوان مرد جنگی سوار	مقابل پیرا کلاور کوئی جوان	ایا قلعہ سے تیرا مارا دوان
سوار کسے کشتہ نہ ہار	ہوا خسرتے بیزن میدان جنگ	پس کہ وہ جب ہر کوشش کیا	سو خیمہ تیرا کس بیزن کیا

لگا کئے ہوں طوس کے کر قسم
 ہر پہر ہر لمحہ کو وقت شب
 ہوں خواب کے جبکہ میرا شب
 نہیں غم کیجے مادمیرا شب
 ہوا جلوہ زمر تا بندہ جب
 در در شکستہ ہوا پھر و زین
 دلیرانہ پھر بزمین جنگ جو
 اثر کچھ دیو جن میں ہرگز کیا
 ولیکن کبھی گاہ سے دیدار
 لایا اسے انسوس ملحق
 پھر اپنا شاکر کہے خیر و چاک
 یہ پہنچی خبر اسے کہ جب
 وہاں سے بعد سواک و فرود
 ٹھکرا ہوا سان ہوا گرم کین
 نواہ کوئی بچا ہے نہ
 پھر اک گزیرین مارا کس
 یہ جانتے تھانہ کہ کھینکند
 نواہ کو دیان اٹھائے گئے
 ہوا و آج پیران و لیسہ روان
 سکو کا کہ دور آئے تورانیان
 غرض مستعد بنو خاں
 خطرناک پھیل ہوئی سب
 گپا نامہ خسرو نامور
 بسو کلہ سے خسرو گیا
 امیر مان بنفرو نامور
 رکھا اسکو زندان میں شام چاہ
 اگر چہ نامور و بنفرو
 کچھ جمع بعد یک ماہ جنگ
 غرض جب گیا ہوا میدان

کروں فتح اس قلعہ کی کیا
 لگی تھی اس قلعہ میں کیا
 لگا کئے کھنہ سے یوں خود
 اگر میں بھی کشتہ ہوں مثل ہیر
 ہوا تلوار و بسو ہوا
 پکڑتے نہ اسم فرود و لیسہ
 فرود دلا اور لیسہ کو کین
 دگر یار یہ جانتے تھا وہ ہوا
 لکھتے ہوا فرود و جنگی فرود
 غرض اسکی مان دھن کی کیا
 وہاں آئے ہر اسم فرود
 ہوا طوس کو زیر چرخ کیو
 پھر اک ماہ میں اور کیا حصا
 روان و آج لشکر پیشتر
 گیا سامنے بزمین ہوسلان
 نواہ گرا سپہ ہو جہا
 کلاستہ میں گھوڑے لگا کئے
 ولیکن نہ پھر جنگ کی کیا
 سواران نہ کان نیل ہوا
 خطر کیو سے بسکیران کو تھا
 کہ پیران سپہ کیے آیا دوان
 فریر زکے آئے شامل ہوا
 لکھا تھا کہ طوس قلعہ دار
 غرض طوس کو قید کر دیا
 کہا سخت شام و شیشمار
 لکھا پھر پیران کو نامہ دار
 فریر کا جبکہ نامہ پیرا
 جنگ کردن فریر کا
 بخورہ آمدن نزدیکی

پھر مہین کسی کو بھی نہ
 ہوسے سربر سوختہ مہین
 کہ ہر گز مجھ زیر چرخ کیو
 تو کیا چارہ پیش قضا و قدر
 دلیر کی گئے کہنے مردان کار
 ہوا زہر جوا کے مانند شیر
 رہا لک کہ ہر اسم فرود و
 کہ بزمین کو لے زہر گزیران
 فغان اک ٹھانہ چرخ کیو
 ہوں اسکے ماتم میں تلوار
 کہ اسکے نفرین کرے تند خو
 فراوان غم پور و در و درود
 جوان اک چلا سناں لکھوار
 یہ سالار توران نے سنگ خیر
 ہوا کار منجیہ تیغ و سنان
 پیران ہوا مغرب ہوا چاہ
 سواران تورانی کے دوان
 گئے بجاک کریشیل غور سیاہ
 نیر و آرمایان مردان کار
 تو ناچار بس قصہ خون کیا
 ہزاروں کے قتل پرانیان
 فریر کا پیرا لم دل ہوا
 نہ لایا حکم وہ نا بکار
 خطا کی سزا اسکو پٹ پٹ
 لایا نمین میں فیل اور خوار
 کہ سختین میں کاہان لکان
 قہر پیران شام کو بایستہ
 مہین گزیرتہ و خدنگ
 ہوا شکر قتل ہوسے ہر

چھوڑا یا زمین تیرے پیش کو تلقین سے وہ زمین بزرگ ملاؤن میں اسکو تیرا نشان تو کی عرض رستم نایا شاہ جو اوچکے لے فوج افراسیاب	لکھتے پھر خسرو نام جو وے طوس خسرو سے کہنے لگا نما فی تقصیر سابق کروں سزا جاسپ و سہروردی و کلاہ نوزین ہو چکا ہم نہ اسکا نشان	اے بزرگ ایران خاندان خراب کروں جا کے بزرگ کا گلا لگا دیکھنے سرور و سامن کچھ بے چارن ویسے کہ زور اے بزرگ ایران خاندان خراب	اے رستم پہلوان چٹاب کہ چھکرا جانت ہو چکی بد یہ سنکر سو رستم چٹاب اجازت ہو کافی چھوڑیں دھرم یہ سن طوس کی اسے نصیب کیا
---	---	---	--

یارو گزشتن طوس بزرگ ایران و بارش برفت بہر سراسرانی کفر و فلول شدن لیلینان قہید شدن و قلعہ

سپہ کیے پھر طوس جنگی جوان بہم بہر دوشک و گرم جنگ جدا ہوئے شکر سے اپنے کیا کہا بہن کو دوزخ طوس کو کیا گویا دوزخ کے شہباز کو نہوئی ہو کا کمران زیمار وہاں ساحر ک شخص نہ تو تھا وہاں جادوایا سوا لیکوان یہ سنکر سرفلو کو بہر ذکر تاتھا ک قطرہ بھی در ف پہرستے میں ایران تاجی یہ کہ جاتی برف و جانی السی کہ بفضل احسان شہ کوئی غیب سے مرد فوج سپر یہ دیکھا کو تو رستے وہاں جو اندر دے جلا کہ تو گمین ہوا قید جدم وہاں خراب بہر وادان تمام اور دوزخ وہاں تھی شہنشاہ خاندان غرض جانی چھکرا و خراب سرو زمین کو طوس چھکرا یہ ایران سے ہوئے اسکا	ہوئے سو ایران و سپر وادان رہی ساسان جنگی کھنڈ کیا ہم نبردان کے سر کو ہوا توقف ذرا کرو اسے نا جو ہوئے اساتہ ہوا کمران لے پھر سو لشکر انجام کا کہ زور تھا نام اس شخص کا کہ ہو بارش برف وادان وہ ساحر ہو اچکے مشغول برستی تھی لشکر میں ایران ہوئے تھلا آورے فوج کمران سواران ایران پرکے تھکون کہا دور میر برفت باران شہ رہا م دلا و کو آیا نظر ہیا وہ کیا قلعہ کوہ پر پس شہت تھلا اسکا لکھن ہوئی دور وہ بولتی شہ کئی روز کے سو نیمہ گاہ کہ کئی شہت فوج ایران لے سو کوہ ہماہان شہ بہر لے لشکر کو آرام کیر وہاں کھنڈ کرنے سے کیا تھا	اگر کے لینا رتو کجیب ہوا آسمان رتو کجیب بہت گرد ایران کو کجیب کہا گویا سے پھر کرا عیثی کے گز تھا گا متوجہ کجیب دلیران نے بہر تیر باران لگا کہنے ایران کلاب زور وے کچھ نہ تر کو کھو ہوئے ہوا ایشہ و نمایان زمین ہر کجیب سرور تھی شہا کجیب بہت قتل ایرانیوں کو کیا بصداری و عجز میر و جوان قرین اجازت ہوئی یہ لکھتے سے وہ شہ شہ وہ ساحر تھا اسکا شہ کہا بہر اس شہ کجیب آز کوہ سے پھر کیا شہ پھر آیا سحر ہو کے ایران زبون ہو کے ناچار کجیب حاصل ایک شہ کو کہ بہر دوہاں کے ترکان کجیب سراہ مسدود دست کجیب	مقابل ہو آ کے ایران کجیب تو میدان میں جوان وادان کیا طوش قصد بیکار تب تو ہوئے اب جا کے ہو چھ رے خوب کجیب وادان بہت پہلوان لکھے جیان یہاں سے توجا قلعہ کوہ چہ تہ ہو زمین ایران سرب ہوئی بارش برف وادان ہوئے کجیب کجیب وادان ضرر برف سے کچھ نہ ہو کجیب لکھتے یہ دعا ہر زمان کرم حق نے بچارگان کجیب کجیب اشارہ سو کو ہمد کجیب کجیب اسکا وادان تو اس برف بدان کو کجیب آس قتل لاکر کجیب شہ ہوا آ کے آمادہ کار زار وہ لکھتے ہوئے شہت کجیب کجیب خستہ وادان کجیب کیا آ کے محصور وادان کجیب بہر وادان کجیب کجیب
--	--	--	---

سیدان سکونہ کہ گفتگو کرد تا بر سر کعبه و مکینہ جو خوشی سے دلیران ایران دید آست عرف کرنے کے لیے نکل

رسیدن رستم پہلوان در قلعه ہالون با ستدا و او استعانت طوس و آمدن کاموس و شفق دل دو پہلوان و خاقان چین با لشکر پیکران با عانت پیران و جنگ با رستم و کشتن اشکبوس و کاموس از دست رستم و ہراسان شدن افلا سیاب

سنی خسرو ناموس نے خبر کہ مختصر سے طوس والا گھر یہ سکو میں رستم پہلوان ہوا سکو کوہ ہالون رطان یہ گورد سے طوس گئے لگا کر آتا تھن تو بہا پیشوا جو کچھ با جرات کس سبیلان کہ پھر کرا سے پہلوان جہان وہ بولا کہ خاطر کو اب شاد ہے غم و غلے سے دل کو آزاد کرے تھن کے لیے کو آیا و زمین بہت سکی رستم فر دجونی کی یلان سر فرزا ایران دیار ہر اک کی شلی تھن نے کی لکھا آست تماشاہ توران کو گورد ہالون پہ وہ حصار سپہدار توران نے دو پہلوان سر فرزا گردان چین و تھن روانہ تو کر اور بھی کچھ سپاہ نہ تھنائی فوج ترکان چین شتابی سے پیران کشل ہوے زمین پیش کاموس پیران کیا یہ کہنے لگا جو کہ دگر موند تو بس لاؤں رستم کا دم تھان ہلکتا رسنگ ہوا شاد دل تو جہان نگہ دار توران نہان تو جو مطلب میں سپاہ کران

تھن کو کر کے طلب دیں کیا گیا کہ کے یلان نزدیک جب شتابی سے تھن غوطہ خوشی تو ایرانیوں کا پوشت پناہ پھر آئے جم سے دوسر پہلوان رہا میں حفاظت کو فکری کیا تھن سے رحمت پیشا و مان ہوئی زندگی تھن سے پہلوان خبر لاؤں پیران لشکر کی کیا میں نے مختصر سے پادشاہ جو فوج اور سپہن تو انکو شتاب جو افر کاموس شفق دلیر سو اس کے خاقان چین کو لکھا ہم مسکرو و فوجین اخلاص تھن سے پہلے یہ پوچھا کہ غرض کے جب رستم پہلوان کر رستم جی ایسا سوار دلیر تو کرتا ہو تو فوجین کیوں تھن جو میدان میں مونس و لا سپہن کیا پھر زمین میں پیشا و مان سمجھ کر کہ میں پہلوان جنگ لگا کہنے پیران خاقان چین

کر آیا و تو جو ہلکے طوس کا ہو ا حرم و خادمان طوس بہ تھن سے جا کر ملاقات کی یہاں نہایت ہوشم نہادہ در شنگ طوس جنگی چون نہنگ سلیم پیشا سپہن چین و سدا کے سپہلوان دگر نہ تھی چو کہ بعد جان کروں میں پیران کا اہل سپہن ہر اک دشمن میں کی جو خون نہادہ کروں میں بلا کر اسیر و خراب دلیری کے پیشے کے غوندہ شیر کہ پیران کی اعاد کو خراب کیا پاس خاقان اخلاص کا گورانیان جہان نہان ہوا شامل فوج ایرانیان مقابل زمین جسکے غوندہ شیر مے سے تھن تو سپہن کیوں کر و شتاب کو سر سپہن فوجن کہتا ہے اسے شاہ دے زمین کروں قافہ فوج ایران نہنگ سپہنم کیل میں ترکان چین

یہ سکر ہوا وہ قرین طرب
 او حشر کے پیران شاقان ہم
 خروشان ہو گئے تریکان
 وے باو وچین خدا کو کیا
 کو تھا شکوہ سوسن لادو کا
 لے کرنے وہ نیزہ باز تو کیا
 ہوئی کار گر زنی بھی نہ ضرب
 ولی اس قدر گز کا رہی لگا
 جو زخمی ہو رد مام بل گیا
 ہوا غم زان جا کے ہاں تیر
 پھر شکوہیں شب و آتما
 خاک تیر بر سر ہوا کار گر
 ہوا سکتے سینے پہ کیا کار گر
 جو دیکھا کہ جو برق خوننا بہ
 قواس گز پیران کے تھارت
 خطر سے نہ آیا کوئی نامور
 کیا مات کو سب آراں خوب
 لگا کئے لشکر سے خاقان چین
 تنقن سے لیتا ہوا سر کوین
 کیا اسب کو ستو میدان روان
 تنقن کا شارد اہوا سیدل
 کیا ترک نے بیک نیزہ روان
 لگا کئے رستم سے فہم کوین
 وہ بولا کہ جب صیدا آو غلظ
 تنقن منتابی جو اسر گیا
 کیا زور کاموس و رستم غیب
 کہ تیر پیرانے ہو کر سوار
 ہوا اسکا کھوڑا و آماج قرار
 کیا قتل کاموس کو پھر وہین

کیا اپنے قوی رہن بیکام شب
 او حشر ستم و طوس راغیم شتم
 ہوئے گرم بیکام کوین
 ذرا دے نہ اندیشہ کو دین جا
 دلیر و جو ہر شوہر عام
 نہ لیکن ہوئی کار گر کچھ سنا
 پھر اس مرد جنگی نے بنگا حشر
 کہ توڑی سپر کو خستہ کیا
 تو اس ترک نے یہ ارادہ کیا
 لگا کئے اس ترک سے یون دلیر
 سو پلین تیر باران کیا
 کمان لیکر رستم نے پیرو
 کیا تیر نے پشت سے ہی گذر
 ہوا شاہ حیرت زدہ و میکہ
 کہ رستم جو مرد توانا و جہت
 مقابل تنقن کے باکر و فر
 سحر کا نکلا جو پیر آفتاب
 کہ اسے نہ ماران ترکان چین
 کہا سننے کاموس پھر وہین
 دلیرانہ جا کے لگا رک بان
 کہ جب جنگ سکون پڑتی ہوگی
 تو اواسے جنگی فدی بھی جائی
 مجھ مت سمجھا غیوران کوین
 تو کیونکر نہ غرغہ ہوشیر نہ
 ہوا اس سب و سب سے شش کا
 شکستہ ہوئی دویان توب
 کہ وہین تنقن سے پیر کارزار
 لیا قوج خاقان ہوا سنے قدار
 سواران ایوان کو دیکھین

ہوا ہر خشنندہ جب ہوا ہو
 ہوئے لشکر آرا مقصد و غا
 وہ انبوه لشکر جب آیا غلظ
 اگل خیل ترکوں کا کہ نہ نوا
 گیا پائے رو پاہم کی سوار
 جو انور و جلی شازر کوین
 آٹھ گز مارا جو پاک سر
 کیا بیکار گز اگر آتج سترہ
 طرف نے لشکر کے موئے چا
 گھڑا رہ کہ ہو بجی تراجم ہر
 وے اتنی قحی و پشت کلین
 رہا تیر جب ستو دمن کیا
 ہوا غلظت بر افروزان کیا
 یہ بولا کہ چون رستم پلین
 نہیں پائے لشکرین کوئی بھی
 نہ باجم ہوا پھر کوئی نہ خواہ
 تو میدان میں گردان کیا جو
 کو کو فسادج جنگ آزما
 کہ رستم سے کتا ہو بھی لگا دیکھ
 شتابان ہوا سے رستم نامدار
 دلیرانہ آرا سو سے زنگاہ
 دوان کے میدان میں ترک
 ڈرو زمین نہ ہر گز نہ شوش
 دلیری سے کاموس نے پیر نہ
 پیر کی تنقن نے پیر وہ کند
 ہوا بلکہ کاموس نے رستم جدا
 تنقن نے پیر حلیہ سے کیا کند
 ہو جب کہ وہ ترک جنگی اسیر
 کوئی لشکر ترک سے اک سوار

دلیران نے کینے پانچا
 کیا نہ خاک و خفاں یوق کا
 کیا سوچ من رستم نامور
 غلظت باہن ہوا سکا و رنگاہ
 ہوا ہما کے آمادہ کا ہر زار
 حشر تک چھو گز نہ ماہر و چین
 تھا سوقت وہ نام نہ نایاب
 کیا اوچ کو بام پیر سو کوہ
 کاستے میں وان رستم ہلوان
 مقابل ہو پیر کر اگر تو ہی مرد
 کہ گز نہ نہاد دست و کار کن
 مرد و مرے تب کہا سر حیا
 مار جسم اسکا تن و خاک
 نہ کیا کوئی چم نہ ناو گن
 کہ رستم سے میدان میں پیر ہو
 گئے ہر دو لشکر سوخندہ گاہ
 صف آرا ہوئے آکر ہر دو سو
 عوض اشک و سوجا و مرد کا
 یہ لکھ شتابان ہوا بید رنگ
 مرے ساتھ کر آئے کارزار
 ہوا آئے کاموس کینہ خواہ
 ہوا خورن رستم جنگ جو
 کوین آج بیکار زون نہ پیر
 رہا کی سورتم آج بند
 ہوئی خوش کے سر ہر گز نہ
 وے اسے پیر یہ ارادہ کیا
 کیا مثل پیر سے پائے بند
 کشان لیکر رستم غم گیر
 ہوا پیر نہ مادہ کارزار

بنوائے خاقان رستم کی جنگ
جہاں ایک کاموس جنگی ہلاک
لگا کئے خاقان اسے تاجور
یہ بہتر مطلق غبار کیجیے
کروں چھج اسکو سرکند
تہن کے سینے کو ہنگام ہنگام
تو جھنڈن مجھے سم و زہر ہنگام
رکار اگر اسے رستم سرفراز
کروں مثل کاموس ہنگام ہنگام
جو دیکھا کہ جو تر جوشن گوار
علم کے شمشیر کو بعد از ان
بہو چکا تہن نے کیا بارگی
یہ پھر تاج تاج بزم بخت
وسل بعد دیر آکے ہوا یونان
وہ کتنا تعاون م و دین
لکرنے سیاوش کو اگر ہم ہلاک
وہ بولا اسے رستم ایشعور
یہ سکو ہنیش میں ایران گیا
وہ پیل گیا پیش خاقان یونان
اسے منع خاقان میرج کس
کما سکتے ہوا ملک ای شاہین
جو صحر اور بایں ہوا ہم جنگ
نور زم ساز اسے آفرین
وگر یا ایران ہجو زب ز
بست جا بلوی ہجو ایران کی
ہوا رستم گرد کامج خوان
بست کی ہجو ہنگام ہنگام
یہ سنگ لگائے وہ پیلستن
کما پھر و ایران غلے نامدار

جنگ رستم با خاقان حسین و گرفتار آمدن خاقان و
کونچہ فتن نورانیان فتویاب بودن رستم پہلوان
سو خانہ لشکر روان کیجیے
تو بیدل ہوا سے یل چند
کروین سرگردان غنک
بست دون تھجے گوہر شاہوار
مہرے ساتھ ہوا نکلے رستم
زمین کو رو جہم تیر چاک
سیر سر پر لا ہوا ہن نامدار
تہن ہوا اسکو جنگ دون
جو کھینچی پکار کر دم بارگی
بسان ہر زبیر بان ہر طرف
لگا کئے رستم سے ای پہلوان
کہ ہونا نہ کر کے لوگم کین
تو ہوا مرا اسینہ کینے سیاک
کسی طرح کین سیاوش ہجو
یہ ہومان نے ایران جا کر کما
لہا یون کہ اسے شاہ ترکان
خردمند ہوا کما پھر یونان
تہن سے پکار لازم زمین
مقابل ہوا اسے شیر و ہنگ
اگر زبیر ہوا نام سے سیاک
لگا کئے یونان یل سرفراز
تو جانکی دی شہر و دانی
کما اسے پیران یونان
فراوان ہجو میراج ہنگ
کہ خالی نہیں میراج یونان
کروں یونان ہنگام ہنگام

فرا دیکھو جو زمانے کا جنگ
تو ایران و سپہا سمنک
سپہا یی بیدل ہجو سر
کما سنے خاقان کچم غنک
یہ کئے لگا یل شہر و دانی
کے قتل رستم کو میدان
دلہ اند میدان جن آن کر
کما ہنگام لائی جواب ہنگام
کیا تیر سو تہن روان
ہوا بند خوشن میں جا کر ہنگام
عقل کے رستم شہا یونان
اسے قتل رستم نے و زمین
سو جنگ ہرگز نہ نائل ہوا
وصیت تو سہراب کی ہلاک
سجھا اس سخن کو کہ کچم لگا
بجا جو ہون سے رستم
اگر اسے تو راز دل ہو جان
تو جا پاس اسے کچم ہنگام
جو ہوا اجازت تو جان و جان
ترے دل میں اسے خفت
کہ ہوا ستر رستم کے پکار
سوار جہا ناکہ لشکر شکن
کیا دور ہومان کو و جان یونان
سو کچم ہجو ہنگام سو کچم
بست لکھن ناکہ کرنا ہوا
مخلص ہجو ہنگام با وفا
جو کچم شہر خدمت کی لایا گیا
اسیر ملا اس سے ہنگام
ہومان تاج حکم شام و عمر

وہ بولا کہ اسے مرد فرخ نہاد
جو یہ آرزو ہے بسم صلح ہو
کہ جسے ونا مور سے حضور
قویہ جانتا ہے تیرے شام سے
تعلق سے رخصت ہو کر ان
کے اسے تاہم زبان کہو تم غلط
بلا سے ہوئے کثرت وہ جارو
جو یہ بات مشکل ہو کتنی
وے دل میں برائے تھی
غرض شکل کر درو ز در
رکھوں ہو میں جسے تمنا
آٹھا کر گرا تا ہے خاک پر
ہو اس کے وہاں رستم وہاں
کہ رستم کے آگے میں جگہ
یہ سکر ہوا شاہ جین غضب
وہ بولا مرے ساتھ کہو سپاہ
درا یار شکل ہفتہ و شب
ولیکن نہ رستم کو تھا کچھ
دلیروں سے کتنے لگا ہوں
بگڑ کر ان اب تیرہ کرو
پاپہ تھی ہون غریب گزرا
خروشان ہوا ایک گزرا
لگا گزرا ایک بالاسے سر
وہ مشکل کہ تھا کرد جنگ نا
سواران ایمانیان یہ ہزار
ہوئی فوج خاقان کی جگہ
جو رستم کی حکمی ملیری وہاں
یہ سکر لگا کتنے وہ نام جو
یہاں بھیجے اب کہ یہ تھا

نکر اس قدر فرخ توران کو تنگ
مری بات سن گوش جانے تو لب
رزو مال ہی کو کچھ جیسا
تو غالی ہو کتنے سے دل شاہ کا
پد پرائی صلح تھی ورنہ دور
لگا کتنے روان چین سے تیر
نہیں صلح منظور بان ز نہاد
کہ نگار بون رستم گرد کو
کہ بہتر ہو چکر جنگ سے کچھ گاہ
کہ مجلس کا اسوقت تھا اورنگ
پکا رالا سے رستم بیلدن
کی بندر رستم نے نیزہ وین
سو شکر چین کشتا بان ہوا
یہ شکل نے خاقان باکر کا
نہیں کوئی سکا یہاں ہم ہر
یہ ظاہر ہوا یا وہ کوئی جگہ
سواران جانی دیے شش ہزار
ہو اگر مہنگامہ کارزار
آج سے بھی رستم کی سادہ
کرد کوشش و جدت خوف و ہراس
قیامت ہوا کہ پیدار تھی
تعلق سے گزرو آ زما
وسلایے غافل لایا نہوال
کیے کشتہ صدا کیا جس طرف
ہوا علا و رستم شاہ چین
کیا جگر نزدیک قلب سپاہ
جو حرمین کشتہ کئے تھے
نہو گرم پیکار سے صلح کر
مرصع وہ اورنگ فرخ و کمر

نکر صلح موقوف کر غم چلا
کیا تھکا سو اسطرح طلب
حوالہ کرے میرزا فراسیاب
جو خسرو کرے سکر کا جدا
وصل پاس خاطر ہی تیرا ضرور
سننا جگر خاقان نے احوال
کی طرح شکل غلام شہزاد
نہیں جو کہ کوئی مل کینہ جو
یہ سکر غرض سے لگا کتنے تہاہ
وہ تھکا تھا خاموش تھی
کیا سو میدان ہوا اندرون
کہ میں مخالفت کے زور کین
وہ آٹھا کر یادہ گزرا نہ ہوا
سلامت وہاں سے لیکر گیا
دلیری میں کیا ہو وہ فرخ
عبث تھی وہ مجلس لان و طرف
نہ چین نے شکل کو انجام کار
پوسے کر د رستم کے کیسے سوار
کئے پھر دلیران پیکار جو
نہو آٹھا انہو سے مینا ک
یہ کیونکر کمون میں کہ پیکار تھی
ہو اسادہ داماد کاؤس کا
مقابل ہوا کہ پھر کا ک سال
وہاں سے نکلتا تھا رستم کٹ
تعلق کو از بسکہ تھا شو کین
جہاں پہلوان رستم کی فزاہ
سواران چین لیکر کئے تھے
پایہ سے بھیجا کہ اسے نامور
تو پیل سفید اور دیہیم زر

<p>خون جاساکه رستم زمین کا زار سب جنگ تب که جنگی کس که استن بن یہ حال کر کے لنگر ولیکن کیا شہ نے زور قدر کیا استن زخمی زمین بیدلان تو کو دزد با خالہ پر محسن شتابی سے توجا کے امداد کر تو شاہ شهن نے جہا سربا تو رنجہ ہوا رستم نام جو رہا جو کہ رستم بدخواہ پر گردن تاکہ بدخواہ کو نابھوں شاہ شهن کی ملین کئے انکا نہ ہرگز ہزارین سے پہلوان ذرا بھی نہ ہرگز نبوی کارگر ولیکن یہا سوقتا نے کہا ہجرتہ کو کوئی سوار خنن نہ اسے کس کا ہون بیا دوزخ پوچھے کوئی دوسرا زمین پر کسے چکر پہلوان تو ہر کام دشوار تر ہو ویکا لنگر کے ہر دم درشتی ہم تویدم ہوا وہ شہ کینہ ور کہ ایں مر گیا شاہ پولاد وند زمین زینا را دی کی یہ تاب ہوا گرم بازار پر خاشاکین سدا سلیے ہو چے گرم کین سب لیکے شاہ شهن آئند کیا سو غامدس ہو جیسا بنان</p>	<p>غرض دوسرے فوجت پہلا رہا کہ شاہ شهن نہ لنگر جہا م اور ہرن نہ لنگر کہ دو ہن لکین فوجت پہلا ہو چکر ایک ضربت شکیں گیا پیش رستم و غلامان یہ سنگ کی خرس ہو سوار جو غالی تھی ہلوان کی لنگر ہوا خون روان سر ہوا دوزخ ہنداستے متن نے کی التجا پھر استن بن پولاد لنگر کہ فوسل کی دل یہ وہ گزینہ مری تیغ بران تھی خاوا پھر استے کیا میل نشی ہان لا فواسیاب دلاور کوبان غرض اس تیغ سے یہ تھا دعا شہا محمد و چمان بہا ہر کور پذیرا کیا شاہ شهن یہ سخن مری جان شہا زمین کی بیو گیا لیکے افواسیاب لیر کیا زور رستم نے انجام کار و سدا محمد را با بیدار شیں گیا یہ سوار خرس تا ہوا سوار کہ ہر رستم کو رستم ہم نبرد عقب لے کے پونجا جو کور دیر لگا کئے لشکر سے پولاد وند چلو ہر مہر سے دبا زمین ہوئی اس سے سب سے پہلا غرض شب کو کھانہ چھوڑ کر</p>	<p>جو شہ کذ سے صبح ہو چکر مبارک طلبا نے جب کیا یہ چاکا لکھا ہے کسینج کر جہا شاہ کا بند باز و سر ہوا سو گردان جنگی دوان جو میدان میں تھی ہر گز ہو سے ہا شہ زخمی نمبر و سر کھنڈا کے رستم نے جب کہا گیا اور ماہا جو اس گز کو و سدا در سے تھی نہا ہر ہ طاقت مجھے شہ سے چکان نہ بوشن میں لکین شہر کیا و سدا کہ یہ ضربت گردان پیاسے واس گز کے جسم پر توفیق نہ سے نہر کس کا کسے ایک جان و غمدا سپہا را نوان کیا پھر ہان رہے فاصلہ ہم فرسنگ کا لگا کئے شاہ شهن سدا ہان رہا ہا تھستہ سے گرم و چکا ہو سے دونوں صروف لکین آتھار کر چکا اسے خاک پر یہ سمجھا وین رستم جہا کہا جاسا کہ شاہ افواسیاب را فانی مجھے اس سے چھوڑی کب تمن کی فوجی ہو چکی زمین یہا ہن زمین کچھ ہا چھوڑ لگا کئے ہر ایک شہا شہا مناسب زمین جو توفیق ہان</p>
--	---	--

<p>لگا ہاتھ رستم کے چہل گنج بفتح و خضر لیکہ چہل و زور سوار کے بل مل معرہ تہی</p>	<p>مبدل ہوا سارستہ کسرخ گیا پیش کینہ و نامور تھن کو بگنا بفرط خوشی</p>	<p>تھن نے ہر اک باصطرب ہوا شاہ کینہ و نامور کیا بزان و کیو کو بھر طلب</p>	<p>کیا ملک توران کو قہر طلب دیا گنج و زور رستم گرد و گور وہ توران سے آئے لیکہ طلب</p>
<p>کیون قصہ اب اور آیت بگ ہوا جیش آراستہ ایک روز</p>	<p>جنگ رستم بادلو اکوان و کشتہ شمشاد و ست رستم</p>	<p>جنگ رستم بادلو اکوان و کشتہ شمشاد و ست رستم</p>	<p>جنگ رستم بادلو اکوان و کشتہ شمشاد و ست رستم</p>
<p>امیران و کوران سمان دیار کین امن دشت سے آگیا تعب و حیرت کا یہ مقام کہ بڑا کیا اکوان دیو لعیان سنا جبکہ یہ دیو کا جہا نہیں اور کو تاب پزیر نہار سو گور خربجا کے پھینکی گند کیا جاسے تھا خرم اسپر را غرض اس طرح وہ دیو پلید بروز چارم سوار دلیر زمین کو شکاری بیدہ کب کہ دریا میں پھینکو زمین با کور کہا دیو سے پھینک دے کوہ پر الجا جبکہ دریا میں تپ پید بگ زور و دلیری کی گئی تیغ شتا و تھا یک دست پہلوان سلح و لباس پنا کر شمشاد ہوا نمود کا خرس جرتا تھا و ان سپہدار توران کا گلہ بان خبر پاسک چو بان افرسیاب یہ پور لار رستم مرا نام ہی بہلا کیلے تم مقابل ہوے یہ موہی دیکھ جہان ہوے ہوے تھا وہ قتل قتل حال</p>	<p>حضور کے حاضر حضور بلبل کئی سب کو اسے ضائع کیا اگر کہ کیا گور خرنے یہ کام رخسار صحرایں میں سکون تھن سے خستہ تھن لکھا یہ تکلیف بھی تو ہی کر اختیار وہ غائب ہوا کیونکہ نہ پوچھا کر نظر سے وہ پوشیدہ پھر ہو گیا لگے تھا نمایاں گئے ناپید ہوا اور صحرائیں آرم گاہ اٹھا کر تھن کو میں نے کیا جو ہوئی شہر دل بیان بھی گہ گرتا استخوان ریزہ ہون پھر سو رستم گرد و دھوکہ نمونگ لگا قتل کرنے کا تیغ بھینچ بدست دگر تھا تیز نہ کمان ہوا پھر سو دیو اکوان و ان ہوا پھر سوار اسپر و پہلوان کینان پست گئے گولیا و بان سو رستم گرد آ پاشتاب نبرد آزمائی مرا کام ہے عبث سو پیکار با مل ہو وہ ناچار یکسر گریزان ہو کہ تر کوئی پہنچی سپاہ گان</p>	<p>کیا کیا بچ جان فر وان آنکر یہ لئے لگا خسرو بلبل زور یہ سنکر وین موبدان کس ہوا دشت میں آشکار آنکر کہ اسے پہلوان رستم پہلوان وہ میں لیکہ گرز و کمن و سنان پڑا کیم میں پیدا ہوا وین یہ سمجھا تھن بلبل زور رہا تین دن تک تھن خراب کیا خواب میں جبکہ وہ پہلوان ہوا جبکہ بیدار وہ پہلوان سمجھتا تھا یہ رستم پہلوان آئے دیو ناپاک کے پھر وین ہوا نمود و وقت لایا پناہ بلبلین خوب تیراک تھا مہون غنایات اطیع خدا یہ اس چشمہ پر فرتہ رفتہ گیا جو چو بان تھا خسرو کی سلاک روان لیکہ گئے پہلوان آئے دیکھا رستم نامور تھا راجہ شاہ افراسیاب یہ کما وین کینہ کی تیغ تیز تھن ہوا پھر روان پیشتر خبر پدے رستم کی اک ناملہ</p>	<p>کیا کین سپان کے کاک گور نہیں زور میں ہر سب گور لگے کین یون پیش شاہ زمین وہی دیو صورت گور ترا کام ہی تھن اہر من تھن ہوا سو صحر اروان یہ دیو اہر من کین پناہ کہ یہ یکمان دیو اکوان یہ گور نارام تھا دکنو شب کو چو تو پھر آئے دیو اکوان نے وان لگا کین تیراک یون ہر من کہ رہا کین کار دیو شہر دیا چھینک دریا میں کور سوا آفرینندہ مہر و ماہ دلیر و چو نمود بیاک تھا انرا یہ پہونچا وہ جنگ مان کہ گھوڑو نکالینے چہر گاہ تھا وہ ان گئے گئے کو رکھا تھا سو خسرو ان زمین خود شہدہ وان چو چو کیا چو اسکو تباہ و خراب کیا قتل کین و کوفت تیز کھان تھا کلاشام سو پس لکھا و پل جنگی ہزار</p>

<p>کیے قتل کشتن کو شمشیر سے لے کر دے جا رہا ہے سبیل سیاہ ہو پتھر پتھر دھاک دھاک وان سجود کے گیل اور جہنم خروشان ہوا مثل شیر زین لڑا زار دین خواب میں مرد بھرا کیا ہوا تہہ بھلے دغا پیشانی کی مغز دوسرے شہنشاہ نے اعزاز کا کیا کیا رستم ہسلوان پر تار ہوے باغی فطش شام و صبح کے خسرو خسروان جہان بہت مل اور بچ اسکو دیا اکین قصہ کو تازی سے لکھو کرنے سے ہوا شک جکے دیا</p>	<p>کیے کشتہ گردان بہت تیرے سواروں کو یک دست کر کے تیرا بفتح و ظفر رستم ہسلوان وہ گلا بھی اور جا رہا ہے بلند یو پتھر پتھر پتھر دھاک دھاک وان نہن کا مردان پر کا جو کہ جنگ ننگان ہو کر رہا بیک حرب گر گر ان ہوش روان ہوئے پیش رخ فکری طلب کے سیر و زین تیار بہم سرور رستم کا مور کیا عرض رستم نے دین تمہیں کو خسرو نے نصرت کیا اس کے بیان رزم بہرین</p>	<p>مقابل ہوا اسکے وہ شیر مرد پہل نامداران ہنگام جنگ ہوا بادہ ہوا سے شوت تواری کیا پیش رو اسکے وہ جنگی سوار پتے جنگ کو ان شتابان ہوا قواس دیو آسانے کر خیر لگا کئے رستم سے کر کے غریب لکھ کو کیا دیا ان کے بند شانی سے فزاک سے باندھ کر تمہیں کا خسرو شتابان ہوا مہیا تھا اسباب سب عیش کا رہا دور جام نے دلفروز رستم نے نصرت بستو وطن اتمن کا افروں کیا عز و جاہ</p>	<p>کیا اسکے پٹار بہر نبرد کیے کشتہ پھر گز سے بیک وہ سر کردہ فوج تواریں دیار طرف سے تھا سر کے اک ماہر روانہ میسو سے بیابان ہوا کھا دیکے سونڈ کر تو جو مرد دلدار آیا مقابل وہ دیو یہ سنکر تفتن نے دلی کند سدا دیو کے جسم سے کر کے سر جو دیکھا سرد یو حیران ہوا پھر اک حشمت ترتیب کیا رہی بزم عشرت جان جنت مرسدل مین ہوا رن و خون دو منزل گیا کے ہمراہ شاہ کوون کیا دین چھچھکستان</p>
--	---	---	--

رفتن حیزان میسر کیو طرف اربان براسے

جنگ گرانان و فتحیاب شدن در سیدن در غزاری و فریفتہ شدن منیزہ دختا فسیاب
بر جمال حیزان ہسلوان و تہراہ بردش بہ شہستان خود و خبر یافتن افراسیاب ازین
ماہر اوقیہ کردن در چاہ تاریک رہا کردن رستم از بند و رفتن سو ایران

<p>لکے کرنے فرما دے شور و فلما ساتے مین مردم کو شام و صبح سویلو مانان ایران زمین کون قتل خزان چن خوار کو جوان ہون و کین بدیر چہر بکجا جاندار شور کشا لگا لکھنے شہری بل شیر مرد کہار کیا خوش پر بیان</p>	<p>ہسان غریبان و ہماگان نچوڑین زراعت بک شجر یہ خسرو نے سنگ نظر کی پون مجھے علم ہوا ہے شام تو یہ سنگ لگا کین گرد دلیہر وہ اسکے ہمراہ لکین گیا لڑا زون حیزان ہوا ہم نبرد لڑا نایک آبا سو ہسلوان</p>	<p>حضور جاندار گیتی فروز تعدی کنان مین ہزاروں گز نظر کربال ستم دیدگان شہر حیرت سے بولا دیو یہ کار کا زود مود مین زینہار ہوا شاہ سے ہوشمند ہا لڑا زون مقابل ہوا کے سب فقط وہ جان گرم پہکا تھا</p>	<p>لکین آکے اربانیاں کیوز لڑا مان مین خسرو و سرفراز رستم سے لڑا فتنہ ہم آنگین اتحاد حیزان کیو کیوے دلیر وہ کیو لاکا شہر ہار یہ لکھو مین حیزان ہسلوان گواہ بن گشتے مین ہوا خوب نزد نمار کین مدو کا تھا</p>
---	---	--	---

اگر شاہ تورک جو پختہ خضر
 یہ کیا کرے لگ چنبے باجم شراب
 اتحاد غل نامحرمون کو دھان
 پھری گرو شس پنج انجم کار
 گیا وہین دربان غافل شراب
 بھو شاہ شکر بہت خشکین
 شنیدہ کا پر گزشتہ اعتبار
 وہ جہاں اوق میدانہ گران
 کہ ایسا سواران بیکار جو
 یہ سکر تو گر شیور کی نہ خواہ
 در کخ سدود آیانظ
 جو دیکھا ناہ و نیکار در شب
 نہ جنگ دف مرقوہ مایان
 شنید شاہ توران کا پختہ جو
 کہ یانہ نوسون مکر و خدنگ
 نہیں کوئی امن مددگار جو
 دلیر اند آیا در شب
 مقابل ہو میرے جو کوئی جان
 تو نیکی کرے مجھے گرا بیکار
 جو دیکھا کہ بزن دلیر جوان
 کیا ساتھ بزن کے عہد ستوار
 آئے لیگیا سو سے افور سیاب
 گیا وہ گرفتار جب پیش رفت
 لگا کئے جن کا سے تاجور
 مرا یار کم ہو گیا ناگمان
 بیکام ہوا اک پر بیکار گزار
 پر نے پہو بیکار غصبت کیا
 اثر سے فسون کو میں نے خطر
 نہیں نمی بری بخت کر نہ تھا

نوجوان ہو مرے تیرا کسر
 ہو سے دولت وصل سے کامیا
 کسی پر نہ پر راز تھا کچھ بیان
 کہ کسان نہیں دامن بھکار
 کیا بعض یون پیشین فرسیا
 فراخان سال کو کس میں
 کوئی جا کے مان بکے لگا گیا
 حقوت ہوا سپہ روا بیکمان
 تو محصور کو جا کے اب کخ کو
 گیا تا در کخ لیسر سپاہ
 شکستہ کیا دلو بھڑو دفر
 تو اک مرد بیکانہ آیانظ
 سمد جہر و پست بیکان
 یہاں سحر سے تو مستی
 کروں کسطح ستار و سج بیکان
 جہاں آفرین بس ہو چکا جو
 خروشان ہوا آسے جوان
 تو کھوے سرانلو میں بیکان
 چلوں ساتھ تیرے سوسوار
 کرے کشتہ لشکر کو اب بیکان
 لیا آسح و خوجو آید ار
 کسان سر بر بندہ بیکار
 کہا شاہ توران نے انکی بخت
 بیکان گرا ان میں آبا دھر
 سو دشت آیانظ کسان
 او را لیکتی محکومان آنکر
 کہ محکومان میں بیکار دیا
 پوری رو بیکے لیکتی اپنے کمر
 کہ جسے کیا یون اس پر دیا

تو اب شوق سے نوش کچھ کام
 شب روز ریشہ لگے بیکان
 کئی سال گزشتہ بعد شوق
 خبردار دربان ہوا ناگمان
 کہ شاہ بیکان ناموس مفت
 بلا کر کما مصلحت اب بیکان
 اگر کخ میں غیر کو بار جو
 سخن شاہ نے سنک سلاط
 شہبستان میں کچھ سیکار
 سنی باگیا نون جنگ بیکان
 کیا اندرون محل کینہ خواہ
 شنیدہ جی اور وہ جوان بیکان
 یہ دیکھا تو گر شیور کینہ جو
 ہوا سیکے بزن تو بیکان
 ہو بخت بخت بیکان
 یہ کمر و میں لیکے نام خدا
 کہ بزن ہون میں یون بیکان
 میں اس خنجر تیرے اب بیکان
 روا شاہ مجھ پر نہ کئے تم
 گرفتار کرنا ہو دشوار تر
 ہوا تا تھر سے جب خوجو
 نہو طاع نیک یا واکر
 تر کہ یون تو اوران میں آنا ہوا
 لگا کرے صیدا فانی بیکان
 ہو اخفتہ بھڑمیں زیر بخت
 نمودار بھڑمیں توران فانی
 عمار میں بھی جو بھی ناانین
 نہیں ان میں نہ زما میرا گناہ
 لگا کئے بھڑ شاہ توران بیکان

کہ ہرگز نہیں جاسے اندیشہ ہو
 تھا کا جرح پیش وان زہار
 توین پیش و عشرت نمود و بھو
 ہوا سکوا اندیشہ خوف جان
 نیز بیکان اگر گردایران چھفت
 فراخان یہ عرض شمس کیا
 تو پھر اس میں کیا جاکر جو
 یہ گر شیور کینہ جو سے کما
 تو آکشان مان باندھ کر
 کیا کمر ہاں طرف شتاب
 کیا بھڑو دفر ہی جہر شکلاہ
 ہم بے جھانہ میں آبا دھر
 ہوا خروہ زن یون نہ بیکان
 لگا کئے کما رو میں بچ و تاب
 خبر گر و فانی رہا زینب
 اب کینہ خنجر جو مون سے بیکان
 شجاعت کے بننے کا کٹہر
 بہت نامدار و کما میں بیکان
 شفاعت کرے تو مرے کھام
 کہ مرث چاہا بنے باجمی کمر
 گرفتار بزن کو ادم کیا
 تو ہرگز نہ کچھ کام آو بھڑ
 شہبستان میں طاع جانا ہوا
 نوشی سے تیجی فیر و فیک
 ہو سے خفتہ کچھ بیکان بخت
 عمار ہاں کما میں نایان ہونی
 پڑھا سپا فسون بیکان
 تا وہ عصاب کچھ بیکان
 کہ سے بخت بیکان بیکان

وہ ہے کہ باز تو بیخ و بن
نہیں ست ترا سخن ز بہار
مرا بیتہ کو تا چہ آسان
دلیران و ترکان چنگ سوار
رہے زندہ ترگوں کے لال حار
لگا کئے کھینچا اس کو بار بار
برادر نہ تھامے کوئی یا رتھا
یہ انہوہ دیکھا تو حیران ہوا
یہ لکھوہ سردار والی خطاب
نہ بیٹھا تو شہ نے نہ بیکر کہا
جو حیران نے دیکھا بھوکم
کئی بار دی شہ تر شہ بند
کہ کین سیاوش کو تازہ نگر
کہا شہ نے زندہ اگر چہ دون
یہ بیکر رہ جو رہیہا دوسے
اور اک دیو کو ان شنگ گراں
منہوہ کو بھی یاد کیا جیسے
کیا قید نین کو لپچاکے دان
کو دفتر پہ ایذا نہ رکھے روا
سبب محبت کے اور چاہے کہ
وہ بزم کو رونج چہ بختی تھی
سنو کار سازی جہاں آفرین
کہاں جو تازیان پہلوان
جو چو پچے نواک میشہ آیا نظر
ملائے گرازان تیغ و خاک
بیابان میں اک کو آیا غصہ
سو بزم آ یا وہ مانند پیل
ولیکن پہلور وائے روان
غز نملہ بزم کا پایا نشان

کہ لاس پہ تاتسا سید نہیں
تو جان نہ ہو گیا انعام کار
ولے تیرے داماد کی دغا
مقابل مرے کشا کیہ زار
تو مت کہ مجھے بزم نامدار
نگو کہ تھو کو تو گوسار کر
خدا لیکن آسکا مدد گار تھا
یہ بزم وائے نہ سنکر کہا
شتابی کیا پیشاں فراسیاب
کر کرش تو کر اب جو کیا دعا
تو ہوا کہ اسے شاہ عالی ہم
نہ شفا ہوا جب شہ ارجمند
درخت ہلا کو لکھ مارو ر
تو دنیا میں ہوا وید نام نہ
کہا شاہ نے اپنے داماد سے
بیابان میں پھینکا تھو کا پھانسا
نگو کہ ریشہ میں لٹکائے
کو تو بچ کر کھا منہ پھینک گراں
اگر آسکو ہو نجائے شہ
رہی جا نہ دیکھ اس چاہے کہ
کیا اکیسج آب بھی کہتی تھی
کہ گراں گیا سواران میں
یہ راز نمان سر بسر کو حیران
پڑے جا بجا تیرے مدد
کیا دشت کو پختے کو خانے ملک
بہندہ پیغم و خوب تر
خروشان خوشننگان و غیل
عقب سے تھا بزم پہلوان
خدیجی کین صورت پہلوان

اور اب سمت برستان نان
سنی جب یہ گفتا راغریاب
تو اتنے سن و کر اب کو مجھے
تاشا تو میر دیکھ میدان میں
ہوا پر غضب سے فراسیاب
اُسے لیکھا وہ سودا رجب
سنو کار سازی کا تخت کھان
کہ بار و نہ جلدی کو یاں لکھوہ
ہوا پستادہ ادب سے وہاں
اگر کج مطلب ہو دوں مجھے
نکو چن نامور کو ہلاک
ہوا کام سے دست پر وار
سیاوش کو جو قتل تو نہ کیا
کیا سنے پیران نے پیرستان
کہ چاہ تار یک مرن تو بند
دہن پر تو کہ چاہے اب سنگ
نہو موہ شاہ فراسیاب
منہوہ کی ملان دوشی آتی ہے
شفا مت بھئی کو تو پختے پر
کہانی وہ کرنی تھی ہر چہ نام
جہاں آفرین داور دادیں
کہاں کو دوز سے جا کے جب
یہ گراں نے باسخ دیا کیو کو
گر رازان تو تھا آئے بزم
ہوے ہائے سر سویران میں
طرب ساز و شادان صولہ گمان
شتابان ہوا بزم نام جو
کے کے کو کے سر کو تو و بزم
شتابان ہوا بزم نام جو
وے تو سن بزم نامدار

یہ گفتا رستما کہتا جو یاں
وہا بزم پہلوان نے جواب
کہ دیکھا وہاں بچی دلیری مجھے
کروں قتل بیکو میں اگر گراں میں
یہ گراں کو نہ کہتے جو سے شتاب
کیا خلق نے آگے انہوہ تب
کہ یہ بزم آدھو لگا ناگمان
ہلاک سن جو ان کو بھی مکتے
کہا شہ نے آبیٹھا اسے پہلوان
اگر تاج جیسا ہے تو بختہ وہاں ہے
خدا حال میں کہ خوف نہ لگان
ولے پھر چن کہتا ہوں شہ
تو پھر کیا آٹھایا جھلا فائدہ
کہ بھیے کہ تار سر نہ گراں
ہر اک طرح سے آسکو ہو نجائے
نہر نہا لاسن میں کہ دنگ
سناجے اس کی نہ تو شتاب
کہ عرض ہوں شہل فراسیاب
کہا شہ نے دشت کو کھر سے بدر
جو کہ تھو آتا تھا آسکو طعم
ہو تا خیر کار فریاد رس
لگا پوچھنے کہ بیکر کین سے تب
کہ نزدیک ارمان ہم آئے ناخو
ہوے سائے ہم گم سے بیکر
طرب ساز و شادان صولہ گمان
شتابان ہوا بزم نام جو
کے کے کو کے سر کو تو و بزم
شتابان ہوا بزم نام جو
جو دیکھوں تو صولہ میں جیسا

ہوا دل مرا سخت اندوہ کین
 یہ سنگ سہنہا ہے بے اعتبار
 یہ چاہا کہ زمین بدکیش کا
 اسے پیش کیخسرو نامدار
 کہ تو ایسا تھا میرے پور کو
 کرے ہو تو اب مگر کی گفتگو
 شتابی سے بچتے کین کیخسرو
 دو عہد تار پائے لگائے زمین
 کیا کیو لیکر اسے پیش شاہ
 مرا اسے تھا ایک نور بصیر
 کہ ہے وہ گنتار مکر و فریب
 یا سوچ واد تو میرے شہنشاہ
 شہنشاہ کیخسرو کیخسرو کیا
 نظر کر کے وہ طالع وقت پر
 یہ سنگ راہش نے پھر کیو کو
 چتر الافان بزم کو اب بدست
 کہ اختر شہ سوئی گفتار کا
 دشنام با پڑی سکا تو فوالماد
 تو نور روز کا نیکیو انتہار
 عہد کیو شادان یہ سنگ سخن
 یہ انگ کی پہلوان اسنے گھر
 سو ہے ہر طرف ہر شخص کان
 کیا کیو باخا فسر پر الم
 طلب کیو پھر جام کین نام
 بہت غور سے تھا افشاہ کنان
 سو کشور گر گساران نگاہ
 اور رفت اسکی ہر طرف نگار
 چہ چاہے میں فیروز خستہ ہے

کئی دن ہوا دن قاسم کین
 ہوا کیو بے اختیار انگار
 کرے خبر تیرے سر ہدا
 تو ہا کیو اسے پور فرخ شہد
 کہاں کم کیا تو سہا کی کینہ جو
 ملاؤن تری خاک میں برو
 کروان میں چلا جم و ترخو
 کیا خستہ کین کو اسکو کین
 بچشم پر آب دل کیخسرو
 کردل شاہ تھا جس شام
 کیسلا ترا بس قرار و شکیب
 کر کین نے مجھ کو کبا سوگو
 سنا تھا جوئے وہ ہے کما
 کیا پھر گرفتار بند گران
 لکے کین پیش شد نامور
 کہ رکھ جمیع خاطر تو ای نا جو
 ملاؤن مجھے تیرے فرزند
 اسے کچھ بھی نہ مارا باور تھا
 خیر وین زمین انکر شادشاہ
 کا اوے جو نور و درخصل ہل
 و عادی کلا سے سرور زمین
 زمین پھر سواران بہ خاک
 ولکین کین کچھ نہ پان شان
 دل زار قیاب اور چشم نم
 لگا و کینے شاہ کشورستان
 سو غمت کشور شہ خروان
 بڑی جب نے کیا دیکتا جو شاہ
 کہ نسل کیانے ہو وہ کلاہار
 سلاسل کیخسرو شہنشاہ

غرض باجم و دو کیا بیان
 یہ سمجھا کہ مشک ہوا وہ چوں
 کہا ملک کو درمنے پھر وین
 وین کیو پھر با دل در منہ
 کیا تو نے مجھ کو تباہ و خراب
 تجھے چلوں میں خسرو کی
 کچھ بیل کین کے بعد ہوا
 ہوا نیلگون کو جس زار
 کیا عرض اسے شاہ کیخسرو
 اسے کر کے کم آپ کیا بیان
 بجز تو سن بزم پہلوان
 یہ سنگ پھر شاہ اندوہ کین
 پھر احوال کر کین بر جہانم
 کیا شہ نے پھر مودلن کو
 کہ تو ان میں جہنم و وہ چوں
 سو ملک تو ان میں کیخسرو
 یہ کتا تو تھا خسرو کیخسرو
 کہ شاہ نے پھر کراہی نامدار
 مبادا نمو و سے اگر آگمی
 نظارہ کروں جام کیتی نا
 جہان میں تو رہ جہانکست جہان
 روانہ کیو نے چار سو
 جو نور و فرخی ہوا جاوہر
 جو خسرو نے دیکھا آفتاب
 شاہ جوین خات فلک
 دشنام بزم نامور کا زمین
 کہ بزم کین زمین کیخسرو
 کیا شہ نے پھر کیو سلوان
 نہ اندیشہ کر کہ خدا پر نظر

یہ تو سن جو پایا سحلا بیان
 گرفتار سرخ و بیلانگین
 کہ ست کین کہ پرتو تیغ کین
 یہ کین سے بولا با ملک بلند
 کیا چشم و دلی سے میرے سرخ
 اساس حقیقت کیو کی
 اسے لیکل وانصر کر فلکشان
 ہوا سو بے ہیوش انجم کار
 میرے سر پہ آئی یکایک ہلا
 یہ کین بدیش نکست نشان
 نہیں اور بزم کا ہرگز نشان
 لگا کیو سے کین خسرو کین
 دیکھ ہو وہ کرنے لگا وان کلام
 کیا دیکھو احوال بزم کا اب
 وے کی گرفتار بند گران
 وہاں جہاں تر کو کین کینہ
 وے کیو کو تھا ہر ہر زمین
 بے جستجو جمیع ہر سو سوار
 تو مت کیو جو میرے دل نہی
 کہ دریافت حوال پور دکا
 اچھشت و دولت و فوٹان
 کین جہاں کین کیخسرو
 تو پھر پیش کیخسرو نامور
 پریشان دل و مضطرب شاہ
 لکے تھے وہ اسن بزم میں طرہ
 بدیدار ہوتا تھا ہر زمین
 بصد سرخ و خوار کی گرفتار
 ترا پور زندہ جہاں پہلوان
 کہ اوے رہا ہو تیرے

وہ بوللا اسے خسرو نام جو
 تہمتن جو بیل فلج تہمتن
 ہوا یوں کے نام شہر بار
 زبا نیر جوتن اور کھن من
 کارام سے اچھٹن من ہون
 دے بزن نامور کا یہ حال
 مرابن ہلاوان پور ہے
 یہ لکھو پچاک نے دل فروز
 جو نزدیک ہو بچیل نامدار
 وہ خست ہوا ہر میاکیا
 ہوا رستم گرد کا مع خان
 پے تہن پور بود لیسر
 زمین بوسن یاد وہ جنگ آزما
 اگر سنے آوے تیر و سنان
 الگا کئے خسرو و اسے پھلون
 تھنن یہ بوللا اسے تاجور
 شتابان ہوا بیل بازارگان
 یہ سکر عواشا دشاہ جمان
 گروا یہ ہشت ادیم بادا
 شتر بار بار پر نیان و حریر
 بلان برد آریا یک ہزار
 تہمتن نے جب قدم دلاں کیا
 نوگرین کو رستم نے باخیا
 کیا یہ سخن گروئے جہان
 کہ گرین کو اب شہرہا بھیجے
 کہ بزن رہا ہو کے آو ادھر
 ہوا خاصا لب سبک ہلاوان
 تہمتن غرض مثل بازارگان
 ولیکن ہوا رستم شاد و ہر

شتابی سے پروا کی بجلی ہو
 یہ کیا نام سے سبک
 شتابان سے رستم نامدار
 فغان کھینچا تھا ہر دم
 یہاں تہ زبا خستہ کرون
 ہوا اسکا اعلیٰ یوگرین کمال
 مرے دیدہ زار کافور
 رستہ فغان اجم تاسر روز
 تو وہ میں حکمت کا مگر
 وہاں تخت زلزلہ پاکیا
 کہا تو جو پشت پناہ کیا
 گوارا تو کر رنج آئے تیر
 دعا و شاکر کے کئے الگا
 تر حکم سے میں نہ موثران
 بلان قوی جنگ تہمتن
 سپاہ گران لیکے جافان کر
 کروان جاکے کمر بایلی
 مہیا کیا خست سوداگران
 وہ شتر بار بار گویا ہوا
 تحائف ہر اقلیم کے بے نظیر
 کے مہرہ رستم نامدار
 یہ گرین نے اسوقت سے کہا
 کہ صا دہوتی تھجے انی
 ہوئے پور گرین رازی کا
 مرے ساتھ خست نہ بھیجے
 تو جان بشی سکی نہ ہو
 ہوا سادہ رستم کے گرین
 جو انکار وہ تعابیر بجاہان
 آفات گرین پایہ و ن

کہ جاون چھوڑا لافن نگرین
 مرانہ لیجا سو سیستان
 آئے جاکے نامور دیا شاہ کا
 یہ سنا تہمتن نے پا سخی دیا
 بہت میں کھینچے میں نگرین
 ترے درد سے میں بکھر خستہ
 تو رکھ جمع خاطر نہ کر اضطرار
 برو ہمارم ہسان ہوا ساز
 گئے سنا لے کو سب پھلون
 بٹھایا تھنن کو اس تخت پر
 مددگار دزان ایران دیار
 کہ تیرے ہوا اسے بل نامدار
 کہ اسے شاہ شاپان کو زین
 میں اس کام پر تہمتن ہلاوان
 اٹھنن ساتھ لیکے تھنن
 تو ایسا ہو کھاکے و چو پنا
 کہ اسان ہو یہ کار شکل شتاب
 جو طیار کی رست سامان ہوا
 ہزار ہا مہا سے سیدہ شتر
 ہزار شتر اقصا ہمراہ تھے
 وہ پہنچے ہوئے جامہ کاروان
 رہا کر کے اسے گرد و فرخندہ خو
 کہ لینا خطا جوابا و شتر
 کیا عرض رستم نے پھر لاہم
 یہ رستم خسرو نے باخیا
 کہ دن و رات لکھن کی شاک
 ولیکن سوچو قید کے پیر
 کوئی غمہ پیران و اسے کا تھا
 جو احوال کو جب بیل چھپر کا

الگا کئے خسرو و اسے پھلون
 کہ تا آوے بان رستم ہلاوان
 سب احوال بزن فصل کہا
 کہ اسے کیو مہرا را دہ پتھا
 نہیں جا بہتا دل کہ چھوڑا فلان
 پے کار بزن لکھن ہون
 کہ لاؤں رہا کر کے اسکو شتاب
 روانہ ہوا رستم سر فراز
 وہ آیا تو خسرو ہوا شادمان
 وہ بیٹھا تو کینہ و ہامور
 بخصم افغانی تو بچیل و ہار
 نہیں چارہ ران کوئی نہیں
 ترا ہون میں اکا کر کترین
 چھوڑا لافن بزن کو اب زودتر
 اروان لیکے ہو شاک جنگ جو
 کرے قتل بزن کو افرا سیاب
 لے دستا فکس ہوا فرسیاب
 تو رستم دوان سکو لافن ہوا
 متاع گرانہ یہ پاکیزہ شتر
 ہزار ہا خوب و دلخواہ تھے
 بنے سر ہر صورت ساربان
 مجھے لیجا اب پنے ہوا تو
 ترا نام میں خداوند خست
 حضور شہنشاہ کیوان علم
 کہ یہ عہد میں نے جو دلیں کیا
 ملاؤں حق سکا تہ خوان
 بکھ شہنشاہ سجاسے پیر
 مقام آج بکھ بلیتن فر کیا
 سو دشتک روز پیران کا

جس طرح تھوڑے دیکھتا تو آیا شب
 کیے کیے شیش اور کیا بجز روان
 لگے جو چھنے اسے بخت جوان
 رکھوں ہونے کی سرور و نعم
 وہ بولا کہ تو شہر میں جا کر رہ
 جو اب جگہ آگاہ پیر و جوان
 ہوا گرم بازار سودگری
 سوستم گرد آئی دوان
 خبر زمین ناموس کی کہین
 وہی جو خان کو کا پور ہے
 نہیں جھکے جو بار میں شکار
 نہیں گویا دوزخ سے آگئی
 لگی کئے یوں کہیں لکڑی ایک
 کہ بچا ہی ہوں اور شہر میں
 سرخسے سے پھر ہونے میں
 بیان کر کہ تو کون ہے کیا مقام
 منیرہ میں ہوں خشت فریاد
 پھر دین ہونے میں درج حال
 وہ ایک جاہ مالک میں ہے
 کونین کے دہن پر سناٹا
 تو بوجھ چا سکی سے چٹھام
 کہ لہجہ تو یہ مرغ بریان و بان
 وہ خام جو رسم کی تمی لگی
 کہ ہر غصہ کھینچتا تھا تو وہ
 منیرہ بیو کی کہ میں نے کیا
 وہ بولا کہ اسے طرح لاف نام
 طعام اسے تیرے لیے جو یا
 یہ جو پاس اسے آخری روز آنا
 شہان ہونی تو ان وہ دلور

حضور کی شکر کہ شہر لایا شتاب
 نہایت ہی پران ہو شادمان
 تو جی کون آیا کہان بہان
 متاع گرانمایہ و دل بسند
 مے پاس لے شوق اس کے رہ
 لایا پران سے آیا جھانک لایا
 ہر اک حس کی تمی وہاں تری
 وہ دیکھ کر بار بار کہان
 نہ پہونچی مگر سوئے پران میں
 پڑا قید میں سخت غم پر ہے
 کسی سے بھی وقف نہیں تھا
 گھر مفر منیب تو نہایت ہی
 کہ بچا لگی پر مری کر نگاہ
 پریشان و دلور میں بچیدون
 یہ بولا کہ زیر سپہ برین
 ہوا زور دیکھون عاقل ارقام
 لایا گردش آسمان خراب
 لکھا تھا غصے ہی سر پہ
 ستمیہ جہج پر کا یہ ہے
 کیا سناٹ کا مایہ راستیان
 وہ بوجھ چا سکی سے چٹھام
 کہ لہجہ تو یہ مرغ بریان و بان
 وہ خام جو رسم کی تمی لگی
 کہ ہر غصہ کھینچتا تھا تو وہ
 منیرہ بیو کی کہ میں نے کیا
 وہ بولا کہ اسے طرح لاف نام
 طعام اسے تیرے لیے جو یا
 یہ جو پاس اسے آخری روز آنا
 شہان ہونی تو ان وہ دلور

وہ پیر گرانمایہ اک جام نذر
 ولکین گرانمایہ کہ زینار
 یہ پران کو رسم نے باغ و باغ
 ہوا اسے وار و تر و ترین
 نہیں مال کا تجھے تیار کچھ
 تباہی کے حضور نہ نامور
 منیرہ نے یہ جبکہ باقی خبر
 کہا یوں کہ اسے مرد عالمی
 کہ اب تک نہ کوئی ہوا چارہ
 ہوا پختہ رسم نام جو
 کہ یوں میں تو اک دم ہلاک
 منیرہ لگی رونے ہزار بار
 نہیں چاہیے سرور ہی تھے
 یہ آئین ایراق جو دور تر
 پڑا تجھے کیا رگی کیا غضب
 منیرہ لگی کئے کے فغان
 محبت سے یزین کی ہی نامور
 کہ یوں کیا میں حال تیر نکاح
 بندھے اس کے زنجیر میں تیرا
 دلاسا ہے یکے وہ پلٹن
 وہ طور اسے رسم ہی نکاح
 منیرہ نے جاکر دیا یہ طعام
 کیا تہجد دیکھ انکشت تری
 وہ بولا کہ راز کو کہان
 وے ہلاک ہو تو جو بیکان
 کیا یہ منیرہ نے اسے بیان
 یقین ہے کہ رسم جو وہ کا
 کہ جسے جو کہ تو وہ کیجیو
 یہ گویا فرمان رسم نام

کہ اس جام میں بے ہمتی گھر
 کہ یہ شخص ہے رسم نامدار
 کہ بازار گل ہونے پران کا
 کہ تو صاحب داد و دیو میں
 کسی کو نہیں تجھے یہ کلمہ کچھ
 خریدار دیا تو اب و دیو
 ہوئی نہ شتابان و شکستہ
 تھے کچھ کی گویا زبانی خبر
 کسی نے نہ چارہ کی کی خبر
 کہا رو برو سے رسم دوزخ
 نہ سردار یون میں نہ چہ پلوتون
 ہوئی دیدہ زار سے انگاہ
 غلہ و ملک و سر سے مجھے
 کہ یہاں رکان کی بخت و پیر
 ہوئی جو گرفتار نہ تھے
 کہ یوں حال پائین کیا پائین
 پڑی افسر و تخت و دور
 پڑا انگاہان اس کے سر غضب
 فغان اسے کھینچے عین و سا
 لگا کئے اسے کہ اسے گمبد
 یہ سنار تمن نے اس سے کہا
 ہوا یزین پلوتون شاد کام
 لگی کئے و یون وہ شاکہ ی
 تو اسے ترے یزین کون میر بچان
 ہر اہیت و تہیای پلوتون
 لایا ہوا یزین اک کاروان
 کہانی کو میری اسبابا بان
 انصاف کو تو راہ مست و دیو
 رہی وہ پری پیکر دستمان

کئی نصرت شب الظلم جگر
 زمین بر کونین کے رکھنا
 کنوین میں جو وہ تھا گرفتار
 وہ زنجیر تری زمین پر
 کوران ایک بھولن میں
 اسیری سے تیرن کو کرے
 جو مانند دیوان یمان آن کر
 جلون ساتھ تیرے میں
 غرض رخم و زین پہلوان
 کیا باستان کو کس ملک
 پہنچا پھر دیان رستم نامدار
 کونین میں جو بزن گرفتار
 غامی ویزان کی آیا میں
 پہنچا کونین شاد کونین
 ہر ایک کو کونین میں
 یلان کے کیا جاکے آرام
 ہمارا ہے ہمارا پھلوان
 مقابلہ کیا کونین زین
 ولسا مہر میں تاجیک
 دلیری و عوی و جرات مری
 ہر ایک شرمندہ افروسیاب
 دلیرانہ جہلم پیکار جو
 سنی جب ہواران گرفتار
 تھمن نے یکوین گرفتار
 ہوا جہم میدان میں کچا
 کے کشتہ و خستہ صدمہ ہزار
 سنا جیکر غم و لغوار
 کیا بیکر و یک و گاہ شاہ
 عان کئی تھمن نے بھی

تھمن نے سخت جان
 دیا پھیل سکوا شاد
 نکالا اسے لکر مگر
 لگا کئے پیراج پھر نامور
 ہوئے شہستان افروسیاب
 دلیرانہ ساتھ اپنا لگیا
 شائبہ ہوا خوف رہ سپر
 کونین پہلے توران پہنچا
 سو قلعہ باہفت جنگل
 کے قلعہ میں پورہ پورہ
 سو خانہ شاہ توران دیار
 ہوا بزرگ آج بار
 حرا نام پر رستم پہلوان
 رستم کے کس کس کس
 شہستان کے کس کس
 دیکھ جہم صبح افروسیاب
 توران پہنچا جنگ و لڑان
 تھمن نے کھینچا ہست ہست
 مگر کونین جیسے مانگ
 بہت آزادی پسند تری
 سواروں بولایا کرے
 کونین و رستم جنگ
 ہوئے حمار و سوز و گماہ
 کیے قتل شریان بہت
 کیا سو میں دم افروسیاب
 پھر آپ بقیع و طغ نامدار
 ہوا شاد و سرخ و سوز
 تو اگر چہ نامدار کئی شاہ
 شہنشاہ کی لایا بجا بند

لے بہت کوران جنگ
 چرا سنگ مار سوت میں
 گرفتار نہ پھریا آسے
 کہ کھینچ بہت تو غنیمت
 کیا اسکوا معلوم ہو بہ سخن
 ورنہ کھینچتے تورانیان
 لگا کونین بزن نامدار
 کیا منع ہر چند رستم نے
 زروی دلیری شہستان پہنچا
 سپر ساتھ آکر کئی کونین
 یہ آواز دی جا کے دلیر
 ذرا سوچ و لین کہ جو
 پیا واز شکر صدمہ اضطراب
 پورا کونین پر کھینچا
 سو اسے کئی پر کھینچا
 سپر لکے آئے کارزار
 مبارز لگا کئے رستم طلب
 کھینچا کس شاہ افروسیاب
 کئی بار دیکھا جی تو نے مجھے
 زبون سخت میں مجھے پورے
 کہ اسے نامداران کونین
 نہ جانہ میں میدان جنگ
 سواران توران پرانیان
 ہوئے کشتہ تورانیان
 گیا اسکے دنبال رستم و ان
 زرو مال سب افروسیاب
 کئے مشوا نامداران تمام
 تھمن کو با صغوشی لگیا
 منیرہ بھی و بزن پہلوان

سرباہ پر وہ دلاور
 ملی کسے حد سے توران میں
 کسے شہابی لگایا سے
 منیرہ کو تو لیکے جاپا شتاب
 اگر کہ بہان رستم پہلوتن
 کہ نام و قصا رستم پہلوان
 پنجا فون مجھے چھوڑ کر نہ ہمار
 کیا ساتھ رستم کے وہ نامور
 مقابل دیان باستان پہنچا
 ولین کسے کشتہ یکسر میں
 کہ سن لے تو ای شاہ بیلا
 ر واکون رکنا جہم وادی
 اگر دیان ہوا شاہ افروسیاب
 پھر اواس لیکر میل نام جو
 کونین اب ہمراہ ایلیان
 ہوا شہ رستم بھی و بزن ہمار
 کہ ہوجم ہر دے کونین اب
 اگر کہ تری فوج جی جی سب
 کہ دی میں تنہا بہت مجھے
 تو آیا جہم میدان بے کارزار
 یہ جہم رستم کے شہنشاہ
 نہا بزل کا زندہ و کاس و دار
 ہوئے گرم پیکار باہم و لڑان
 رستم غالب پرانیان سرسپر
 وہ فرنگ مانند شیر لڑان
 کیا لیکر سواران شتاب
 ہوئے دیکھا کسے شہنشاہ
 شاہان ہوا رستم گرد کا
 کہ جب حضور شہنشاہ و ان

ہوا شاد و خوش و پاک دین ہوئی ختم برین ملک بستان	ہوئی گرد و غبار و غم جنگ کردن برز و بار ختم و رسیدن افروسیاب	ہوا دور خاطر ساندہ غم لگے رہنے مسرور و شرم بزم سنو قصہ برز و بستان
--	---	--

در ایران و فتن کی خبر و بقیہ ایوان و افواج کران و شکست خوردن افروسیاب بازنقرین بطرف توران

جونا کام ہو کر بعد از غبار کاسے باد و شبنم و دھواں ہزار آنگے وہ طلبکار آب دوانہ ہوا یا آج پھر وہ سوار چو ہوا سپو امین تو شاہنشاہ حرالک شمن جو ختم نام اگر یہ نمود تو جزا ت نہیں سنا جب یہ ہر دوزخ و دلیلیں	سوچیں کیا شاہ افروسیاب نہیں جانتا کیسے نام پدر لایا آستانے پانی شتاب بھگ خدا یہ ہوئی بار دار مرانا کم مادر سے برز و رکھا دلیری و مودی میں شہر عام کہ ہر گرم گین فوج ایران میں اگر فوس حد حریف شاہنشاہ	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر
وہ مین جو مانند یکصد ہزار نہ ہرگز کسے تیغ و ناوک اثر تو صد کوہ وادہ من کوڑیہ کوں رکھا نام کیون شاہ افروسیاب ہوا اس نواہان مالدوشاہ اگر توں مجھ کو سالار فلتین کر دین نہیں ہو کے یہ کار جو سو خانہ برنج کو لایا شتاب	وہ مین جو مانند یکصد ہزار نہ ہرگز کسے تیغ و ناوک اثر تو صد کوہ وادہ من کوڑیہ کوں رکھا نام کیون شاہ افروسیاب ہوا اس نواہان مالدوشاہ اگر توں مجھ کو سالار فلتین کر دین نہیں ہو کے یہ کار جو سو خانہ برنج کو لایا شتاب	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر
سوروز ہرگز کوشت نے کیا کیا آکے ہندو سے اسنیہان مجھے تاب جنگ نہائی نہیں کیا اندازان تو راں کو پست مرے آکے جی پست بل بلند نہ کو مفت جان توڑی کیسے موافق ہر دوزخ و دھواں ہر ہلاک برز و کو اب زودتر لے کرے فتنہ میں ہوس	سوروز ہرگز کوشت نے کیا کیا آکے ہندو سے اسنیہان مجھے تاب جنگ نہائی نہیں کیا اندازان تو راں کو پست مرے آکے جی پست بل بلند نہ کو مفت جان توڑی کیسے موافق ہر دوزخ و دھواں ہر ہلاک برز و کو اب زودتر لے کرے فتنہ میں ہوس	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر	تو آیا نظر راہ میں انجمن سنا جیہ مان کا کران فریاں ہوئی اسکے دل چوچن غافل خدا جانے تھا کوں مہیوں جو دیکھا آست شاہ فلتین جیسے سخت بل سے جان بکلی کیاں جیہ مجھ کو کیسے غم تو اس گرد سے جی رہاں بقدر
ہوا شاد و خوش و پاک دین ہوئی ختم برین ملک بستان	ہوئی گرد و غبار و غم جنگ کردن برز و بار ختم و رسیدن افروسیاب	ہوا دور خاطر ساندہ غم لگے رہنے مسرور و شرم بزم سنو قصہ برز و بستان	ہوا دور خاطر ساندہ غم لگے رہنے مسرور و شرم بزم سنو قصہ برز و بستان

سنا جبکہ خسرو خوشنود و فغان
 نظر کر کے برزو کی ترکیب کو
 ترسے سر کو توڑ دینا بھی گزرتے
 بھاڑ کر سیکھ لوں میں جسے ہنر
 یہ لکھو و ہنر ناظرین کی لکھیں
 پیادے ہوئی بارش تیر پر
 بہت مزینک غریب ضرب بھی
 کیا زور اتنا پایلو کر کر
 تھمن نے جانا پٹا ایک کوہ
 وے از رے عقل و فہم و ذکا
 تھمن سے برزو یہ کہنے لگا
 ترسے دست سر کو نہ بچ کر کیا
 یہ برزو نے اندیشہ دل میں کیا
 پرستے میں از سر ہوا و ترب
 بہم جھپٹیرا ہوا یہ سخن
 جو برزو گیا پھیل فراسیاب
 مقابل ہوا جسے کج آنکر
 نہیں اسکو بیکاسے خوف و بیم
 یہ گفتار کرتا تھا برزو آدھر
 مرے ہاتھ کو کج پہنچی شکست
 نہیں اور آتا نظر کوئی مرد
 تو برزو سے لڑنا بیت بیست و ست
 روانہ کروں سو بندوستان
 یہ سنکر نہ کچھ نہ بے باخ دیا
 جو تابان ہو خوش شہادت پگاہ
 نہیں جھکنا نہ رکھو و ہنر
 ہمارے ہی قالب میں جھپٹ کر
 مقابل ہوں باخ و زور و خد
 سحائے سخن ہن کروں فراز

کہا تب کہ اسے رستم پہلوان
 قرین شیر ہوا جنگ جو
 سمجھو کہ تم جھکنا لبر سے
 مرے ساتھ مت نہ ہونہ ہمدرد
 خدنگ کاٹا لاسکو پہلوان
 شاہ تیر ہر گز ہوا کارگر
 اکی قیامت بھی یا حرب بھی
 کہ تو ٹاڈ وال کمر سرب
 ہوا حاضر سے گز کے پس سہوہ
 تھمن نے کچھ طوطا لیا
 تعبیب جا کر گدو جنگ آزما
 یہ سنا تھمن نے ناسخ کیا
 مسادا کہ یہ کر زور آزما
 لگا کہنے برزو سے رستم کہ اب
 تو پھر برزو و رستم بیلین
 تو لولا کہ اسے شاہ عالی جناب
 کہ تھمن کا فولا و سخت تر
 مراد دل جاس پہلوان دویم
 کہ کما بیان اب داسر سیر
 نہ ہر گز رہا زور بازو و دست
 کہ ہو برزو گرد کا ہم نبرد
 ولیکن وہ جو سو بندوستان
 ہوا لڑاؤں فرامز کو ایسا
 تھمن کو پس ہر جی جھٹ کیا
 تو برزو سے من جائے ہن درخواہ
 نہ میدان سمور و ہن گز
 سو جنگ کی ہن شاہ لڑکھن
 کروں غریب ہن کی سبک
 دلیرانہ ساتھ اسے ہن گز

تو برزو سے اچا کے کچھ کچھ
 کہنا غرور نہ ہکے مانند سیر
 لگا کہنے برزو لاری پہلوان
 اگر تو ہی تھمن تو میں بھی چوان
 تھمن نے اک ہمارا و ہن
 ہم پھر ہوسے لیکر گزراؤں
 ہوسے گز پر خیم مثل کیان
 طرح شیر غنہ کے ککے کور
 ہوسے پیکار ٹوٹی سپر
 نہ برزو پہ ہر گز ہوا آشکار
 کنگھرا گز کر کوہ بر
 مجھے رنج کیا ہو تری گزرتے
 رہا اب کہ شیم گزراؤں
 یہ تو اسے عاجز ہوا وقت
 کہ ز گویا سے سو خیم گاہ
 تکر مجھے زور پر اپنے تھا
 تن سخت برائے کچھ جنگ
 نہیں جھکنا معلوم نہ نہ ہمار
 ادھر شیش سر و جو رستم کیا
 مجھے سخت برزو نے عاجز کیا
 فرامز میرا دل اور سپر
 وہ پھیلا بندگی ہر گز جنگ
 نہ پہنچے فرامز زبان جنگ
 گیا جگر رستم تو آشفہ ہو
 سنان کروں سفتہ اسکا بگر
 کہا کہ گور نے یہ سخن
 مبارک ہو شک و شبہ و زور
 کہ ہے جنگ برزو کو دلیر
 نہیں جگر گردان خواہی ہن

یہ سنا لگا بیلین بید رنگ
 کہ جاسے تھمن میں آیا دلیر
 تو جو سیر و سیر میں ہن چوان
 نہیں اب کے اگر کشتی کتاب
 ہوسے سطح دریا کے میں
 نبرد آزما ہر دو جنگ و ران
 ہوا میل کشتی ٹھیلین آران
 چہر اک گز برزو نے مانا زور
 ہوا پرالم رستم نامور
 کشتہ ہوا دست جنگی سوار
 قوس برزو کرتا اسے سیر
 کہ جو جنت ترکوہ البر سے
 خطا جو اگر ریبے غافل بہان
 رکھو زور فردا پہ تو تو جنگ
 ہوئی جاس کا سودہ کسبہ
 وے طرف اک گز و زور آزما
 ہوا کارگر کچھ گز و خدنگ
 نے خاک میں کون انجام کار
 تو با چشم ترشہ سے کہنے لگا
 نہیں جھکنا مقدور بیکار
 یہاں اسے جانا نہ ہوتا کر
 یہ دلمین جاک گدو کدنگ
 ہم جنگ و قوت ہو تب تک
 لگا کہنے یون خسرو نام جو
 ملاؤں نے خاک خون سیر
 کہ اسے خسرو خسروان زمن
 کہ حاضرین سب کے بہان زرم
 ستیغہ ہر گز نہ ہن شیم
 کہیں جاک برزو پر تیر زمین

دگرگون ہو رنگ زما دگر صلہ رستم کرد جنگ آزم کاری تو اس وقت طیار کر بلاتون میران ملک سیرغ کو دلیران ایران یہ سنگر خیر نه شمره بهان کر تو ای بلوان حقن نه پھر بادل درمند محبصع میدان جب آن کر ہوا دم کار سے بیکار مین پھرتے مین پوچی خبر ہوا نیلین لیا پلین نے مین تو پوچی مجھے راہ مین یہ خبر فرامز سے جب سنا یہ سخن دم صبح پھر برزو کہند ور فرامز سے رستم پلین یہ برزو سے کہنا کہ پوچی مود جو دیکھا تو کہین جو دان گم کہا شاہ نے یون فرامز کو روان کر کے کوسن بل زو مند فرامز تھا بسکہ چون بل شیر سو جنگ آیا تو باحد طرب تر سے ساعی کل کہین کارزار سخنی اسکی برزو نے آواز دلکچ جو کیون پوچن کے نور ہوا کشتہ یا خستہ شاید مود فرامز بولا کہ دیوانہ ہے یہ لکھو دیے سب نشان نبرد وہ بولا کہ ہون رستم پہلوان سنا جبکہ نام مل از جہند	تو جو مل مین آکر کر نامور سرا پر وہ مین حرکت کیا کہ ہون محم مین شتابان شتابی ہون سیرغ کی جاتو دوان میں رستم کے سنگر تو قائم رہے پھر بلوان کہا یون کہ نہ رستم ملبند کہ جب طائر نو کی دیر سو خانہ جانا ہون چارین کہ آیا فرامز جنگی جو ان دیے بو سے آلا چم چون کہ برزو سپہ لیک آیا دھر انگ کتے تب رستم پلین بکارا سو زنگہ آن کر یہ بولا کہ مود شاکر ہوا تھا جو مل جسے گرم نبرد وہ دور سے آٹا جھنگ شتابی تو برزو سے پوچکو یہ برزو سے بولا بانگ بلند درخت و ترموند چہ دلیر گر سیرج جان اپنی تواب گیا جب ہوارات کو باجہ لگا کتے مین کہ دیر غضب تو ہا ہون آواز کر گیا اور کہ دیر و رضا جو را ہم نبرد تہیز و خرد سے تویر گانہ یہ سنگر و غوغا حیرت مود مقابل نہیں پیر شیر زبان تو برزو و ہوا سخت	کہا شستہ گو در نے اسطرح زوارہ سے بولا کہ اسے ہمان پوچکو دیوان تل ترس ملون زوارہ نے سب کیا دیوان انگ کتے ہر ایک سے پلین فرایان سے جش نکر زوارہ بستر گیا بس مرا قحک کہ یون جنگ کیا اوست شکستہ یہ سنگر کے رونے سب نامدار ہوا دور سے اہم سرسبر فرامز بولا کہ اسے پہلوان یہ سنگر و پانے ہوا مین و ان تو اکرام کر جا سو غم گاہ کہ او سے کھسکتے کوئی مود مرا سرسبر لیک ساز و راقی دیا شتابان جنگ ہمد کا فرامز یہ پیش خسرو گیا مبادا کہ کہین پوشت و مان نہین ہم نبرد و ہوا جو ان ہوا است برزو سے دیکھکر فرامز بولا کہ اسے کہنہ خواہ کیا شب کو باعش عشق مود اکا سب راقی لباس جوان نہین گردنہ برزہ جی یہ مگر وہ ہر زہین نووے تیر وہی ہون کہ شکو کیا تھا بلوان لگا کتے ہر یون فرامز کو مرا کام فیل افغانی جو ملام فرامز نے لیک کر زواران	کہ مین کیا آب بیان سطح ارادہ جیہ یا سوستان سر و دست کا پتہ مان کر کہ ہر غم رستم سوستان تر سے ہی سب جیہ انجمن یہاں رکھ تو پانے شتابان فلک کیا جھکا آستان ہنگ بنے کام کیا کئی خستہ سے توقن ہی اسدم ہوا شکار ہوا شاد و مست اسے دیکھکر یہاں مین جو ہند و کستان غرض کر کے بلوا پوچیا بلوان کہ تادور ہو سرسبر رخ راہ کیا سب کہین ہر اسے نبرد تو جاسکو میدان پر پلین سوار انوش خورش پر ہو گیا خوشی سفین ہوش حاصل کیا یہ سنگر شتابان ہوا پہلوان تو بلکے مجھے کہ کارزار ولیکن یہ بولا کہ اسے کہنہ دور دلیران کو ہر زنگہ برز گاہ مجھے اس خوشی کا چاہنا نہ وہی جو جو ویر و رضا بلوان تو بولا و مین برز و کہنہ دور مقرانی کا دیر سب لباس کہو کا غرض آن مین غوغا ترا نام کیا اس بل ناٹھو بجز جنگ نہیں انہیں و کام کیا سخت برز و کو عاجز و مان
---	---	---	--

<p>ہیاسے جو تھی ضرب بالاسر ہوئی ریزہ ریزہ چھلکی بھر اسے کشید کرانہ و شواصحا ہوا گریہ برز و سیر کند ہوئے طراوت جو تورا نیان بدست گر گز کو بان تھوکان تھقن نے اندیشہ میں کیا سواروں کے حمد فراوان کیا کیونچے میں دوشیزکے تھکا کندباب مجھے دیکھ کر دم بڑک ہووے میں سق کشت خون ہنگام شب کے افراسیاب ہوا شاد و خیم و نامور ہوا پیش خسرو شفاعت سو خاندان رستم سے لیگیا رہا بندست پھر نہ اکدم کیا</p>	<p>تو بر گز ز فرصت ملی اسقدر پریشان ہو زخم سے مغریر ملے یہ منظور زہار تھا ملے شاہ توران ہوا دھڑ تو ہو پئے ادھر سے بھی برانیا چپ دست چون تک نگران کہ برز و مبادا کین ہو رہا بہت حملہ برز و نہ بھی وایا کہ دونوں پہلے کان و شہر گیر تو کرافہ جا کے ترکو نکا نک کہ دامان مجھ پر ہوا الار کون کہا جا کے پریشاں شاہ شتاب ملے نہایت سے فتح و لغر سرخون گدرا وہ شاہ بہان فرامرز سے پھر یہ کہنے لگا خیر یافتن شہر و مادر</p>	<p>کہ برز و کر سے ہم آہم رہا زمین پر گر ابرو و نہ و نہ یہ چاہا کہ لیجا کے کہ سیر سواروں کے بولا کہ فرسیاب سنو و روت بل اوج بند پھر اسے میں ہو چکا بانڈا رہا کہ وہ میں دست پہ کند بہت سخت زور آفا بھی زوارہ نے وہ میں فرامرز کندا سکودیکر وہ مرد دلیر غرض مہر تابان ہوا بیکان تو اب اسے لڑا کہ تو را کی راہ نے قتل برز و ہوا حکم شاہ لگا کہنے رستم سے پھر ہار کہ لیجا اسے سوزا بلستان کہ خنار زخمیر اس کو رکھا</p>
<p>جو بزرگی مان سے تھی پھر نہ برز و کو پایا جو ایران میں ملی مادر برز و نہ نامور یہ شہر و نہ اس کے کہا ابرو وہ بولی گرا خواہر نیکان وہ جب لیگی نہیں برز و نام زن نیکبخت آئی کہ میں سے کیا میں نے یہ راز نہ بیان تو پھر لاتینہ ہوا تازی ہند پھر آئی وہ زن کو با صدف گئی سیکسوس وہ برز و نک جب آیا وہان برز و نامدار</p>	<p>تو ایران میں آئی وہ سے پھر تو اس کے لگی بلستان میں کیا اسکو راضی بہت دیکر کہ اسے مہر بان خواہر و لغور دیا اسے وہ میں پکا طعام ہوا دیکر انکشتی شاد کام یہ سنگر لگا کہنے برز و اسے و لیکن تو سینے میں کھینچا ہنگام شب پر کھنکھ بے نہ کہا کہ شہر و نہ اسحوال سب نہ لائی ذرا دل میں ہم دہر تو سپان و ہوا پر پڑ ہوا</p>	<p>اس کے شہر کا شہر و نہ تھا زن معطر خانیہ پلکیتن ہوئی نسبت خواہری پھر تو ہو پئے اسے پیش برز و لکر رکھی اسے انکشتی بھی نہ لگا کہنے بھی جو کہنے چیز یہ جرمیری مان بھول بکھا درون طعام ایکس مان لڑا ہر اکھینیا آن کر انتظار بہت مال شہر و نہ لاکر دیا سہ شب نہ بھی شب کو لائی وہ شہر و نہ ان اور برز و چین</p>

سوارا ہیرہ ہوسے سر لے لے کئے تھیں دین کا راز رکھی جنگ موقوف انجام کار زن مطرب خانہ ہسلوان براس وقت آخر رستم نیک نام کیا پھر طلب سنے و تانا و دان تھیں یہ بولا کہ زن کیا کروں تو شہر و ناسکو نہ کھا دیو جو آشفتگیں ہرزوے نامدار سفیداب محسن پوئے تر و سب نہ ہرگز دیا کچھ جواب سخن دلیر اندو و ذوق مل سرفراز بہت جہد کر چہ کیا وقت کار دوال ہجام سمندان وین پوچھو وہ سپاہ ہم نہ ساز تو ہرزو کا بھاگ وین بادیا کروں تاکہ رام اسے پوئے چرخا اسے سینے پہ تائید رخ کہ سہراب کا یہ جوان پوئے پسر وہ ہولا کہ باطل پوئے تر سخن یہ لکھ کر کالی و دم نمک شتری گرا فون باز سراسر ملک سار کیا ایک برہا تھیں حنفت بعد شادمانی ہوا اہلکار	کہ کم تھا آدم مروان کا گزند بہم ہرزو رستم نامدار لگائے ہرزو سے وہ نامدار وہ بولی گندگا ہون لگان گر نہ ہوں کچھ جھکوں کچھ کھام یہ بولے تھیں سے ہر اہلیان نہیں مجھے ہوتا ہرزو زن نہ نہزار اپنی زبان پر کسا لگا کئے اسے رستم با وقار نہیں شرم لیکن کچھ غصہ لگائے ہرزو کہ اسے پلٹیں ہوسے لیکے گز گراؤں نہ لیکن گراؤں سے کوئی سوار کر سے کیا رستہ از کوین مشاق لہران گردن فراز وہ ہرزو کو بھی جھپکا لچلا ولیکن نہ رستم سے چھوٹی کر کر سے سکے سے کوئی تھیں غیرہ یہ تیار ہے اسے نامور یہ بولی کہ اسے رستم پلٹیں لیکن فرزندہ چون شتری تھوڑا خوشی ہرزو نامدار الکھیا وہاں ہرزو نیکخت کیا سچ اسے بہت نرشار	ملاراہ میں رستم نامور کئے خرم با ہم رہا بہتر کہ کہ نہ ہوا بندے تو رہا جو کچھ جی میں آئے سو کچھ سنرا پڑ ہوا کیا کروئے یہ سخن مبادا جو ہرزو ان ہر شتاب ملار وین زہر بھی طعام زہون مطرب پر و بے سر ہوا مجھے جو کام سرزدیاں ہوا ہر گھین رستم نامور اگر مرد تو ہی تو اچھ کر نہ پاپا ہے ہوسے گز با ہم مروان ہوا انیل ششہ میں ہرزو ان لے زور کئے ہوش خروش تھیں کے تو سن وقت ستیز یہ بھی پوچھیں ہرزو رستار زمین ہر گز ہرزو انجام کار وین مادر ہرزو ہسلوان تو ہرزو کو مت قتل کر نہ ہمار گرا ناما بہ نام زرناب کی ہوا دیکھ کر شاد وہ نام جو پھر آئے ہم بادل شادمان ملایا سے زال سے بعد از ان میا کیا جشن میں و طرب	پڑی جبکہ ہرزو پاس کی نظر نہ لیکن ہوا ایک ہی کارگر سب احوال ہرزو نے اس کا اگر مجھ پر ہرگز نہ انداز روا ایسا سوال گوشہ پھر پلٹیں تو خسر و کویا دیکھے کا جواب وے پیش ہرزو جو پوچھا ہوئی کھا کے سو عدم رہے نہیں پیراوار نام آوران نجات سے ہرگز آنا نہ سہ یہ سکا اٹھارے تم شیر مرد ہوسے سب کا بڑا بھلا ان فرود آئے گھوڑے وہ پلوں بہنگام ششہ سے سخت کوش روان جب کیا خیمہ علاج کر اگر چہ فرار سے سرفراز ششہ میں سے پھر رستم نامدار لگی کئے رستم سے کئے فغان فراد میں کہ خوف پرو و گار نشان میں رستم ہون سہراب انیل میں لیا ہرزو گرد کو دوان ہو کہ واک سو سینا ہوا دیکھ کر زال ز شادمان نشا و خوشی تھی ان روز
---	--	---	--

رسیدن سخن خنیا در ایران کہ بجا و گری طاق بود و بر کس آمدن افراسیاب شکست یافتن

کیا شاہ ایران جو کس شکست شب و صبح نہ پوچھ لگتا یہ بولی کہ نہ تا م جو	دلیران ایران ہوئی چرچہ تھیں میں مثال ہوسے تہا نہیں مروت شکر و نعمہ گو	ہوا تھا جو میدان میں ہرزو زن گلبدن ایک سوین با ہم مجھے علم ہا دوری بھی پوچھو	تو اس کے افسر سب باد کر مرگے میں تھی مشہور عام نمانے میں سن فکری ہوا ستاد
--	---	--	---

غرض شیکر طوس عالی مقام
 پھر طوس کو قلعہ میں لگایا
 جو آما وہاں بعد ازاں شتم
 جو ہو پوچھا وہاں دوسرے نزال
 تو چلے گئے قشاطر و سرور
 نہ پڑا نہ کیا یہ سخن
 پھر آتے ہیں میں بل نامور
 رکھے قلعہ میں کچھ پھونچ سہند
 لکھ کھنکھاس قلعہ میں بجا بجا
 یہ پھر نزال زرنے ارادہ کیا
 گیا کر لیکر بل کسب نہ جو
 بوقت و غاسق را بستان
 یہ بولے فراہم زبے بعد ازاں
 کہا نال سے تو کس سے تو ہو
 سر شام تک ان ہی کا نزال
 تھمتھنے سے بھی فراہم زکو
 در قلعہ پر آکر بعد ازاں
 ہوئی بارش تیرہاں ہمدرد
 ہوئے کھینچ کر پھر زرنے سدا
 کیا جب کو کوہ مہر نہ سہر
 ہوئی دور سے ایک گرو شکار
 کہین سلیم سے کرین کار کار
 ہوئے گرم گہن رستم سلیم
 ہوئے رستم نزال بعد ازاں
 ملے ہر زور و تم نزال زرن
 یہ ہنگام فرصت ہو آیا نظر
 پھر آتے ہیں کھینچ و نامور
 سواران ایران نے وان فکر
 ہوا بیدار سو قوت افروسیا

لگا ہاتھ سے اس کے پیٹے شراب
 پھر آتے ہیں گورنہ جنگ آما
 رکھا آتے پھر قید گہن قدم
 ہوا ہمدردان وہ ہر سان حال
 خداوند ہمدان سر کے حضور
 نہ سارے کے ہر گز لگایا پلین
 کسے کہ کا کان میں آن کر
 یہ سکر وین وہ بل ارجمند
 خبر وانی دیافقہ کے تو لا
 کر دیکھتے زن ساحرہ کو سزا
 وہاں جاکے تو اور قلعہ کو
 کسی کو کیا نزال زرنے روان
 کہ دروازے پر قلعہ کے ایچون
 کو میں سلیم سے ہون برضا
 ہوئی جنگ موقوف انجام کار
 ششانی سوخسہ و نام جو
 ہوا اندر زن رستم ہمدان
 نہ آکر تیرہ گز ہوا کار کر
 غرض شام تک ہر دو گز فراز
 ہوئے تب ہمدان جاکے کار کم
 ہوا یہ پدیدار انجام کار
 تو جاکے سو سالہ توران دیار
 ہمدان ہر زبان جنگی ہسم
 سو لشکر شاہ توران روان
 جہم حرم کرتے تھے جو پھر
 تو پھر قلعہ سے وہ زن جیل
 سپہ لیکے ہو پوچھا بعد کر و فر
 لکھے تیرہ کان وہاں سر سہر
 کہ ترکو نکو پیکار کی تھی نہ تاب

ہو پوچھا وہاں دوسرے نزال
 گیا پیش سو گورنہ جنگ آما
 ہو چکا کہ پھر گورنہ جنگ آما
 گئے لوگ سو گورنہ جنگ آما
 می ویدوہ و نمر و جنگ آما
 یہ سمجھا کہ نرنگا سازی جو یان
 کہ یہ زن ہی سرکاری ہمدان
 بہ اپنے لیے لاکھ لاکھ
 گیا اور کھو گئے نو پچان کر
 گزین ہوئی مانتے جنگ آما
 مقابل ہوا نال کے سلیم
 کہ ہو چکا کہ رستم کو علی خبر
 دلیرانہ دیکھ کر دین ہم ہمدرد
 لکے گئے پھر وہاں باہم ہمدرد
 سو ہر زور و رستم ہمدان
 ششباں ہوا وہ بل نامور
 کہ اسے سلیم کے ہر گز جنگ
 ہوئی نرنگا سازی ہم بعد ازاں
 اسے گرم ہمدان ماند شیر
 سر سلیم سے ہوا ہم ہمدرد
 کہ آیا سپہ لیکے افروسیا
 بے شک ہر زور کیا پھر ششباں
 تھمتھنے کے کس پچھتہ ہمدرد
 ہمدان واک کے سوالان ترک
 تو ملے تھے ہمدان تیرہ جنگ آما
 گزینان ہوشیارین اعلان ہوئی
 جب آجا ہمدان فرخ ہمدان
 ہر گز سے لے ہر طرف ہمدان
 ورتشی سے ہمدان ورتشی

لکھ کھنکھاس قلعہ میں بجا بجا
 ہو پوچھا وہاں دوسرے نزال
 یہ بولے کہ اسے رستم و فرخ خصال
 جو کچھ ہو سکے مطلوب ہو جو ہے
 کچھ افسوس خالی نہیں بکلیان
 لکے ہمدان گز دے غائب ہمدان
 کہ تھا ہمدان نزال فرخ ہمدان
 حقیقت گئی تھی سب سے آن کر
 گئی قلعہ میں بادل پر خطر
 لکے چلے گز گز ان دہم
 وہاں پھر فراہم زور ہمدان
 یہ سن کر گیا وہاں دہم ہمدرد
 فراہم زور و سلیم ہمدرد
 ششباں ہوا نزال ہو پوچھا وہاں
 کہ ہو چکا وہ ہمدان ہمدان
 وہ ہو چکا وہاں لکے نرنگا
 لکے چلے پھر حرم گز گز ان
 نہ آیا وہاں سے کوئی زرن
 دلیر و جوان ہر زور ہمدرد
 تھمتھنے یہ ہر زور سے ہمدان
 سو لشکر شاہ افروسیا
 ہمدان سلیم کشتہ ہمدان جنگ
 لکے ڈال لکے تیرہ گردان ترک
 بہت ترکین ہوئے ہمدان
 رہائی ہوئے حاصیل ہمدان
 ہوئے ہر زور و رستم نزال شاد
 سواران ترکان ہمدان
 ہمدان لکے اسے شاہ توران ہمدان

<p>نه میرا سخن که موثر بخوا بوی عقل بر شد بدست و مگر کجی آنسے جنگ گریز به بهتر می دانی جان نبی دوا کزین خلق کو کیسے جم تباه خدا فتح دے جسکو پادشاه وے نامداران اگر شتاب سپه داران که جنگ جو یسکر لگائے وہ نامور مقابلہ ہو لیکے گرز و خدنگ آسے کا باند میدا نین گاہ تو میدا نین جانا ہو نین جنگ مناسب نین شاه کو تب تک دلیر و جوانمرد و صاحب ہنس کروان تیج بران دریا آب کیا عرض پھر ہو کے گریہ کنان ہر آستین برز و بی آبا و ہا مرا خون کو نہ میری شہسار کہ ہون شاه تو ان میں جنگجو تو مختار جلاے شد و لکلام لکے نامداران ایران نین غیہ جبرستم کا میتلک مرد و ہین ہو کے تو سن بہر زوار تو سالار نوران کینے لگاہ کیا نامدار و ست برتر پختے ہوا لکھریے سے پکار جو ہوا غالب سکھو چلان کا ہون خسروان مینی تو پیکار شمشیر گار بیان شکن جب سیر</p>	<p>تو لکھ بر باد ہو سر ہوا کیا جان کو ای بر باد وہ بولا نین بھلوتا بن کہانک من جنگ گولان تو کضایع ہو گوسٹ اسب پاہ مرے ساتھ ہوا آئے درخواہ شتاب نین ہوا فراسیاب نین مصلحت یہ جو نین لکے تارکے کے خون پر لکے بارکی پیش تارکے ملک وے لکے کین احیادام اگر آسے ہر کتا جو نین جنگ یہ جنگی سواران میں جنگ یہ بولا سپاہ کش کا ہو نین سپہ لکے کو آہن ہو فراسیاب قوتن نے مضبوط لکے ہوا تدرستم پر شاہ جهان کہ سر کو رون آستین چھا فراب کشا مارا دیکھ تو جو میدا نین ہو کار میر تمام لکے تدرستم و لکے نین مری قتل خنیم کی اسے سر بفرمان شامہ نش نامدار جو بہر کو دیکھ لکے کو نین کیا پرورش جنگ کیو لکے لکے لکے دلیرانہ سید لکے مگر شمر مرد و ست وہ تدر گیا کجا خسرو اب کے ہو کم زرم ولیکن ہو تو شاہ سید لکے</p>	<p>نین پیش جانا ہو کچھ درست وہ سو سونے پذیر لکے کہ ہو تھو تھو لکے پکار لکے لکے مرو و انشور و ہوشیار ہو انفر و زان شاہ افراسیاب سپہدار نین و نامور تر فیل سے اسب ہو چھار لکے شاہ شامان کشور شا تھمن سے شے کیا لکے نین فنون تو نین نہایت درست را غالب لکے فضل خدا رہا میرے پتے ہو کر گیا فرامرز بر وے چلی سوار ہو سنے خسرو میت لکے نین نہ تو شہر پتے میرے ما لکے تو سن کو کچھ و ان سکھ وہ ان آپ کچھ ازان نیچے لکے شہر و نین کھینچ کر دھما دھما جو ہر اک یہ اپنا ہنر لکے غم پکار تو نین ہار ہوا نین میں خسرو نامور سخن کوئی خوش نہ تو نین لکے سالار و ان ہو لکے خواہ خسرو شہدہ نامدار آب نین ہو کچھ لکے بات یاد نین شرم آتی تھے جو غضب کیا نہ اسدم نے کارزار لکے ہوا دافنے نکر نہ جنگ لکے لکے چور و تدر لکے</p>	<p>لکے بار کمانی جو تو نہ لکے ہر آئندہ زان تھے جو کسا سپہدار نے سنے پاسخ دیا لکے نے پراک بون شہریار یہ لکے و ان کے گھوڑا شہسار مناسب ہو میدا نین و لکے پسکر وہ شامہ نش نامدار پکار کر نین زان لکے شہسار پھر آستین ہو نین اعتق نین کہ جو وہ تو مند جلال حیت بہت جلد کوشش سے روز و غا دیواری آخر وہ زور آزما سوا اس کے مورین ہنیم نین کہ باندے کمر تو پکار و کین نہ جانا ہون نکران جنگ لکے یہ لکے کیا شاہ نے و نین غم کہ پہلے تھے قتل بیان کیے سر اپنا لکے شاہ کے ہاؤن دلیران جنگی میں آتے تھو مرے نین میں ہو تب تارکے کیا غور بز و نے جب اسقدر نہایت جو نین زبان نین لکے کہنے مر و سے پکار بادشاہ شتابان ہوا کجا فراسیاب لکے کہنے مر و سے پکار بادشاہ لکے نہ ہنر پکارانی کے سب ایمان اب کیا خسرو نامدار بھی جو نین جنگ سے عار و ننگ یہ مر و نے اسوقت پاسخ دیا</p>
--	---	--	--

سیاوش بن یگیا تنایانه
نیک خوارنم را بنجستک
نست سالتک جو نکر من
سپه دارا فراسیاب دلیر
لکان نم سے میر کا بنیاد
کمالیک سپه شاه شید
وے وے من ہو چا و چلی جوان
پڑی جبکہ پکار رہے ضرب گز
وے شمس جو نکلتا تنایانه
مقابل ہو لیک گز گران
نہو کا تو عمدہ برا گز سے
کر جو دشمن تانہ یہ بلوان
سبا و اگر بھلو ہوئے گزند
یہ لشکر کوشہ نے کہا پھر کباب
ہو حلا و ہزار و سوار
یہ احوال دیکھا تو ائے دھان
باواؤ شمشیر گز گران
پھر اتنے میں کیخسرو شیر گیر
جہاندار ہو چا جو بزرگ پاس
یہ جاستے تھا کین و نامدار
یہ مجاز و او تناسے دل
ہو پھر روان سوارستان
کیا بیشک نال و سباج کینج
زروی عنایت ہو فرمان اگر
یہ بلاک پیش سے بہمان
کہا یوں کہان کہیہ تو زو دلو
بچا و چشم پر سے خوشگاہ

آسے قتل تو نے کیا یگناہ
اداجن نیک کالاست نیک
تو جو دشمن خسرو دیناہ
خوشدندہ ہو مثل غنہ
رہیگانہ میدان میں تو پیکار
روان سو بزرگ اں نیک
کے تار پشم گز گران
تو بزرگوں کی حرب گز
سپر پر وہ لپٹے تھے دینا
یہ دیکھا تو ہوا جان اگر وہان
کہ بزرگوں میں ہم ابر سے
کیا سکتے ہوا کینچہ بیان
خرابی ہو پھر اے شہر بوند
دلیرانہ حملہ کنان ہو کباب
یہ کینچہ بزرگوں انجام کار
فرامرز ستم بفرج گران
ہوا دشت بازار آنکر ان
شہ نامور سوار دلیر
تو کیدت ترکان مجھ جواس
گردن بال سالار توران دلدار
گردن بلبلان باجو منصل
جہاندار خسرو بعد فوشان
تو کینچہ خسرو کو بدو رنج
تو میں چند مدت ہو کباب
ولیکن تو بروقت آنا وہان
تو ملک رعیت کو آباد شاہ
رعانہ ہوا ملکستان شاہ

روا قتل تو مجھ سے بھدا
اصحاب ہون نکر اوس شاہ کا
یہ لکھن ہوا وہ دلاور دوان
لکانے چون پیلستی نکر
ہزار آدمی مجھ سے گیلوان
لکھ کر گیا اسے کوشن سے تیسر
سپه دار توران ہنر مند تھا
ہوے ز مجھ لیکے تیر و کمان
ہوا جبکہ ترکش تھی و تین
کہا شاہ سے یوں کہان زہندار
وہ لولا کہ ابل میں آنکر
کہ میدان میں گزشتہ ہو چار
جو کچھ گرد ہو مان ظاہر کیا
اگر قتل بدخواہ کو کیا اسیر
پیلے کینچہ سیر رہا
بہم گرم کین ہر دوش کینچہ
روان ہر طرف سفد خون تھا
نیکل قلب سے مثل شیر بان
گردان ہوا و میں افراسیاب
شہان ہو پھر ستم پیلوان
وہان آپ شہر کا کینچہ
رہا جا کہ کینچہ ستم کے گھر
اگرارش کیا پھر کاسے بادشاہ
فرامرز بزرور میں ہم کباب
بلطین و گرم بزرگوں کو
فرامرز کو دیک بندوستان
بعد خوبی و خسی و بھی

کیا نیک شکر جو صوفرا
کہ جیہفت کشور کا فرنازوا
اشکار گز مانند پیل دمان
مرے آگے تو پیشترستی نکر
کہوں قتل کہم میں کو بہان
ہو خستہ پہلوے مرد دلیر
ہنر سے وہ ضربین چھا لگا
وہ شاہ دلاور و تلی جوان
دلیرانہ سالار توران زمین
نہ یہ قصد کراسے شہ نامدار
فرامرز خسرو سے بزرگوں کا
تو نامور ہی کینچہ زمین زہنار
وہی حرف پیران شمسے کہا
رہائی تانہ یہ گرد دلیر
وے زمین یہ قائم دلاور
وہان نیزہ و تیر و خنجر ہوے
کہ دیکھ خون حلیہ مامون ہوا
کیا ہر امادو بزرگوں مان
ہو خسرو نامور فتحیاب
لکانے اسے بادشاہ جہان
سرافراز بندوں کو اپنے زین
ہوا شہان ستم نامور
ہوا چار ہند سالہ نیکیاہ
یہ سکر جہاندار گردون جنب
دیا شے غور و ہری شاد ہو
کیا خرم و خوشدل شادان
ہوا رونق افروغی کل شمس

فرستادن کیخسرو گو دوز را جانب توران کینک افراسیاب و آمدن پیران

وہو مان با فوج گران مقابل پہلوانان و کشتہ شدن پسران
وہو مان و شکست یافتن فوج توران و قتل شدن گودرز

طلب کر کے گودرز کو ایوان کیا نامداران توران کو پست بلندیش سخی جو چرخ فوج فرامرز سے یون کہا بلڈان کہ توران میں گودرز پر یون سپہر لیک گودرز جنگی سوار سنی شاہ توران جب یہ خبر دو لشکر مقابل ہوئے کہ یہاں	لگا کئے بغیر و نیک روز پہا شاہ توران کو و شکست یہو چکر شانی سے لاند موج کہ تو حاکم اب کو بند و شان بہم ہوئے لختی و فوج گران روانہ ہوا سو توران دیا سیدیک ہومان کو تیر ہوا ہوا ارم با بازار پیکار شب ہوئے گرم پیکار و فوج سوار سو فوج پیران گریہ لان ہوئے تو میدان میں کشتہ ہوا بیدار ایسے ساتھ جنگی سپاہ گران روان ہوا مدد ملی مثل موج مقابل دو لشکر ہوا گران ہوا سخت باہم جہلاں قتال پہو نچتا تھا وان لشکر ہوا حضور سپہدارا فرا سیاب	کہ لیکر سپہرستم نامدار فوج اب پھر تری نو بستی پہر اندر و کیسرا نوزہ کو تصرف میں لانا ہوا ملک کو تبدیر شایستہ و دلپذیر میل میزان و طوس کو گران روان سو گودرز جنگی گیا کیا آپ ہومان کو زنگام ہوا آخر کار سپہرمان ہلاک ہوا شاہ گودرز جنگ زما ہوئی فوج اسکی تباہ و خرا تہمتن اگر ہو چنے امداد کو کیا یہ تہمتن کو اسے نا جو ہوئے گرم پیکار میں ہست قتل ہوئے تیر ہوا ہوا کشتہ پیران پھر انرا کل میسر ہوئی فوج گودرز کو	سوملک توران کیا چند بار سپاہ گران لیکے تو ہوا دہان کہ تافتنہ کشور میں بریا ہوا رہ ہند سے سوچیں آئینو سپہدار توران کو کیمچو اسپہر لگے اسکے ہمراہ با فروشان عقب سے پیران و سپہر گیا اگر دان پیران کے ہو کر خواہ لانا ترک جنگی تہ خون و خاک شاہ نامور کو یہ اسنے لکھا دلیران غازی ہوئے قتل تو تیر ہوا خستہ و نامجو مدد کار گودرز کا جامے ہو دلیران پیران توران زمین نہو تہا کلم لشکر جنگ جو ہوئے قتل ان اور بھی نامدار ہوا شاہ خسرو ملی نامجو
---	---	--	--

باز لشکر کشیدن افراسیاب و رسیدن بخسرو و توران آمدن شید پسر افراسیاب
برسم رسالت و باخسرو و تنہا و خواست جنگ کردن و کشتہ شدن شیدا از دست خسرو

بعد از ان باہر دو لشکر محاربت عظیمہ بمیان آمدن و تباہ شدن و کشتہ شدن افراسیاب

سنی شاہ توران جب یہ خبر یہ سمجھا سپہدار شوریدہ حال دل زار سر کھینچا آہ سرد ہوا جسے پیران زمین کو کار	کہ پیران و سپہر میل نامور کہ دولت کامیری با گیا اول لگا کئے یون شاہ و باران خود خوشی فی نہیں زمین کی نیار	ہوئے کشتہ میدان میں روزہ غیر دل ہوا پیران ہوئی کہ پیران ہمارا کھشتہ نہیں خواہش تاج و تخت کو	ہوا شاہ کے دل کو تیر ہوا بہت غمے خاطر و ریشانی سپہدار سالار توران سپاہ کل خود اور تخت چو نیک
---	--	--	---

محمہ کام دیا سپہیں جس کی کیا غرض غری مجلس میں اس کام پر سنا تو نہ نصرت و فتح جب سمرقند میں اور بخارا میں بھی تھمائے قہر نہ بیٹے عالم ہاں کیا شاہ توران کی پیر غم جزم جو نامور و شہسوار تھا پور شاہ شامان ہوا لیکہ یکصد ہزار خردمند نہ ہزار لہر اس تھا تتمن بھی زابل سے پرتکاؤں اما لیتن ہو جائے کار کا تو اب اگر تھی تو میری طرف سے خط کیا ہو قتل سے جھکوا تھا کس دلیران مہر شیر غم نہ ہن یہ بہتری اب استی ہو ہم تو اعلیٰ توران سے جو سز میں دلیران و دلوران توران دیار رہے یہ تو غالب ہیں جن جنگ کسے کشت میدان میں تو مجھے جو روز غام میں مارا سٹھے میری جنگ سے گرتے ہو خطر اگر شیدا نہ ہو ہنگام جنگ یہ جو سجدہ جھکوا یکدست دون کے قیام پشیں خسرو شتاب جو قابو ملا کچھ بیروی بخت پس سکر ہوا شاد افرا سیاب ہوا خست و زن خسرو نامدار ہوا مسلح جو ہو کے عاجز کمال کروان جنگ میں نہ اسکو ملاک	نہ لون جو جنگ شاہ ایران سکین مگر فوج کے جمع کرنے میں شاہ گذر آب جمیو کج شاہ جهان لکھی اور بھی شہر توران کے بجاء خوش سر و کامیاب بہت کج رکھتا تھا افرا سیاب روانہ کیا سو خسرو شتاب شہنشاہ نے جی سنی یہ خبر شبابان ہوا آب بھی بعد از ان لگانے اسکو درخ نصال دو لشکر میں جیسا صلہ کم رہا نہ یہ جو رہا سپہ ہرگز روا خبر دار مجھ کو نہیں کچھ برس ولیکن نہیں چاہتا میں پران جو باہم ہو قول قسم ستار دروغ و دھیمہ داورنگ زر سوا اسے دائم ہر ایک پور اکھٹ جھکونہ منظور ہو مے پور ہوں تیرے محکوم کہ لہر اس کو شاہ ایران کرو تو سپہ ہر سے کشتہ ای نام درو کو بیروخت و تیغ کھاہ ہوا نام شاہ طیار رجب یہ کی عرض کشید اسکا نامدار کروان کل میں کینچا کج کل وہ لیکر روانہ ہوا آب و دھر یہ لہر سپہ دار افرا سیاب دغا اسے سینے میں پس چرخ غرض پور سلا توران دیار	مجھے خواب آرام ہرگز نہیں ہوا دل سے مصروف شام و صبح خوشی سے ہوا سکو توران و دھن ہوے قہر میں شاہ ایران کج ہوا فوج پیشین سے طعن شتاب فرا ہم کیا لشکر بے حساب عقل کے پیر آپا فراسیاب سپاہ گران تب وہان کی ادھر پہنچے جنگ سالار تورانسان سپہدار لہر اس جو چرخ و تال تو یہ شاہ توران نے نام لکھا کہ ایران تھا دیار ترخسرو کہ جی لشکر ایران سیک پاس کہ تاق ہو خوشتریزی ہو مان کہ چکان شکستہ نوز نیرسار ترسے واسطے کج چون ای نامدار رہے تیری خدمت میں کج دھن تو مجھے تنہا تو پیکار جو غلامی میں تیری ہر ضرورت نہ نہ مار کچھ غل نہ ان لرون ستیز نہ ہوا کشتہ و دھوکام زر و نعمت و تیغ و ملک سپاہ اے شاہ توران نہ شیدا ہے اے پادشاه ہون میں مجھ پر ناہ کروان کشتہ کو مجھ کو دم و دھن شہ نام کو پیر ہو پوچی مسجد نہ لایا ستیزی کی زنجار تاب مے دل میں کج دھوکام جب آیا خسرو ترخہ نامدار
--	--	---

تو لایا بجا داب رسم و نیاز
 سنی جب گفتار رشید اتمام
 مکان اک بتایا چرخ فرود
 ہوا مہربان چھوڑ دھن مرا
 وہ جبرسم مطلق نہ کار جو
 کہ مجھ سے کرو یا کہ سید زرم
 جو میں اس کو نصرت نہ کر تا وہیں
 دلیران یہ بولے کہ افسریا ب
 لکھا نام نہ مکر تا بید رنگ
 کر اک نام و نامہ اور کس کر
 تہو جو دین بدست ایرانیاں
 کیا پھر یہ رستم نے ای جا جو
 کہا شہنشاہ شیدا کو روز درگ
 وہ دلا کز دل میں یہ آرزو
 یہ گفتار سنکر ہوا شیدا کام
 لکھا یون کہ اسے کہید جو
 جہان آفرین کہ مرا بار جو
 تو جو شل شیدا نہ زبان گرد لہ
 تری شیدائے مجھے حاجی نہ برد
 ہوا پاسخ نامہ طیار حبیب
 ولیکن یہ شیدائے کنا ضرور
 دین فاران گرد آبا دیان
 کہا شل شیدائے ای جو شیار
 مرے ساتھ آکر تو کیجو نہ برد
 سو گاہ شیدا دلا و رسوا
 لگا کہنے یون شیدہ نامدار
 کیا نوز چہ شیدائے میر
 کیا جا کہ شجر سے اسکا بلر
 کرو پاک تم لیکے شاد گل

چھایا اسے شہنشاہ با مقباز
 لگا کہنے تہن خسرو دلا کرام
 گیا شیدا پھر سو گیا فرود
 زرو ملک کو ہر کسے جو عطا
 ستم گار جو مردم ہزار ہے
 ولیکن مدد کا یہ کوئی عزم
 تو کہ تاروان چھوڑ شمشیر کون
 موزد سے شاہ گردون چکا
 تو میر شیدا اسے ہر گرم جنگ
 ہوا کم تو ہر گرم نہین کچھ خطر
 قیامت ہو جو ایک پابہان
 سو گاہ شیدا کو نصرت تو کر
 کہ نصرت کیا جنگ کو ای نامور
 کہ اسے شاہ تو مجھے ہوزر جو
 گیا شیدا پھر وہاں ان تمام
 رہا کہ نہین درجہ گفتگو
 اور اقبال و دولت چکا
 تو میں ہون نہرا ملک و گھر
 نہین میں ہون نام و آواز
 کہا شاہ نے تو فاران کتب
 کہ اب اسے تیرے ای ہے جو
 کہا تھا جو شہنشاہ کیا وہ پان
 تو کل جا نہو دیکھ کار زار
 مدد کو نہ ہوئے کوئی اور مدد
 جو میدان میں لایا کار زار
 مجھے نیک گشتی ہی آکر ہر بار
 نہ ہر گاہ خسرو نامور
 ہوا خرق خون شیدہ نامور
 مرتب کرو مقبور بھی شتاب

دلیرانہ شیدائے کولی زبان
 کہ میں آخر روز دو گجا جو
 کیا نامدارون کو شل طلب
 وٹا سکی اس مہربانی پہن
 اسے خواہش صلح نہ نہین
 غرض سرخ شیدا کی سرخ شیدا
 پھر وٹے لکھرا لادہ کہا
 نہین کرے غلی اسکا حق
 اگر شیدا میدان میں ہر گرم
 مبادا جو سو کو ہوئے کچھ نہ
 نہ زمار تو شل آتش ہو تہ
 عقب کے نامہ کالکھ جو
 کہا تو نے جو کچھ سو اسکا جو
 کہا شہنشاہ نے اچھا تو رہ آج پان
 سپہ سالاروں کے پیغام کا
 تو دیتا جو کچھ تو ران دیار
 تو اونک دہیم و اولم زار
 خدا کی قسم میں تجھے یہ نیک
 سو وہ جاو میں ہوں شجر
 کہ شیدا لیکر کسی شخص کو
 نہ بھیجے جان جبر پان
 سو دیکھنا تو کما شخرا
 یہ ہو نہا تو خسرو کو میرا پیام
 لگا کہنے فاران کہ جنگ میں
 تو کیخسرو نامور جو وہیں
 آکر اسے پھر وہ دونوں میں
 جہاندار نے اسکو مارو نہین
 کیا حکم خسرو نے یہ بعد پان
 رواں ہوں کچھ فاران ملان

پیام بدروان کیا سپہ سالار
 یہ لکھ گیا اسکو نصرت شتاب
 لگا کہنے اسے یہ خسرو وکاب
 کہ ہرگز نہین سیدہ گئے یہ پاک
 یہ بھیجا پیام اسے از رو کین
 نمایان تھا چہرے انار ششم
 کہ ہوسا شیدا کے جنگل ما
 جفا پیشہ جو شل شجر کون
 تو اسکی بلا سے نہیں سکویا
 خرابی ہو پھر زبر جہنم بلند
 کہ ساتھ شیدا کے ہر زستہ
 رواں کچھ سو افسریا ب
 عقب میرے لانا جو فاران ب
 کروں مجھے ہر کار کلال پان
 شہنشاہ نے پاسخ صبا کیا
 نہین جاسے کچھ مجھے نہ ہمار
 جو رکھتا ہو تو یہ راہی سرسبز
 کروں کہ نہ میدان میں کمال
 کروں ساتھ اس کے میں تہا سبز
 سوشاہ نوران شتابان تو جو
 یہ چاکو ہو کام تیرا تمام
 کہن ہو کین اور کین شخرا
 کو وقت کسے شہنشاہ ذوالکرام
 ملک سے شہنشاہ کو جو ملک
 کہ اسے مشکل شیر خیرین
 بہر گرم گشتی ہو شل شیر
 پھر گردون و شل شجر کون
 کہ شیدا کہ اب تن کوا می مروما
 گیا پیش سالار نوران دیار

جہاندار کا نام اُسکو دیا
 سپہ سالار نے جب سنی یہ خبر
 نہ ہرگز لکھا نامے کا کچھ جواب
 سو شاہ ایران پھر افراسیاب
 بہت جلد تورانیان نے کیا
 ہوا بحر خون عروڑہ زوگاہ
 یہ جاہل کہ دیکھ دیر نہ جان
 سقاف جہاں سے روانہ ہو

نہانی یہ احوال ظاہر کیا
 کہ شہدہ ہوا شہید نامور
 کیا کرد قارن کو خوش نشانی
 روانہ ہوا لیکے لشکر شتاب
 کردل میں پھر افراسیاب کا
 ہوا لشکر ترک بحر تباہ
 نہر اُسکی مردم مٹوئی نہا
 گرفتار آوردن شہزادہ ہوم افراسیاب

گئے وہ میں شہید ہوا
 جہان بے نامک قلم نا سینا
 کیا دل میں ہرگز نہ طے و قرار
 ستیزہ شکر سے نکلے ہوا
 اُسے ترک خود اول گول کر
 نہ سپاہیں لگ کر دوران بجا
 کیا اُسے کار افراسیاب

کیا ہرگز جنگ کا سامان
 سعادت نظر سے ہوئی نہ اپنا
 کہ چست باندھی بے کارزار
 نمایان وہاں روجر شہر ہوا
 نہ ہرگز کیا جان کا کچھ خطر
 جہیدہ سپہ سالار توران رہا
 سو ایک ہمو بھال خراب
 لکھا مژدہ فتح کا کوس کو

پیش کشی کی خبر و کشتہ شدن افراسیاب و مراجعت کی خبر و باز توران با ایران

کیا ایک آموں افراسیاب
 بعد خبر نہانان بھیجا وین
 کہما تب خبر و نے خاقان اگر
 فرستادہ پھر پیش نہانان کیا
 گی چین سے پھر سولمان مین
 جہان تھا شاہ افراسیاب
 تلف فرج ترکان ہوئی سرسبز
 نکلا پھر تنہا بصر خطرب
 پہلے کے روان شاہ کبریت
 فریدون کی محاسن کی گزشتہ
 سنی شب کو آواز افراسیاب
 سنا یہ کہ کوئی تبری زبان
 کہان وہ دلیری و جاہ خوشم
 یقین آئے نہانان کہ افراسیاب
 بے انتقام آہستہ باندھی کمر
 دیکھا کہ اسے شاہ افراسیاب
 تو آغا ناریک سے یا ہر اس
 ہوا وہ سر اسیمہ و بیدار
 نہانان لکھا کہ پڑو روست

کر ایران سو شہر چین شتاب
 از رو گوہر و گنج و تاج و کین
 کہ سے شاہ توران کو چین بجا
 پیام شہنشاہ مفضل کسا
 عقوبت سے بوجہ بجا بدین
 یہ بوجہ تھا احوال خبر و کلاسیہ
 گرفتار آئے بہت نامور
 پریشان و تنہا و بیخود و خراب
 یہ لشکر نہ کشور نہ فرجیت
 ملازادہ ہوم جب تمیز
 آکر کوہ سے ہوم آیا شتاب
 یہ کہما تھا باہم تبریز نہان
 غلام نے کیا بھیجے ہوشم
 کہ بے وفغان با ہوم بہت
 کیا صحبت با صبح ہو جلوه کر
 دعا تیری بے سببی مستجاب
 یہ سنکر وہ نکلا فرط و طرب
 لگی ہوئے کشتی وہاں ہوم
 کیا چنی پھونڈنے کی دست

وہاں پہنچے خسرو تماقت کنان
 فرستادہ پیشکش لیکے جب
 تو بہتر چور نہ وہ ہوگا تباہ
 یہ گفتار سنکر ہوا جی طرہ
 وہاں سے بھی لی راہ دشت قرار
 چھاپی کہیں اسے جہاں قرار
 نہ یقین رہا شاہ توران کہ تباہ
 سو ہر برقع کوئی غارتھا
 ستم سے زمانے ناخدا تھا
 سردامن کوہ نزدیک غار
 ہمدرد سے کہ آتی تھی ہوم
 لای شاہ توران با چین چین
 کہ تھا پایا یمن آیا تو آہ
 یہ تھا اُسکی پیدا کردہ مند
 ہوئی صبح تابندہ جب شکار
 خدا نے ترے پاس بھیجا مجھے
 اُسے ہوم نے خوب بھان کر
 کیا شاہ توران نے خود توفیق
 اٹھا ہوم نے اسکو کچا کچا

اشانی سے ہو گیا ہوم گران
 کیا پیش خسرو فرط و طرب
 کہ ہر گناہ ملک سر ہو و کلاہ
 کیا شاہ توران کو وین
 کہ تابا قامت نہ تھی رہنما رہا
 کہ تھا سب کو خوف شد نامور
 یہ ہوم تھا کوئی تجزیم و یک
 کیا ایک مثل شب تار تھا
 شب و روز کرم فرما د تھا
 اقامت گزین تھا وہاں ہمار
 آدھ کوہ دیے کال سچ لگا
 کہان ہر ترانخت تاج و کین
 سو غار ناریک لایا پناہ
 کہ یہ بوجہ تھا کہ اسکو اس کو
 تو آیا وین ہوم نزدیک رہا
 کہ لارون قصد کردن خوش
 لگا یا ہر نزدیک شت آن کر
 اُسے تھا کہ وقتا بہت بخت
 کیا ہر گرفتار از رو کین

زبانیکاهر گویانین اعتبار
 تفریح کنان بود کجایان و نوا
 بنامدار نو خورشید نامدار
 هر سب بزرگان فرخ نهاد
 هر سب بر سر تن گزینان بود
 رها آنگه بالاس کوه بلند
 رسته که نذر نشان دهن
 ذرا که حقیقت توانی میان
 نشانمان هواجوم فرخنده خو
 پذیرد آنس که کیا سخن
 سدا و سیلاب جفا پیشه کا
 کیا کشته پنج آب دار
 جو پنج سب را که توان بود
 عمل ایند که شوکت و نشان
 جهاندار کاهوش کشور کشا
 گما یون با مادیان ملک فریم

کسی کانین حیرت گزینان
 مرت دست بازو که بسته بران
 اسبانش سپید ارغلی تبار
 که نخته نامدار و فریدون نژاد
 سو کوه و محراب نشان بود
 که تا جملک بود پنهان
 که تا جاکه آید هون شهر من
 که گزید که تیر سپید آید میان
 سوتا جوری که بدخواه کو
 گشایان لیگیا پیش شاهین
 کیا تیغ بران سه شرفدار
 ادا بود که مشک و ورد کار
 تو خسرو که بجز فصل بران
 بداندیش هون و فولان
 از روست سرت گزینان
 میسر بودی بگو فتح حکیم

کرسه نامدار و کرم بران
 به کلاه جبهه که تا جملک بود پنهان
 جو فراد و عزت بران
 آستین قتل تو که کید گناه
 و گزین مجھے بھی تو کرتا بلایک
 و عاقلین مین کرتا تھا جوم
 جو چاهولن تھا جملک بود پنهان
 بیان ماجرا آتشی سپید
 و جملک بود نو جملک بود
 بهواشا دین سر و جبهه
 ستمگار که رشور آینه دور
 که تیری غایت آید و کار
 هوا حکم یون رستم گرد کو
 یقین و ظفر پیر شد پاکیز
 خوشی سه بنگار باجم بود
 مخالف سه خون پاکیز

کرسه نامدار و کرم بران
 کما هم که تو جو بیدار
 سواران سه او سر اودگان
 آنرا یاقچه رسم ز نهار آه
 که هرگز نذاکا تھا جملک بود
 که بر باد بود تیر اباد و چشم
 که بجا کفر میرا
 نشان جهم و نامور کجا
 که لجا حضور و حضور
 که اید طاعت بود که سر بلند
 که تھا قید مین اسکا جی زور
 که اید بر سکا لوان اس نظام
 که توان مین تو اید ایل باجمو
 بهوار و نق افراست ایران
 که گل تازه خرم بود
 بهونی جمع حاضر نفس جدا

رحلت نمودن کی کا کس از جهان فانی ملک جاودانی و بخت نشستن کجین

جهان زن بجز ذات پروردگار
 جهاندار کا کس از جهان فانی
 سرخشت شایسته مبدلان
 بهوا بخت اسلم بر مبدلان
 ندی تا بخت شاه فریدون
 پس از مرگ کاوس تا بخت
 امور خلافت کجا نه کام
 بزرگان ایراج پیش شاه
 که تو چو پستی بر کوه کبر
 به جوار رود میری نام
 دلیران و دلیران

نمین هر کس که بخت از نهدار
 شانان هو که ملک عدم
 بهوشیل بر شمشیر جلوه کنان
 بهوشیل عیش شرم جهان
 رها عدل تا کام لیلان
 رها حکمان شاه فرخ نصال
 کیا ایلکار و کوما مال کام
 به بول که اسه خسرو دین باده
 اگر کار دنیا بوقت بحر
 که دارا افشاره کوفین سفر
 به بول که اسه خسرو دین باده

گدا بود به باد شاه و وزیر
 چهل روز نیش و ناله
 کیا تازه اوزنک بر جیب لوس
 رعیت نوازی جهان بودی
 عیسر هوش خلق کو آینه
 عبادت پر مصروف مل بود
 بهو که تیر نیش نامدار
 نه یکبار بهوخت شایسته
 لگا کنه خسرو و مبدلان
 که در سلطنت کجا نه کام
 طلب تم زل زر کو کس

کسی کو نمین چو نیش گزید
 به نیش کاوس که سگوار
 تو حاصل ملک کیا بایوس
 جفا نیش شایسته کرم
 بهو سه شنه کی ده شنه
 سحر پیستی و مامل بود
 عبادت مین شول بود
 کیا جابیه
 نمین که نیش شایسته
 که مامل نمین دل و جزمند
 مفصل به خان تله لک

<p>پس کوہ ایران میں آئے دھواں خبر لاجے خسرو کو اب کیا ہوا ہمیں س مرکان کی نہیں تھی شاہان ہوسو شاہ جہاں یہ پوچھا کہس طرح آئے یہاں کاشہ فیون کا می بلان دلیر غرض جہد و کوشش ہی نہ ہم تو خیرات ہر روز شب کیجیے وہ لولا کہ مردم سے نفرت کیجیے نصیحت ہوئی جب نہ کار کرد یہ چہ از روی بی یون کیا ہوتا شہنشاہ نے سلسلہ پانچ دیا پس کرو دو دونوں بل نامور ہزار سی و فریا و سکرو ہون نہیں چاہیے ہر قدر درویش یامکر وین نہ ہم بل بل کیا</p>	<p>گئے پیشوا جمل نام آوران اوو رنگ شاہی سہما ہوا نہیں سکھو جسے سرو کار ہو کیا آگے ہرون پڑھ فغان وہ بوسہ لڑائی باؤ شاہ جہاں ہوا میں تو دنیا و دولت میر کہ تابع ہو ز اورادہ عدم فقیران مسکین کو زور دیجیے سستی غیب سے پیدا ہو گیا فریاد مشق و استقامت نل زر از ہمار ہو کہین یہ جسے جدا کہا کہ در کچان میں جاؤ نکا برآمد ہو کچان با جہنم تر برآمد ہو خسرو پاک دین کہ ہر فتنی تر سر اسٹیج</p>	<p>بیان نامدار و نیک چہر لونا مقرر کیا ہی جیو اک مکان ہم سے اس حقیقت سے آگاہ ہو شہنشاہ نے آواز سن کر کتاب تری سے غفلت ہوا ہل کو تم مجھے قصد یزدان پر تری جواب یہ پاسخ دیا پیر کرای باؤ شاہ عبادت جتر شاہ جہاں کہ نزدیک تر آئے یام مرگ ولیکن یہ کہنے لگا نال کوہ ترسے سائیں میں تیری شہنشاہ کہوں حق کو فو فیض جان اس طرح انصیب دیکھ کر ملہ ایرانیان ہر اک کی شہنشاہی کی لہجہ بھلا اب میں شاہی کی کیا</p>	<p>کہ اسے پہلو بامان کشور کش شب روز رہتا چرخ و ستار ہو اس تم و زلال کو بیخ تب کیا اس مکان میں نہیں مارا دوان آگے ہم بادل پر ایل عبادت میں مشغول ہون روز جو ہر خوش توشہ زور را تو ہی لازم سو کر دمان مہیا تو کر ساز ہنگام مرگ کہ میں بھی ہوں گاہیست لاجورد کہوں یاد کو کر جہاں افین ہوئی غیب سے شب نہ جسطح لے کرنے فریا شور و فغان کہا یوں نہ ہم سے کو دل نہی جہاں کو گئے ہم بھی جہاں شبستان سکویا بامان کیا</p>
---	---	---	---

ترک کردن بخیر و دولت دنیا را

<p>جہاں نام خسرو نے ہر روز دگر فقیران مسکین جو تھے تہرین کہا شہنشاہ ہر ترک جاہ و ثمن ہوا کہ دو زنا سکا وزیر کہا ملک تقسیم ہر سر بسر تھما لہر اسلپ ہاؤ شاہ ہو سے کہ اگر شہنشاہ ایران جو موجود ہی ہو فرخندہ بخت کہ خسرو نے جسکو کہا بادشاہ کہ ارنخاک کو تو کر سے سرفراز سبل و کریم و ظلال حق نواز</p>	<p>کے مجمع ایران کو سنا سو کہا انکو شہنشاہی دہرین رہا کہ جو دنیا و دولت کا تم کہ تھا دشمن آگاہ وہ دیکھ ہوا صاحب ملک ہر نامور اطاعت کو کی شام و بچاہ یافتا لائے زبا تیر کیان تو ہو نیچے ز داماد و ناز و نیت یہ لازم تیرے کہو کہ شام چوہ تو ہم چھو کا دین روسے نیاز سزاوار شاہی ہو وہ سرفراز</p>	<p>عطا کی تم نصیب نہیں سیکر ان بداد و دہش شاہی قریب ہو جسے فانی شد نام جو کہا کہو شہنشاہ سالار فوج لگا کہنے ہر خسرو پاک دین فریاد سے بھی نہ شہنشاہ کہا فریاد سے پور کا خوش کے سستی جیت گفتار ایرانیان کہوں بندگی کی جو کی گئی کہا شہنشاہ کو کوئی ہو داد کر یہ لہ اسباب دلانہ ہو شنگ ہو</p>	<p>ہر اک کو جہاں میں کیا کا دمان رہا بدل سے مصروف بہت کہا تاج و اورنگ لہر سپ کو کہ دیکھا اسے لائق کار فتن کہی سرفرازان ایران زمین کہ فرما میری تو بھی کیجیو سدا تسبیہ لہر سپ داما دہے کہا نہ سخن زلال نے بختان یہ کہہ کر گیا پیش خسرو بیان خردمند دانا و صاحب ہنر جو نمرود بادا و فرہنگ ہے</p>
---	--	--	--

و تلح و تحت شاہی بلہر اسب سیردان و نحوہ در یک شہیمہ رفتن و از انجا غائب شدن

<p>بزرگان ایران سے شاد کہ جہاں سے شہر اسے نام جو ہوا کہ روانہ ہوا جس و بین ہوا شہر اسے خسرو روان کہ ہوا خسرو نامدار خدا سے مجھے آشنائی جہاں ہوئے جسے کندہ کیسے حیثیت تو سنا ملان ہو گا امید قزوئی کے بحر نامداران تمام ہو گا کہ روستے زمین نا پیر گئے ہوا شاہ سے جس قدر نہ تھا کوئی وہاں جس کا کردہ ہیں سب پر رون گئی پھر سے ہوا گردش روزگار کہ زندہ ہو جسکو تلخ و کلاہ سر پر شہی پہنچا ہوا کہ بزرگان ایران سے شاد ہوا کہ روانہ ہوا جس و بین خبردار آداب قانون سے جو مرد گشتا سب ہوا چارمین دل شاہ اسے دوسرا اگر زبان ہو سو بندوستان شتابان ہوا پھر زرجوان زریں سے بولا کہ اسے نامدار نہیں میری پیش پیرا کہ تو عاجز ہو نہیں سکتا پیش پیر کہ نہیں لکھ لیا آپ کے کام کا نہ ہوا کہ اس سے کچھ انکسارت</p>	<p>یہ تعریف لہر اسپ فرج نہاد لگا کہنے خسرو لہر اسپ کو وہاں سے دو گنا چنانچہ ہوئے وقت نصرت کر لیا نہ نصرت ہو راہ سے نہ ہمار کہا سب وقت جہاں جہاں چلی ہوا دم بہت تند و سخت ہوا جبکہ خسرو وہاں ناپید توقف ڈرا کہ لگا دین طعام طعام انفرض سے لگا ہوا کہ کیسے ہوا کوہ و صحر و سفید سوا ایک ہی اور ان نامور کہین نظر گرد گردن تھا وہ آیا تو لگا دیکھنے جہاں کسی کو نہیں جہاں میں لگا</p>	<p>کہ ہوا دل و عاقل ہوشیار دایان گردان کی اختیار شائبہ ہونا ہوا کہ تو نصرت کیا ستم و ظلم کو وہ شہم و طوس و فریزری تو ان عمل شاہ جہاں کس کہ ہوا کی زبان باش رون آت نشان پھر نہ شک ملا خوبین فریزری پھر کہا یوں کہاں روان پس مکان سے ہوا پیش ہوا کی باش برت پھر مستقر مل گیا ویرین پس روان بستہ جہاں عدم سب کے لہجے نام آور و کی خبر کہ ہوا کہ شاد کہ درخند</p>	<p>کہ ہوا جھمکے سے شہر بار پرستاری شاہ عالی تبار مجھے خواب میں چمکا یا نظر جب آگے گیا خسرو نام جو پہلے بڑا کیو کو در زبھی شہم جہم کہ خسرو گیا سو نہاں سے روان ہو شتاب یہ لکھ لگا چشمہ آب دین پھر سے اسے پکار کر لگا مگر گرد گردن فرسے سر نمایاں ہوا اترتار یک نہر فریزری و ستم و طوس کی ان تہ برف و بار کی دب لئے تو پھر اسے بھی کسی کو ادھر یہ جہم تو آئینہ چرخ چرخ اب آتا ہو نہیں سوا لہر اسپ رکھا سر لہر اسپ نے تاج زر ندی نہ سے رسم کیشی جہاں سے جا فرزند سے یہ دونوں سے جہم سے لگا پیر ملکہ وہاں شہر مدد لہر وہ تھا لاخر تاج و تاج موافق تھا شاہ سے نہاد زریں لہر کو شہر نہ کہ جہم کو شہر گشتا سب سے سمندر بہت کی پھر جہاں کہ یہ وہ تو قمر کا و سیمان دگر نہ کہین پھر کل جہاں کا پھر سے پھر وہاں وہ دونوں</p>
<p>ہلموس لہر اسپ شاہ بخت شاہی</p>			
<p>کہا بسکہ طلع مگر عدل ملکہ وہاں شہر اور ادھر دو فرزند سے اوٹا تو کچھ و لیکن تھا ہر شاہ کا زین دلیر و زبردست و قوی خفا ہو کے اک روز و چون تو شہر اسے لگا لاشی ہوا ملا کہ شہر اسے انجام کار لگا کہنے گشتا سب لیا جو ولیعہد ہوا کہ شہر کو زریں لہر اسے فرج دیا سنی شہر اسے لکھ لکھ لکھ</p>	<p>کہا بسکہ طلع مگر عدل ملکہ وہاں شہر اور ادھر دو فرزند سے اوٹا تو کچھ و لیکن تھا ہر شاہ کا زین دلیر و زبردست و قوی خفا ہو کے اک روز و چون تو شہر اسے لگا لاشی ہوا ملا کہ شہر اسے انجام کار لگا کہنے گشتا سب لیا جو ولیعہد ہوا کہ شہر کو زریں لہر اسے فرج دیا سنی شہر اسے لکھ لکھ لکھ</p>	<p>کہا بسکہ طلع مگر عدل ملکہ وہاں شہر اور ادھر دو فرزند سے اوٹا تو کچھ و لیکن تھا ہر شاہ کا زین دلیر و زبردست و قوی خفا ہو کے اک روز و چون تو شہر اسے لگا لاشی ہوا ملا کہ شہر اسے انجام کار لگا کہنے گشتا سب لیا جو ولیعہد ہوا کہ شہر کو زریں لہر اسے فرج دیا سنی شہر اسے لکھ لکھ لکھ</p>	<p>کہا بسکہ طلع مگر عدل ملکہ وہاں شہر اور ادھر دو فرزند سے اوٹا تو کچھ و لیکن تھا ہر شاہ کا زین دلیر و زبردست و قوی خفا ہو کے اک روز و چون تو شہر اسے لگا لاشی ہوا ملا کہ شہر اسے انجام کار لگا کہنے گشتا سب لیا جو ولیعہد ہوا کہ شہر کو زریں لہر اسے فرج دیا سنی شہر اسے لکھ لکھ لکھ</p>

جہاں نظر شاہ نامہ بولان
 زریں زور و لہر بفرمان شاہ
 سو خانہ نامہ آیا زریں
 متاع دزد و مال سب جو چکا
 کہا ابلی فخر نے یونان آجوان
 وہ رکھتا تھا قوت ایک موزہ
 و بہن متر ساربان نے طعام
 جو حبیب کشتا سن کا مینا
 کسی شہ آتے ہو میں چھلکایاں
 غضبناک آتے تھے سر ہمو
 تعرض و نہ کشتے تھے لالان
 کھلا باطعام اس نے لیجائے
 کہ نسل فرید سے ہوں بولان
 الگ کشت یہ سرور و راجہ بند
 یہ کمر لگا رہتے دیقاق کمر
 ابھی ستم تھی قبیر روم کی
 فراہم دیوان ہوتے تھے شاہلو
 کیا تین تھی اکس تھ شہر بار
 بولائے جوانان عالی کمر
 تھے خواب آتا تھا شہ کی نظر
 ضعیف بچہ تھے اسکے ایران کشت
 نہ کیا بچہ کوئی دس کل کا
 آتے دشت نہ دے گل دیا
 وہ دہقان شہ تھے فرخ چمن
 کہ جس نے قبیر کی آؤ پہلو
 کے انفرس والان وہ فوٹو
 لگی کہنے دایہ سے وہا ہر
 آتے دسہ گل جو اسے کیا
 نہ لہا گیا اس کی توجہ

سو روم تہا بولان ہوا
 گیا دور ملک و قصر کائنات
 خیرا نہ لوشت میں کے مقام
 کہا میں دیر و نو پسند ہوں
 کہ کرو تو قوت تو چھتر نام
 ہسان خیران و بیجا رگان
 کہا بھر گشتا سے ابجوان
 کہا جا کے آئے کہ موزہ و ہون
 بزور اسے مارا وہ سٹوٹیک
 بہت کشت شام از رو کھن
 کہا محمد ہفتا کی یہ دیکھ کر
 کہ کوئی نہ کیا بد تیری نژاد
 کہا کا دیق قانیان انتظار
 کہ کشتا کی نسل تین بولان
 پوری تھی شہ روم و کار
 جو ہوتی تھی بلان بیباک
 جسے جاتی دختر نازنین
 نہ روم نے تب بند مینا
 جو دیکھ کر بہت شہ کیا
 خیرا نہ آیا تیس شہر ہون
 شہ روم نے پھر بھی روم کر
 دکر بار چہرات کو دقت نوا
 کہ آتش نین آؤ ن سہی
 نہادی فیہ قہاج سکوند
 رخ شاہد و لکوی نظر
 سو شاہ کشتا شہ فرخ سیر
 یہ کہا وہ بن دختر دستان
 غضبناک سکر ہوا شاہ
 یہ ہا کا آخر کو کہنے ہلاک

شہ نندہ طرف سیاہان ہوا
 وائیں نہا میں کوشان
 لگا صرف اوقات کشتہ لم
 یہاں جا کر ایک مین جو نہ چکا
 مقرر کوئی رفتہ رفتہ ہو کام
 ارادہ کیا چاکری کا وہاں
 بہن کے ہمیں خوش سیاہان
 براک کام میں خوش کشتہ
 کہ نہ ان کشتہ بولی ناوتیک
 کہا دور دکات اپنے بولان
 وہ کشت سب کو لایا اپنے کمر
 یہ بولا وہ دہقان فرخ نہاد
 ہمیں کچھ کم کوشش و کار
 وہ بہن نہا دیو فرخ و ن
 ہوا ہا ہر اقبالیان انجام کار
 مہیا وہ کہتا تھا حسن طرب
 اسے شوہر اپنا وہ لڑی دین
 نہا کیا ایک حبشہ نشتا
 نہا کیا پسند سکواں نامدار
 ہمیں اسے کوشش کوئی نہ چکا
 وہ کہا کہتا ہو کھو سب نامہ
 نظر سکوا آیا وہ عالی جناب
 مسافر بھی اور مردم سہر بھی
 جو آخر کشتا سے بولان لہا
 مینے جو چہیت و کروفر
 پڑی جہاں سن زمین کی نظر
 ہوتی تھی شہ تھے بولان
 لگا کہنے بولان کھینچا دل سے کہ
 بلکہ میں امیر ہوں نہ خوف ہواں

کھیلان کر کے خمار پر نظر
لگانے پر قیصر نام جو
کے پیش گاہ تاج خصال
یا حال سکر کے مردمان
کیا غص پھر دمان نے ہی
نہ ہرگز دیا شے کہ مال نہ
گند کر کے دے باسے شیشہ
غرض قوت ہر عہدہ پھر تیس
ہوے وہ جوان آئے جو تھکا
کہ بیشے میں اک گرگ خوش آواز
ہو اس سے ہرگز نہ عہدہ ورا
کیا سیکے حیرت مند وہ نام جو
کہ تھکا دلیر نہ ہر جسم
اگر اس تو خواہاں ادا دے
گدربان بھی جہاز آسکے گیا
پندیر کیا حردے یہ سخن
گدربان مہرین بھی جو کئے
طرح شہر کی گئے وہ کر
گدربان و مہرین شادمان جو
وہ کئے لگا کس قدر تھکا کام
ادامین نے کی شہزادی کا شاہ
وہان کر گئے جو آ نظر
کھا شہزادے ہر گون بیدار
ہو بولین اپنے وہ اندیشہ تک
کہ تھکا دلیر نہ ہو چنگ جو
یہ سنا حضور اس کے اپہن گیا
قولا کر کے تیار کیا بچان
ہو مہرہ زن مرد و گور کش
کے جب چل تھکے رہا

جو بچا ہے کرے داود اور
کر خوب تحقیق سن بات کو
ہو چکا ہے کہ پیمان
کیا پیش قیصر متصل بیان
عبان اس کے خستہ ہو فرستی
کیا ملکہ دونوں کو مہر سے بد
شکا رابک کر گور کا بچا
پر گنا خطا تھا دلگیر تھا
کستے اقبالے شہ نادر
رساندہ رنج و آزار سے
ملانی کچھ کر سکا مین ذرا
اگر کوئی کر دین قتل کر سکا
سو شہزادہ بچہ رنج و غم
ملا دے تھکا خون کرگ کو
یہ گشتا ہے ہلکے آسکے گیا
دلیر اندر و زگرہ بیلین
وہ لہ مین خوفتہ رہ گئے
وہین خیر مارا جو امر دہر
بست مہرین سر شادان ہوے
کہ اپکار و ان آسکا مین نام
مجھے دے دے اپنے خیر شکلا
تو حیران رہا قیصر مہر
کہ جو کہ مین اردو کا ماک
کر کوئی کر دین قتل کر سکا
کیا شہزادہ گشت ہے کرگ کو
بیان اس کے اپنا کس دعا
کہ قاتل ہوا و دہے حال
مقتل ہوا انکر اثر دے
ہو اندر دما خستہ سر تاپا

مناسبت مہرین جو کا تو رہا
کہ یہ کوئی ذات ہاسکی کیا
وہ لکھتے ہست کا ہون پسر
نہ نہما قیصر نے باور کیا
نہ کچھ غیبیان پیش ہر گز کیا
گتادان گشتا ہے قریح جسم
گدربان کو اک جھوٹا دھرم
وہ خستہ روم کی لہوین
جوانوں کا مہرین ہر تھکا
کیا ملک و آسکے شہزادہ
رے تو اسے قتل کر سکا
گدربان تک ہونا سکا
کرے جو شکار رابک گور کا
ہو شاد مہرین چنگو تھکا
کے نام مہرین گور کا ہوا
سو گرگ جنگی شکار ہوا
کیا سنے کرگے وہ جوان
دلا و جوان نے بیکے سین
کہا پھر مہرین گنا باند
حضور شہزادہ مہرین گیا
نہا و کیا شاہ نے زہنہار
پیر الفاس و عہدہ ناہوی
اگر شہزادہ ہو تھکا وہ آدھا
گدربان احوال گشتا ہے
مہرین جو گشتا ہے جو تھکا
لگا کئے گشتا ہے عالی تبار
کیا اور لایا وہ خیر مہرین
دین سوہ ہر تھکا ہر تھکا
وہین جو تھکا ہر تھکا

نہین جو بک مین و مہرین
تقصیر مہرین جو مان کر گیا
تھکا باسے ہوئے آبا ادم
کہا قصہ مہرین جو خواہ کا
نہ جاحد گشتا ہے دخت کا
لے رہے ویرانے مین لاہرم
سو خانہ لانا تھا وہ واکار
پہ پھر خورشید روم تھکا
یہ مہرین سے بولاشہ ذوالکر
کیا مین لگی بار بیکر سپاہ
تو پھر دون تھے دشت و لہ
کہ گشتا ہے داود سلطانی
دلیر و تو مند جو وہ جوان
کیا پیش نام آو بیلین
تو ہوشاد مہرین ہنگامہ
نہ نہما رول مین ہر سان ہوا
تو دیکھا کہ جو شہر ہے مین کلان
دو بارہ کیا کرگ کو بیدار
تو نام اپنا حمت کی شکار
کیا کرگ کو قتل مین کس
کیا سو صحر ایشہ نادر
وہ دخت پہ پھر مہرین کو
تو حاصل ہو داک ترے دعا
بیان مہرین ہرین فصل کیا
کے شہزادہ کو بھی وہ مین کلان
اگر خیر تھکا نہ آو
یہ کس کر گیا سو کوہ مہرین
خند تک فلکان تھکا ہر چہ
نہ نہما گشتا ہے شہزادہ کر

دین من کیلے ہر ایک ملک گراں وہ دمان کیلے ہر ایک ملک گراں وہ دمان کیلے ہر ایک ملک گراں وہ دمان کیلے ہر ایک ملک گراں جو وہ از دیا گشتہ آ با نظر آجینے یہ کار نمایان کیا کہ کسی شرط جو کچھ ہوئی وہ ادا غرض یہ ہمہ را بہر نام جو اگر جو قاتل گرگ مار سیاہ اگر گشتہ سپاہ داتا کلان غرض اس حلاوت نے جو کچھ یہ سنگر شہ روم کئے لگا نمون جسے چنگل سے جو گدی نہ سپہدار سالار لشکر کیا	وہین کیلے ہر ایک ملک گراں خوشی سے وہاں کو لگا روک تعب میں آیا نہ نام جو نواہرین سے لئے لگا تا چو تو بہر زمین قاتل از دیا شہابی سے کروں وعدہ کیا کہتہ از دستہ خرد کو ملکہ از دیا کہتا سپاہ و جوا شہاب و لا اور بہا و جوا کیا کرگزل اور از دیا کو ملاک تھے روز اول یہ معلوم تھا ہنگام و شیران و گرگزل دیا	کیا نہ مغز سر از دیا وہ پیش شہنشاہ کیا دوان نہا و کیا پھر سخن زنیار کہ یہ کام ہو دیو کا بیگان وہ ہولا کہ سے سرور چمن بیان کی یہ گفتار بہر جب کہتا ہوتا ہوتا دینی باکین لمنی وہ کہتا ہون کی کچھ جو زمین و اہرین کا با و جوا کہتا ہون کی مان نے یہ قصہ تمام کہ زیر سپہ برین جز کیا کیا نہ نے گفتار سپاہ کو چلے	نشان از دیا چکانہ ہرگز نہ کیا باجر از دیا چکانہ بیان کیا جانب کوہ ہو کر سوار دزدان کیان سے ہو گیا و بیان نہا و قاتل ہو چکانہ شکس ہو قیصر روم ناچار تب ہا اس کی کئے وہ قیصر لمنی کئے ہون با فراوان سرو تو سپہ داتا نکالیے ہوا کی عرض میں شہ داکام نہین کوئی ہرگز دلا و جوا بصد جاہ و شوکت و روبر فنون ترس پایا تیر کیا
---	--	---	---

جنگ کردن گشتا سپاہ الیاس

والی خیز و گرفتار کردہ آوردن الیاس را از میدان پیش قیصر روم

ہوا جبکہ گشتا سپاہ سالار فتح الکھا پھر یہ نامہ شہ خیز کو گشتہ و خیزنا الیاس شاد سپہ کیلے آسول ملک روم سپہ لشکر ز زایا دوان ہوا گشتہ و خیزنا شہ میدان پکارا یہ میدان میں آن کر تو براہ الیاس آیا و بین تو الیاس ہرگز نہ قائم رہا ہو قید میرا زمین الیاس غرض ملک قسطنطنیہ کس دوان کے از دیا اظہر عیلا سپہدار گشتا سپاہ ایک وز یہ سنگر و زمین شہ سلطان روم	ہوے تاج حکم سردار فتح اگر خیز نہ و شہ بہا ہو کہ گشتا تھا ساتھ اپنی پل پہ سپہ کہ غولاد ہو جس روم ہوے گرم ہو کا جنگ و خون کہ سوار ہو بہر خون سر بسر کہ الیاس گشتا بہر جنگ ہوا ساتھ گشتا سے چمن زمین پر گر از دیا ہو کر جلا اگر یہ ان ہوا لشکر خیز تب بت گشتہ سے وانیس لیا زیادہ کیا ترس گشتا سپاہ کہا شہ سے ای شہ نیک و خیز لے کئے ہون نامدلان روم	نہ محکوم نہ تاجی آسکی سپاہ مہیا تو گردنہ سالار جنگ حقیقت سے کئے ہوا شکست اگر گشتا سپاہ الیاس سرو ہلو و سیدہ تھا وقت جنگ سپہدار گشتا سپاہ دولہ تو ہو ساتھ میرے ہوا جنگ جو گشتا سپاہ نے یہ کو کو تو گرفتار کر کے وہ جنگی جوان کیا عزت تک پہ تھا قبا کنا پھر از دیا سے بے بغض و ظفر کیا لکھنا ریکہ روم لکھ سازاں سواران کرد اگر سپہ ہی داد شاہ عظیم	شہ روم سپہ جمعی تھا شہ پناہ جو منظور خاطر ہو کر بیدار کیا قصد کیا از دیا کین میران قیصر ہو الیاس نثار عمو و سنان و خدنگ دوان کے کہ گھوڑ کو با نیش نہا ہرگز کرے جنگ میں کچھ لکھن کیا بند الیاس کے اسے الیاس پیش قیصر کشان شہ روم ہا شوکت و فرشان سور روم آیا بصد کو فر جو از دیا ہا نشاط و سرور نہا از دیا شاہ ایمان ہو وہ گشتا ہی کچھ و سپاہ عظیم
--	---	---	--

نہیں خوب لہر سپ کی تھم کہ ہر شاہ لہر سپ سے چر دلبران ایران کو با لکمان کہ نسیج ایران من جا کر کروں سوشاہ لہر سپ نامہ لکھا اگر نصف ایران و تاج و کلاه ہو لیکے قابوس نامہ روان یہ کہنے لگا پھر شہ نام جو کہا یوں فرستہ کچھ بعد از ان یہ سنکر نامہ بہنے بیان کہ بیشیے من یک گرگ خوش خلق پیر ایاس خرمی کو بکافلم مشاہ جو کس کوہ جنگ آریا یہ جاننا ہمار لہر سپ نے نکر اتنا کہ پلو ان پر غور نہیں خرمایران نہ ایام یہ نامہ لیند جب لکھ چکا	مناسبین ملک ایران کا عبان اسکا احوال جو سر کہ یوں ساتھ میری تہنیک مجھے صاحب ختم و قلم کر یہ مضمون رقم میں نہ کیا مجھے دے تو چھ ماہی بادشاہ گیا جبکہ وہ پیش شاہ جهان کہ تہنیک کے کقط خرمی کو حقیقت خود جنگ لکریا تہنیک کا داماد جو کہ جوان اور اک کوہ پتھا وہاں را آستانہ لایا جوان بیدنگ کہ جنبہ کار نمایان کس کہ رہا کیا فتنہ گشتا ہے کہ بہات جو قتل و قفس دور توانا زبیر سے کہ نہ باہر قدم	جوان دلاور ہوئے عظیم حری جنگ کی تالی کو نہیں ہر اسلحہ میں کروم نہ ناک الہا جنگ شتا ہے یہ سخن کہ ہی ساتھ ہر سچے چھ ماہ کروان و طائران کو یہ خبر بجائے آداب نامہ دیا تہنیک روم مسخ غور الہا یس کا ملک کہ نو لکریا دلیر و تہنیک گشتا ہے نام دلیر اندہ دندان کو بچو و یہ چھا ہا نہا نہ کہ بران نظر کر کے اسے بسو زبیر شہ روم کو تاتے کا چرچا ہزاروں ہن بان کو تہنیک بہر تہنیک پوچھا شتا ہی خراج تو قابوس کو شہر نصرت کیا	شہ روم سی پھلو ایران کمان جو یہ طاق جو پھلو تو شاد ہو چو بکھو شہر بار تو شادان ہو اسور و تہنیک نہیں جنگ کی میں ہر گز تو ہو کر گرفتار رنج و غدا بہنیک لکھ لہر سپ شہر گشتا تہنیک و تہنیک سے کہ پلو اسے قید قیصر کے کہو لکریا بہنیک تہنیک سے کہ پلو کہ اس دلاور نے جا کر یہ تہنیک میں جیتے ملان ایران الہا اسے ہمشکل ہو ہو دلیر تہنیک لکھ یوں کہ شہ و ہزار ناما لشکر شکن رہے و تہنیک راہ اور گشتا تو قابوس کو شہر نصرت کیا
--	---	--	---

براد جو کشتا کشتا تو کرسیم ہم کو کینہ خواہ کہ میں نے تہنیک قدر کافی نہ خطا میری اب سر بر کمر تہنیک میں افسوس و تہنیک سے رکھوں سرچہ تہنیک کلاہ می کہا جبکہ قیصر سے پیغام شاہ و گز تہنیک ہر تہنیک گیا پیش کشتا سپہر و تہنیک کن بو غلو لیکر شتا بان ہوا	کہ اس سے لہر سپ سے دلیر کہ تہنیک نہ ہم خوش تہنیک و تہنیک تہنیک تہنیک کہ ورت سے کہ تہنیک تہنیک و تہنیک تہنیک سے تہنیک تہنیک تہنیک کہا کہ تہنیک تہنیک تہنیک تہنیک تہنیک و تہنیک کہ اس سے پیغام لہر سپ دھان سکا عظیم ایران ہوا	تو جا پیش قیصر فرستادہ تو پھر یاس کشتا کشتا تہنیک یوں کہ تہنیک تہنیک روانہ ہوا ب سکا ایران ارادہ یہ جو متعلق ہو کہ بکھ شہنشاہ آفاق کہ مجھے اٹانہ سے نصرت ایران شہ روم تہنیک تہنیک پیام تہنیک تہنیک جو تہنیک تہنیک تہنیک	یہ کہ چاہے اس سے کہ تہنیک تہنیک تہنیک تہنیک بہنیک تہنیک تہنیک کہ تہنیک و تہنیک تہنیک کروان بادیزدان تہنیک شہ روم ایران تہنیک تہنیک صلیح الہن تہنیک تہنیک نصرت تہنیک تہنیک تہنیک کہ تہنیک تہنیک تہنیک تہنیک تہنیک
---	--	--	---

نیا جیکہ لہر سپ کے روبرو دین پھر جاندار فرم و رحمت وہ تھیادوان بجئے سب مدار جلاندار لہر سپ فرخ فصال نئے کام چھ سہا سہی نہیں نر نار دین ری حب جاہ کسی جہ سے نہ ان نہ شانوار برو متکنت جیکہ لہر سپ شمال جہان بھیجئے تھے خلیج لکڑا تھانزار فرما نبر می سوار کے سب تاجدار زمان یگانہ بادل و گرم کستری رکھ نام اسفندیار یک کا جو ہما سب اس شہ کا دستار تھیابھرا اسفندیار کھن ہست نور مند و چراغ دین ہوا شرم رستم کا احوال نرم	اسٹھ عین سے تب شد ناچ بجھا ایک سخت تانے پر کوخت بجلم شہنشاہ عالی تنہا جہان میں رہا کینہ و شہا تو ہوا اک سخت و تاج گین لیا پھر وینج لہر سپ شاہ فرستہ تھر گشتا سب تو تھیاعا سر سخت گشتا شاہ نصو زہا وند و گ تان اک حکوم تھے اسکے روبرو تو تھیاعا سر سخت گشتا شاہ وہ علم سامی میں شہر تھا اک دس کا ہر دین بن ہوا جہا میں ہر دانی فرما بس اب دل کو ہر زخم کا	پس اور پند ہو کہ پھر نہ اگا کہ گشتا سے ای ہو سس کے حکوم فرما کہا شہنشاہ گشتا سے بھار یہ لکھ قبا سے دور کر گشتا ان دنوں میں تھیابھرا اسفندیار شہنشاہ افضل خدا سے کر وہ چین ماچین کا فرما غرض فوج پر اپنے غور تھا جہاندار گشتا سب تاجدار لکھا پوچھ پندامو سے دو پیر ہوے دونوں تھادی پر چوہ مگا لکھ لکھ باہان بڑوں وہی گرد و زمین تن غمخیز پلکھتا ہر دوسری تاجدار لکھتا ہر دوسری تاجدار
--	--	--

رسیدن زردشت آتش پرست در حضور گشتا سب شاہ خود را بہ پیغمبری آشکار کردن و آمدن گشتا سب شاہ در دین او و لشکر کشیدن ارچا سب شاہ ماچین و چین باہان و عمارتہ خطیم رودادن و لزوست اسفندیار کار نمایان و خطیم رسیدن و فتح یافتن گشتا سب رواج دادن اسفندیار	کوفی گرد تھا ایک شہنشاہ وہا جھوٹہ دین شاہ کیا لکھن عمل آن کے خود اس شہ کا بیان کیا ہوا شہر گشتا سب فرخ نہاد ہر شہر و لکھ لکھ لکھ	خبردار عالم نکات نام ہما متقدم سکا شاہ جہان نمروا طبع و عمارت فرمان عمل ہوتی تھی شہر کہ ہر سخت تیار رہا تو پھر وہ شہنشاہ کیوں لکھ
---	---	--

همو بخار بخش اول کجا مرید دلکمون تنجه معجز و جان اگرین کسی پوچون نامور هره باسول شمرنا کفر ملک نوکرا ستائین کره اختیار کیا تها چور و رشت نه شکار گیا یافه بالا سه گدا آسمان کدا اپک و ناسته ای جا دل لکها شاه نه نامر سپا کو په چا شاه گشت سپکا نامر ستا جرم شاه تو بدین هوا تنجه استه گران اگر کس ترا پانین دار و نوزدان که بدین شکی اختیار سه و نه کسین پس بیک خدا پند نامت کوچه عورست چو صاحب که مضمون نامر سمجته کجا کیمه خرم ملک زر و دلاور نه تیشان کما هوا شاه دمان شاه کشورش کرومین تنجه کشنه تیغ کین یه نامر چو پوچا تو سالارین جهان لشکر چین پوچا تها سختی جیب خبر شاه کشنه سواران جنگی تنجه شخصه خردمند جاما سپه کا وزیر که فتح کس کی روز و غیا دلبران ایمان بهشت ملک صفت دانه پوچا ای تیغ	عقیدت کاسر روز و شعله عیان مجبه جورانه شکست تو دوزخ نصیب کسکو چو کین عیان مجبه کمره برین از خاک تو مقبول پیش پروردگار وچی استکاند بهب کیا اختیار خدا کوچی مین دیکه آیا و بان ترا پوچا و دگر پروردگار که بدین ستوایست برودار سپهبدار باسب سمجته په برنده تازمه آئین هوا تیه کار تیر اسما سرک اورا فصول تو پوچا طاعت نکره پوچا خرم از نهار اروان ملک ایران کو کشنه تو آیانید رسم و بدو رست تو دستور نشا ستا نام نشین چایه آئین بر گزینک که جنگ از موده نین به شما لکها با سخا رجا سپکا نام نه تو پوچا کشنه ما بدین هوا چو مضمون بهشت کین زین تها بر شوخ کاندان که کسین او خرم جارا سپکا نبرد آما یان خبر گذار صطراب فی مین تها نظیر و مین دیکه استه طاعت په آئین الطاف نردان پا بهم نردم حلی طایان بر دنی	لکها سه شربت لک و ز جسه پوچا کسکو چو کین جهان باو شایا با اغان رب مره و سطره پوچا کین غرض شه نه سون لک کمی دن لکها شمس پوچا کمی شاه کشنه سالی لک کراپ شوقه غم نه مین و گزینا لکها خون و خاک کز شربت نه شه کو کیمه ترسه پاس پوچا جو کیمه کیا کشین و مین تو نه آیانده پوچا سون پوچا کیمه خواه تراست جو تیه مجبه بدین لکها دوستانه یه نامر تنجه روانه پوچا لکها نامر و د یه دلا لکها کیمه سمجته رجا لکها شاه سه شکر افندیار تعینات جو ساهه سپکا اتهامت لکها شمس و آه خوش نامر با سپه پوچا سپه لیکه و مین لکها کارزار لکها تها غارت لکها کیمه تک با سپا گران لکها په کشک چین تیغ تیر لکها شمس کیمه شه مله لکها شمس برادر تیغ میسر تنجه پوچا تیغ و طفر دلبران ایمان طایان مین	رسول خدا پوچا کین سپهبدان بهشت مین ظفرین مری عروقی کیمه پوچا ازال کر شاه کر وین نویس ترکین آیانده پوچا لکها معراج حاصل شمس یه مجبه تها فرمان لکها نویس تها رجا سپکا کیمه کروان تیغ کیمه تیغ مین مین با سخا سپهبد لکها که بهشت بدین مین پس مین ز نهار دیکه طاه نما سپه کیمه کیمه استه اقلیم سه کیمه که حاصل پوچا وین شکافی کیمه شمس کیمه لکها سه شربت لکها شمس تنجه کیمه رخصت سوکارزار که سوان ساهه رجا سپکا شکافی سه پوچا لکها تو پوچا شه و لکها رخصت روانه پوچا اسوا ایران و د جلات تها هر کاخ و تهر کو دلبران و جنگ و دیکه سواران ایران تها صطراب مین دیکه بهشت کیمه مین گزینا پوچا کیمه هو سکره پوچا کارزار و کیمه
---	---	--	---

پسر شاہ لہر آب کا رو شیر
 کیے قتل سے گئی نامدار
 ہو جبکہ وہ کشتہ تیغ تیز
 گیا پورا جاسا بہر ستم
 گیا پھر وہیں جنگ کے دلیر
 ہوا جبکہ کشتہ جنگی ہلاک
 گئی پہلوان اور کئی دیو زاد
 شتابان ہوا پھر سوار دلیر
 ہوا تب آخر خوشند و طلائع
 اسے جب شوق نشان کروان
 کیا دیو نے رحم و ہمن رہا
 دلیران ایران سے گئے لگا
 وہیں بسکے بولایہ اسفندیار
 اگر دیو خوشخوار کو کرے کشت
 پھر اسے مین لکھتے غیاث
 ستر ملک لادہ اسفندیار
 چہ بگویند زمین تن اسفندیار
 اروان کی ویرانی کو کشت تیغ
 کہا آخر نیزہ رہا دیو پر
 جدا کر کے سر جسم ناپاک سے
 مدد گئے سوا اسفندیار
 یہ لکھ سید را اسفندیار
 برا حملہ آور بہ فوج ایران
 گریزان ہوا اس سلطان چین
 کہ چاہی اسی است گریز کو گھر
 پڑا تھا جہاں کشتہ جنگی زہر
 ہوا غلبہ اب زندگانی جیجی
 لگا کئے دستہ پورے شہر پار
 ہوئے کشتہ ایرانیاں ہی ہزار
 ہو جسٹس سید الفین کی مدد ہزار

کہ تھا دشت کا کوس کوس دور
 ہوا کشتہ پھر آب انجام کار
 گیا پورا جاسا بہر ستم
 جو انور دہشتہ پور زہر
 زریہ دلا وہو اسفندیار
 مقابل ہوا آگے مانند باد
 سو شاہ ار جاسا پند شیر
 لائے نامداران ترکان چین
 بہت کچھ وزو کے شوقان
 ہوا قتل وہ مرد جنگ آنا
 کہ بہ کوفی مرد بنجر زما
 کروان جگہ مین کو کوا
 نو دے لشکر ہونے کشت
 لاسن ہوئے شہر بریا گیا
 وہیں آب ہزار دیو پر ہار
 نہیں تاب دیو و غولہ زہار
 سو بلند اران جہاں بد تیغ
 شان کیا بس حکمت گذر
 جوان نے کیا بہت ترستے
 یہ کہنے لگا آتے ای نامدار
 عقلمند کے وزو و جنگی سوار
 زد و کشت باجمہل خوشحال
 ہوئے سرنگندہ ترکان چین
 تو قشع برستی کمرین سر سبز
 آتہ اسپ سے شاہ آفاق کو
 درنگ کر دیون کشتہ یکموت
 کہ میدان مین کشتہ کا کشتہ
 از انجملہ تھے بہت تعداد
 ہزار و صد و صحت نہ ملد

دلیر انداز یا سو حرب گاہ
 ہوا روبرو اسکا وہ شہر تھا
 کیے ترکان خوشخوار قتل
 کیے غرق خون مرد بنجر گزار
 روان کر کے گھوڑا سو زور گاہ
 جو انور دے کعبہ کشتہ مین
 صفت فوج کو چکر سر سبز
 دلیر انداز کم پیکار ہو
 وہیں بید نہ لکھ مرد دلیر
 زریہ دلا اور ہو کشتہ جیسا
 جو اس دیو سے جگہ ہو بنجر
 جہاں لکھتے شہر سے ہو کشتہ
 نو سر پر ترستے فسر زریہ کو
 سب زارون ہو کشتہ ایرانیاں
 دلیر انداز دیوان سکود دیو
 جو مین ساتھ میرے ہوا زما
 دلیر سے وہ تیغ و حکم جگہ
 ہوا کار گریز آتے آب گون
 شتابان ہوا تے مین پور زہر
 کر آؤ جیو سوار جاسا نہ
 شتابان ہو سمٹ لکھ چین
 کیا قافیہ لشکر چین کا تلک
 گرفتار آتے بن ترکان
 کہ ہم کشتہ سب شہر نے وہیں
 ہو قشع برستی کو صحنان
 آئے لکھ تابوت مین با بزران
 شمار تے جب کشتہ کا کشتہ
 جب آبا فوش ترکان چین
 میسر ہوئی جبکہ فتح ظفر
 ہوا شاہ و شتابان شہر نامور

سواران چرخ ہوا زرخوار
 سو زور گاہ ہوا کشتہ گاہ
 ہوا اب بھی آخر کا قتل
 نہ چاہے پھر آب بھی زہر ہار
 ہو اگر مین مثل مار سیاہ
 کیے قتل دیوان و ترکان چین
 گیا جبکہ نو یک وہ نامور
 کرے جو کوفی قتل اس کر کو
 ہوا اگر ہم زہر د زریہ
 ہوا برہم شاہ کشتہ سب
 ملاوے تعلق خون دیو کو
 کہا یون کلا سے پور فسخ نہاد
 تھے تخت شاہی حوالہ کروان
 نہیں کجا با قاسم پراں
 ہسان ہر نیزہ ریان کر خوار
 کشتہ مین دیوان خوشخوار کا
 اکر ملی دلاور لے اور سید
 اگر اسال پر دیو سرکش ملون
 ادراک گرد و فرشتہ مرد دلیر
 کروا سکے شاکر کو کشتہ تیار
 جہاں اگر شتاب سب بھی چین
 رہی پھر شاہ جاسا کو تاشاک
 یہ کہنے لگے ہو کے راغمی کرانا
 پسر آیا وہاں شاہ سوز مین
 کہا یون لائے سرفراز کیاں
 شہنشاہ ہوا سو شہر روان
 ہوا آشکارا کہ وقت و غنا
 تو ظاہر ہوا اگر کردان چین
 ہوا شاہ و شتابان شہر نامور

دیو دین زرشوشت کو پھر رواج آئے شاہ نے تخت وافر دیا جہانمیں بائیں وطرز نکو شہ روم محکوم و دین ہوا گیا پھر سوہند اسفندیار کیا جن کو لایستین اسفندیار کئی ہر طرف زندو استکان ب سپہدار نے پیر یہ نام رکھا ہرک ملک میں مردم خاں مقام	جہاندار نے از سرابت سراج خوشی سے ولیعہد اپنا کیا مروج کو کر دین زرشوشت کو پذیرندہ دین وائین ہوا وہاں بھی یہ آئین کیا آشکار گیا جطرف نامہ نامدار نہ آئی کسی کو یہ زہار تاب سو شاہ کشتا سب کشتوشت ہوئی گرم آتش پرستی تمام	دلیری و جہدوی و ہرغندیار کہا پھر کہ اس سپہر عالی گھر ہوا شاہ کی خدمت ہرغندیار رکھا زندو استکان کو بالاسر پھر آیا جسکو یمن پہلوان ہوئے سب ان کا فرمان یہ کرے حکم سے اسکو جو غرغ کہ خرد و کان نے زردی و یہ شکر ہو شاہ کشتا سب	ہوا ویکھر شادمان گھر یار پے ملک گیری تر باندہ پھر سوروم پہلے گیا نامدار اطاعت میں ہو دانی نظر ہوئے لوگ ان کے پیر شکر رعایا و شاہ و امیر و وزیر کسی نے نہ ہرگز کیا ہر غلام پذیرا لیا دین زرشوشت سب کہ حاصل ہوئی جان مل کی ملا
---	---	---	--

قید کردن کشتا سب اسفندیار را با غوای گزم پہلوان و شتر علی و دین پورستان

جہاندار نے ایک کی انجمن وے تھا وہ بدخواہ اسفندیار غور و اسکو یزور سر پنجہ پیر کہ جھک کرے انگلیاں اسیر ہو سکا آزد وہ گشتا سب طلب کر کے پھر اپنے دست کو وہ جہاں پستو شاہ جہان مجھے کل کی شت علیا نظر کہ کیا واسطہ میری تقصیر کا ہوئے میری شمشیر سر کشتا سمجھتا ہوں اپنا تھے کشتار اگلا کہنے پس اسفندیار ملا کہ وہ رکھتا تھا فرزند جہار چہارم تھا نوشت اور ناجو رہا نہ ہو اسکو کشتا سب آئے قید کر کے کیا پھر روان سنا جبکہ کہنے نے و ماہرا ایا انفرغ پیش اسفندیار	ہوئے آگے حاضر سران دین اگلا کہنے شے سے کہ اسے شہ یار کہ ہم پنجہ اسکا نہیں شیرین تر چھین لے ملک و تاج و تیر نہا مل ہوا پھر سوہر نگاہ اگلا کہنے شابوش نام جو ایا پیش اسفندیار جو ان کہ نہ شکر میں مجھے میرا پیر ہوا پھر غضب شاہ کشتوشت پرسندہ باد شاہ جہان چو کہ صلیح ہو سکر کشتار کہ آزاد دیکھا مجھے شہ یار بزرگ آئین تھا بہمن نامدار بہر مند وانا و فرزندہ خو سفر زند کو ساتھ لے اور سپاہ شمنشہ نے سو ڈر گندوان ہمدرخ و غم بلوچن دیکھا ہوا باب کا موش و غلگسار	کوئی ایک تھا گزم پہلوان سننا ہوا اسفندیار جو ان رکھے جوہ دل پیشا تیر سننا تھا جو پیشہ ظاہر کیا ایک ایک قلم صبر و آرام و خوب کہ جلدی تو جو پیشہ اسفندیار دیا پھر پیام غمہ نامدار وہ بولا کہ یہ راست تیرے تو ایا میں نے ہرک کو پیشہ نئی میری خدمت پیر نظر وہ بولا یہ بہتر شاہی نامور وہ بولا کہ بہتر جو پیر دوم پور میرے پیش نامور غرض کہ وہن کا اسفندیار ایا جب حضور شہ نامدار سنو نہاے سخت مانی کہ کہا اوہا نے بسو ڈر گندوان گند جب کہ روزگار وازار	ندیم شہنشاہ گیتی رستان رکھے ساتھ اپنے ہر فوج گران ارادہ ہو اسکا شہر نگاہ جو بہتر سمجھے وہ کیجے شہا رہا تا سہ روز سہ شب انتظار ہوا ان لا شتاب اسکا و نامدار اگلا کہنے پھر دین پیر جو انفرغ نے تب کہلاؤں طلب کہ سر بلند ان عالم کو بیت ہو شکرین آہ یوں تاجور کہ حاضر ہو چکر حضور پیر نہ پیر کے نہ مان گندار سوم آؤ ڈر دوسری سیر بجاہ و چشم کر کے مختار ہوا اب رکھتا اسفندیار سنو تو ان کا نہ حلا سے ہمدار ہوا ابجا یمن کو وہ لیکو لوگ سے سب شابوشہ خوار
---	---	--	--

ہوا بلخ سے عازم سیستان کیا آنتیا آئے تین شاہ کیا بعد از ان شاہ کوہ سیستان	راکھن ماند کرستان دیوان مروج کیا ملک بن بن شاہ رسیدن کرم پسر ار جاسپ با فوج سنگدین	تو آہا تهن وین پیشوا کیا اسکو راج و مان زودتر راشا گفت سپ و دوان ان
---	--	---

در بلخ و لہر سپ راکشتن مین راکشت کردن و آمدن گشتا سپ از سیستان آمدن ار جاسپ

سندی شاہ ار جاسپ نوجو بفرمان گشتا پختا کیہ یہ سنگدین ہوا شاہان شاہین سو بلخ آئے روانہ کیا کہا یوں کہ اسے بادشاہ جہان یہ کہنے لگا وہ شہ نیکم ہست غدلا یا وہ فرشتہ پیش سپہ شاہ کے ساتھ تھی بکھڑا جولہر سپ آیا ستم کارزار سپہدار کرم ہوا سنگدین دلکین نہایت تعجب جو بیان کیا کہ لہر سپ کوس بن جو جب لہر سپ بیت جدا شکستہ کیلے ہر شکستہ وہ جاکر ان کی سیستان ہوا سنگدین شاہ جہان کہا با فعل شاہ تو کرم جگہ سپہدار ار جاسپ کیلے چار جاسپ کیا فوج کران مقصود ہون غدت مین لہر سپہ لگا کہنے پھر تاجور سپہ لکے آیا سوزر مگاہ ہوئی پھر وہ تہا ستم و جود ہوا کرم صحرائین ہزار جگہ	میان در گندمان جو اسیر کیا پھر وہ بن خرم پھر شاہین وہاں اسقدر کوئی پر کو تھا نہیں کوئی سردار لشکر کہ جھکو بیرون پستی و کام ہلے غدلا پر لکھا لکھ پیش غزوان سے ہر گز تھا نہ کہے کشتہ ترکان مین پیشہ لگا سنگدین نامداران مین کہ تیرے مین غالب نظر بیان ہوا کرم بازار پختا مین تو پھر نہیں نے دوا کیا کیا زند و استا کو خضر زہ شہابان ہوئی جانب سیستان یہ ستم سے بولا کہ سیستان عقب تیرے پہنچ چکا مین جنگ روانہ ہوا چار سپہاں تیرے ہر اسان ہوئی فوج ایرانین مجھ رکھے معذور ہاکم بلخ سے شاہا تهن اگر کہ تا شاہین سے ہو کہ پڑا دلہان تکی ہوئی جنگ جو ہزاروں ہوس سہو	کیا جو سیستان ہوا شاہ سپہدار کرم تھا اسکا پسر کہ کرم ہوا آنکر کیستہ خواہ منہ سے اب کیسے سردی سروکار کچھ دیتی نہیں مکان عبادت لہر سپ شاہ مقابل وین فوج کرم ہوئی سواران مین تھے وقت و غا ہم کیستہ و مین جنگی سوار پرسنگ ہوئی حملہ آور سپاہ ہوا زخمی خستہ لہر سپ شاہ ہوا بلخ مین چینیان کا جوئل نہاں شہستان گشتا سپہ گئی پیش گشتا سپہاں تیر یہ جو وقت باری واداد کا ہم شاہ گشتا سپہ و مین و ان جوا ملے کسہم نامور سوا اسکر ستم نے نامہ لکھا ہم آئین خسرو از جہت جہاں آفرین اب ہوا یاد شہ مین بھی لیکر سواران مین خروشاں ہوا کوس کوئل ہوا دھن و کھنکھا خون	اگر سفند ماربل نامور نہیں بلخ کے شہ مین کچھ آسے بادشاہ کران آن کر کئے مردمان پیش لہر سپ شاہ کر مینہ جو تھکو سر لشکری مجھے کام سرش مین نہیں کیا لہر جہاں جنب زہ مگاہ دلیرانہ پھر جنگ نام ہوئی کیا قافیہ تنگ بد خواہ کا آوجھ لکھارا واداد صہ ہزار ہو سواران لہر سپ شاہ زمین پر گزشتہ و مین نہا کیا بلخ مین کوسا و قتل ہو بلخ قید کیستہ بحال شاہ کہا چرا بلخ کا سرب شہرندہ کو ستم نے بلخ سو بلخ ہوئی و ان سے دوان ہوا مینے اگر مین سپہ کہ کچھ کام در پیش مین شاہ شاہ آسے عذر بجا پسند یہ کہ ہو شاہ ایران وار مقابل ہوا آنکر کوس و مین اگر زہن جگہ ہوا کہ تھان دوش سلطان ایران وار
---	---	--	---

<p>تو ہوا لشکر سپیدان چہرہ دشت غرض شاہ گشت سب عالی بار صطرب لاب میں ہو گیا کھانا تو حاصل ہو فتح و غنیمت کہ اسفندیار جہاں گشت</p>	<p>دلیران ایران کو پہنچی شکست ہو اچھا کے قائم سر کو سر کہ ہو کس طرح سے یہ ظفر تیرہ ہویں یک دست کا گن مران پوچھا کہ اسے نام جو</p>	<p>کہ ایران جو یکہ ایران وہ سالہا سب شاہ کا جو فر کہ از رخس کیا اس کی شہر یہاں کہ کیا جبکہ جا رہے در گنبدان ایران لاش</p>	<p>بہاگم چاندرا آفاق گیسر کیا جب وزیر شت نامدار وہ نامہ شاد و شہزادے کو کہ جو کریم پہلوان ہو شاہ کہ قمار زنجیر کرے گی</p>
<p>روانہ ہو ایک نامہ وزیر خشت و ملک اور اسفندیار کہا کہ شہزادہ جنگ جو کہ کہنے سے پہلے مجھے نیکو کہا کہ مجھ پر یاد فاقہ روا کہ اسے نامہ شریا جناب یہ زمانہ وقت شکایت میں کہ دور یکہ سب سے کہ بند دم خلتی اسکو شہر آ گیا اور اسے ہوا لکھو ہم تو ہست مہمان شہزادہ ہما</p>	<p>رمائی یافتن اسفندیار زب گران بھاگم گشتا سپ شاہ و آمدن ہما از در گنبدان بحضور پدر و بعنایات شاہی کامران بودن و فرستادن گشتا اسفندیار را یونگ رجا سب فتیحات اسفندیار و گشتہ رفتن ار جاسب و داخل شدن گشتا سب در بلخ</p>	<p>دیالار گشتا سب شہر مرہ ملکات خصم کو دور یہ فیلانے اور گرا کر گرا تو رجا سب سے جب شہر مقابل ہوئی و وقت گزار کہی گرا کر دلاو کے تیر شتاب سے اسے کہ کہند کیا اپنے لشکر میں لاکر اسے کیا اسے کہ کہ وقت سب کے تیغ سے کہ صحت تیغ ہوئی فوج رجا سب کی تہا</p>	<p>کہ گم چاندرا آفاق گیسر کیا جب وزیر شت نامدار وہ نامہ شاد و شہزادے کو کہ جو کریم پہلوان ہو شاہ کہ قمار زنجیر کرے گی دیا سب کے جاسب یہ جواب تو اب اسے بے خبر کر دینا غرض دیکے جاسب نے کو بند وہ ہانک کر تیر میں تھا بسا یاد ہوئے شہر لنگار نوجا سب اسکو مارو فر</p>
<p>پہر اپنے جہاں کا ہو غنیمت تجھے سو نہ دین غنیمت پہر اسفندیار جو ان کو رو پہر جنگ جہاں اسفندیار ہوا سائے اسے مرد دلیر وے جسم اسکا سب اسکا گرا پشت سے اسے گرا دست میں کو دست بست تن پہر آسمان سے غم اسفندیار ہو سے جنگ سے گرا کان ظفر یا گردان ایران ہو نفران اسفندیار جو ان لیا منہ میں ترکون ہر گرا</p>	<p>سبح چار فرزند وال گرا کہا کہ اسے پورا غنیمت کہوں ہم میں طاعان کیا سوا عدلیون گرا اور کہ پہلوان نام تھا گرا وہ رو میں بدن مثل غنیمت کہ رو میں بدن وہ جو نہ تھا اسے کہتے تھے کہ اسفندیار ہو سے کہ تیران باز و صفت شکن کہا کہ اسے سب سمیت وہ میدان بسج ہو گیا ہر گرا گر خان حوالان تو گرا ہو ہو سے کہ وہاں نہ تھا گرا حضور جو اٹھ لائے ہنہ</p>	<p>دیالار گشتا سب شہر مرہ ملکات خصم کو دور یہ فیلانے اور گرا کر گرا تو رجا سب سے جب شہر مقابل ہوئی و وقت گزار کہی گرا کر دلاو کے تیر شتاب سے اسے کہ کہند کیا اپنے لشکر میں لاکر اسے کیا اسے کہ کہ وقت سب کے تیغ سے کہ صحت تیغ ہوئی فوج رجا سب کی تہا رہی جب نہ تھا شہزادہ ہست ترک ہر گرا شہر ہوا مہمان اپنے اسفندیار</p>	<p>پہر اپنے جہاں کا ہو غنیمت تجھے سو نہ دین غنیمت پہر اسفندیار جو ان کو رو پہر جنگ جہاں اسفندیار ہوا سائے اسے مرد دلیر وے جسم اسکا سب اسکا گرا پشت سے اسے گرا دست میں کو دست بست تن پہر آسمان سے غم اسفندیار ہو سے جنگ سے گرا کان ظفر یا گردان ایران ہو نفران اسفندیار جو ان لیا منہ میں ترکون ہر گرا</p>

کئے اپنی سرحد سے چند گند
وہ سہرا جو دیکھا تو اسفندیار
بلا آؤ مگر کج درویش کیا
وہ مگر گمان نکلی ستم گزین
سواروں کے روئین بن اسفندیار
یہ لکھ کر روئے دلیری وہ در
لگا اسفندیار خیم پر کیاں تیز
دلیرانہ فکر مقابل ہوئے
جو انہر دے پھر بے سبب کہا
نہیں آج کچھ اور خوف و خطر
ہوئے بعد ازاں ہاتھ لگا کر

تو کشت پر ہل آیا نظر

وہ تھی اہل بیتل ہفتخوان

احوال منزل اول راہ ہفتخوان

قوی پہل و سخت خوروزین
یہ بولا کہ جیسا کہ ہوں آشکار
ابھو اوشت بخوف میں ہوں در
کہ خستہ ہوا گرگ وقت تیز
سو جنگ پیکار مائل ہوئے
کہ باقی کوئی اور بھی جو بلا
بعبیشت و طرب کیچے شہر

کہ ہنگام پر پیکار خوروزین
تو پھر بارشیں تیر تم کیجیو
نمایان ہوئے کہ گزشتہ کیجیو
اوہین کھینچی تیغ زہر آوار
کیا قتل کر گزشتہ کو گام کار
وہ بولا کہ بس تھے ہی گزشتہ
غرض جان فرووائے ہنگام

کروین جھینٹا ہل کی بیان
لگا پوچھتے ہوں کہ کی گزشتہ
وہ بولا کہ اسے مرد و زور
کریں پہلو سے بیل و انتہا
نہ زمار فرمست نورادہ بگو
کیا تیر باران سواروں کی تب
پوشون جوان اور اسفندیار
ہوا دیکھ حیرت زدہ کہ گزشتہ
سو تھنے کے قتل کی جگہ
کے بیٹے صبا گلن کا جام
بسری بخونی وہ آرام شب
تو اذان روانہ ہوئے بیشتر

احوال منزل دوم راہ ہفتخوان

کہ سوارہ میں آج کیا کیا بلا
مبادا تھے کشتہ ہوئے گزشتہ
کریں حملہ شیر کر کے علم
دو پارہ کیا شیر نرگو وین
کیا تیغ بران اسکو دو نیم
تھے خوشگوار سے وان شکی
مقابل تھے آئینہ گلدان
لگا کتنے پھر سرور ارجمند
شاہ شہرے فکر دون مرتب کیا

وہ بولا وہین گزشتہ بول
نمایان ہوئے شہر خوروزین
دیکھن ہوا اسکو مانع دان
ہوا کشتہ جب تو پھر وہ شہر
مظفر ہوا جبکہ اسفندیار
طلب کر کے پھر راہبر کو کہا
دراز و سطر و دشت دوم
کہ ایک طیار کرد وین
کے تعین تیر و تیغ و کسان

دو شیران خوشخوار رشتہ بیان
تیل سفند یار جوان و بین
کیا آپ سچو ہزیران دوان
ہوئی تھم نر جوان دلیر
تو لایا بجا شکر یہ و درکار
کہ فردا تھے پیش کیا آئینہ
دہن سے چاکشیں و تیغ
کہ ہوئے بسان ارابہوان
رکھا ایک صندوق بھی اہل دوان
کہ تھے تیر رفتار مانند باد
یہ اتر دیا سے دشم جب نظر
تو ماہی سے تیرہ ہوتا ماہ
تو تاجز ہوا اتر دیا سے دمان
خروشان ہوئے شہر غزنیہ
تو کی نوشدا و و ہر نوش جان
ہوا لایا بجا خرمی سے دین
یہ لایا لڑ و رشتہ کہ

احوال منزل سوم از راہ ہفتخوان

روانہ ہوا گرد اسفندیار
کناؤ دیا سے نہ پوچھے گزشتہ
ایا کھینچ اس اتر دیا سے دیم
رجی پھر نہ طاف و بھوکہ زمین
دو پارہ ہوا وہ سبہ اتر دیا
تو اناہ خرم و لوجاق حیرت
لگا کتنے یون راہبر سے کھان

وہ تھا چاند و قمرین کو
وہ آیا جو مانند ابر سیاہ
ہوئی کار کو کہ تیغ بستان
اکل وہین مند و قمرین
ہوا ایک ہیوشن جنگی جوان
سیاس خداوند جان وین
لگا کتنے منزل چاندین

دیم صبح گرد و سبہ بھوکہ سوار
ایا و کھینچ و قمرین کو
وہ گردون صندوق سپان تھم
زبون ہوئے گردون کو کھان
کیا خرم شہر بران را
بفضلا الہی ہوا تندرست
تے اصل کون نوش کی اہل دوان

نہیں جسے سنا نہ کہتے ہی بودا سوا پیشتر قدر چارم روان کیمین لہ زمین تک تصانیف زن نور و ایک فی ومان تو اب غول کی بندسی کر رہا یہ بولی گیا کہ براسے شکار وہین کر کے اسکو سر کنند کیا کینچن خنجر اسکو دوں سو فوج بہشتیہ بوجان کیا غول نے زور پہ چنبر سقط فرجوان دلاور ہوا کیا غول کو مریخ کیونکر پاک کہ جسے رہائی ہو دشوار وہ کچے ہیں کسے بس زند وہ بولا بتایہ بوجان پاک روانہ ہوا صبح اسفندیار تب یا وہ سرخ کردن قرار وہ اسے کینے تیغ نکلا ہوئی کار گر جیت تیغ و سنا لکل وہ میں منہ تیغ شکر جو دیکھا تو بچے ہراسان ہو لگا کینے یون بعد از ان گرسا بہت بازش ہن دایک ومان لگے کینے مردم کی نامدار وہ کینے لگامین ہر گھروں نہیں فوج دیکھا کہ نہ ہزار نہوہن جلا جیسے ہم ہزار جو روز ششم سو نامور جو روز زب رفتہ رفتہ نام	اولک غول ہاتھ سے چلو گیا اجوال منزل چہارم اقامت کین ومان ہوا نامدار کیا کے یون مرتد بچ بیان حضور پندر کہ مجھ کو صبح دیا وے آتا ہی جلد وہ فاجار کیا بستی محکم بجز بربند نمایان ہوا پھر غبار غلام وہین سے ہوا وچن آتش نہ غالب ہوا اس تو ہند پر معین بخت و اقبال یا تو ہوا زمین کو کیا جسم سنا کے پاک نہ جانہ ہو ہرگز توای نامور درشت قوی بانو و ہر ہند اولک غول ہاتھ سے چلو گیا اجوال منزل چہارم اقامت کین ومان ہوا نامدار کیا کے یون مرتد بچ بیان حضور پندر کہ مجھ کو صبح دیا وے آتا ہی جلد وہ فاجار کیا بستی محکم بجز بربند نمایان ہوا پھر غبار غلام وہین سے ہوا وچن آتش نہ غالب ہوا اس تو ہند پر معین بخت و اقبال یا تو ہوا زمین کو کیا جسم سنا کے پاک نہ جانہ ہو ہرگز توای نامور درشت قوی بانو و ہر ہند	لگا کینے ہنس کر ہاتھ مار از راہ ہفتخوان غرض کر کے تریجیم خوشی کہ یون خوش تر شکی کی نامدار یہ کینا رسنگو دلاور ومان یہ سمجھا کیمین وہ جوان بولان وہ چادو سے پھر بکلی چرن جہان جس تار یک سلا ہوا شتابان ہوا کینے ہر شمع وہ غول سیر کا رخام کار دلاورے ہجر باہر سے کما وہ بولا اسے آفرین رحبا غرض یک سیر خوشخوار سچے امیر تری جو بستی سپاہ از راہ ہفتخوان ومان جلد ہو چن دلاور ومان گرد ومان کو لچا از کس کیمین ہوا شہر چنکل چنلار سے ہوا اسے تن سے رمان بولان کینے جسم شمشیر پلٹنک ما اجو انور کے بازو دست پر کہ یون کیا کہہ رہی تیغدار تب ہو کسے سخت ہو چنکار مناسب ہی ہو کسے چنکار کہ یون چہ را تو غم شوق سے یہ سنگر سران سپاہ دلیر وہ بولا پھر ومان رفتہ رفتہ از راہ ہفتخوان کیا کینے جب نہ ہوا اسفندیار	علاج اسکا آسان ہو گیا وہ سفند بوجان پہلوان خوشی سے ہوا گرم بادہ شکی بیابان میں لایا مجھے دوسرا یہ بولا کہ وہ غول جواب کیا کہ مجھ سحرہ یہ زن فوجان ہوا پر غضب مر و شمشیر زن سب غول پھر آشکارا ہوا ہوا غول بدشیر سے ہم بد ہو کشتہ تیغ زہر آب دار کہ دیکھا ناما شامری جنگ کا وے شہر کی دیگی کل وہ بلا مکان اسکا بالائے کسار کہ گیارہ سیم رخ سکو شہ کہ وہ تیغ بران سکو کلاک کیمین مسکن کین تصانیف سرقلو کو ہمار برین تو با آستے آستے منقارے زمین پر گرا ہو کے پست بولان کہ سیم رخ کو میں دوا رہ کیا ہوئی آفرین خوان سپہ پر کہ زنا و مان بجز دشوار تر یہ سنگر ہوئی فوج اندر مند تن و جان سران نہر یاد ہو شتابان سو خانہ ہوا وچ سے لگے کینا شہ آفاقا کیمین تو بکشتن کیمین لگے تیغ ومان وہات ہوا عازم پیشتر کہ اب زودہ شکر ہوا سر
---	--	---	--

هوئی با شرف و بجا آمدن سپاه سپهسالار سفند پارس شیران با شرف بنود و پادشاه بجایگاه پادشاه پارس پهلان پیش او بی ایستاد زمین گرم بود و نواخت غرض به شرفی و پادشاهی نه منصور و نه پهلان زینهار تو بر گزید که با قدم پیشتر دلیر و جوان و دانا و زمین را میسر به یولایان ترا بخت فرخنده یا در هوا چو ایر غنچه یکبار نامدار عبث ثوئی جو خنک که گزید که با وصف چنان در جیب کرست تکه عطف سلطان تو توقه قوی چو یک مری خطا گذر بجز زخاست اجدادان سپهسالاری به یولایان اگر خم و دو صد سال کوشتن کردن سر بر شاه اجاسپ یکایک پادشاه شو بخت بیک خیمه کشید ز آبدار چنان پادشاه و زمین و آب کوئی چاره و دیکه نه تسخیر اتفاق بر دست رخ آید پادشاه نخست به کس که پادشاه که کیفیت فرزند پادشاه سداغده پیدا نمودان	دری زمین دانا یک گشت و دانا ره عجز به کس که دانا که میوه بلا دفع آب میسر سپهسالار بولایان گرسار و زمین را میسر به یولایان نخست به کس که پادشاه سداغده پیدا نمودان دلیران ایران توران دینار	نشان ز کس که رشک بدو لکه لکنت به دعا سبب کس که لطف به کس که رشک بفضل خدا به جهان آفرین که چاره زمین یک نغمه تمام نه هرگز کس که رشک به جهان فرزین شاه چو یک مری میسر نه غله و دلف و دانه	هو عازم منزل آفتاب سراسر تخته پهلایان و مکان چو رشک گریا پیشتر تو کس تشا هرگز ندید خطا خجل به کس که رشک گرسار سخن آکس به دوزخ یکبار رانی به زمین مری بند نمسا به پادشاه عالمی چنان و مان به دوزخ یکبار چنان بود و تر جمعه ای گرسار و یولایان فوج آفرین زن و دختر خواهر پادشاه چین بوا به خیمه سکه سالار دهر کاشب کوکلیکی بیولان سفر سنگ لاله و پادشاه به یولایان کس که رشک میسر نه غله و دلف و دانه هو ایان کس که رشک به جهان سپاه گران چو دوزخ نخست به کس که پادشاه	ترو دوسه ناهار کس که رشک اگر به نافع آسمان و زمین هوئی به کس که رشک دری باقی آب مثل مبتدیان هو اگر چو رشک به جهان نه هرگز کس که رشک به جهان اگر چو رشک به جهان سپاه گران چو دوزخ سوغا نه عطف و نافع هر کس گام هر سر و پا زمین به سکه و یولایان نام جو نواک بجز زخار آید نظر جلو و یکی سب کوشت آفتاب هوون بخت آرزو اگر گرسار کس که رشک به جهان غرض فضل لطف و دلف و دانه آست بندست دی رانی کس که رشک به جهان دیوانه کس که رشک من کس که رشک کرو زمین کس که رشک هوئی به کس که رشک سوغا نه عطف و نافع هو ایان کس که رشک کس که رشک به جهان سپاه گران چو دوزخ نخست به کس که پادشاه
---	---	--	---	---

نہاں سے دو اسکو بہانہ کیا دروان نہ ہوئی کہ چلوں وے جگہ ہو درویش کی گشت ہرآن سے ترکوئے سرکیر	کراؤے کبیر سے جو بازارگان کہ جاتا ہوں میں نیک بازارگان نہو ناؤز نہار نہ دیشہ مند ز دو کشت وان انگر کپیو	وے لون ہی حکم پہلے صین ایا آشپور سے لون آشکہ کہ تیرے حوالے ہو کیسہ سپاہ دلیرانہ نادور قلعہ پہ	نہر دروم غیر کاوان زمین یہ سنا کہ چو اشاد اسفندیار نورینا شہر دار شام و بگاہ تو بوقت لیکر سپہ بخت
--	--	--	--

رفعتن اسفندیار بلباس سوداگران در درویشین کشتن راجاسپ و کرم پیشش را و فتح یافتن

مہیا و مہین کر کے کھیند شتر وہ ہشتاد و آشتہ کرباتی رہے یہ سنا ساربان حدیل کینہ جو سنا شاہ ارجاسپ ناگمان جو پونچا در قلعہ پر کاروان یاد جاسپ کو جاکے کبھی پیا یہ جو توبہش بندہ خاکسار میل گران پیشش کی دہن یہ جو چپا لکے ہر بازارگان میل کر کر لارن نہر آزار کہ ایمان سے علوم بہانہ کراؤے رہ ہمتوان سے ادر وہ جہاد نہضت ہو ابدالان غرض لیکے بازار میں ایک مکان دلاور کی دو خواہر ہوش سودا کاران وہ شتابان زمین وہ بولا کہ ہوں مو بازارگان وے درویشین ہمتوان سے آراستہ نگین جس سے کئے ہی نامور تھماری رہائی کو مین آیا یان ایران وہ جوان پیش شام کشتی نہایت نکلے اگر ہمین جو اب نہر کئے ادا	وہ شتر تھے دیباے دہی صد و شصت گروان چنگل غرض اس طرح سے بستو حصار کیا جا بجا ہر گزربان کو گیا چروہ سوداگر ارجاسپ رہ دور سے مباح کران دیاشاہ نے چکاؤے بہان کہا نام کیا اسٹیاخ و یا کہ کس مصلحت سے چنگل نثار دیا آستے پاس کراؤیادشاہ ولیکن یہ تمہارا ہر گز نہار کہا یوں کہ کیا تاب اسفندیار کہ یان آئیو چاہے جو وقت تو لکے آئے چرخس کے ہشتی سنی جو خبر جو دہن و لون وان کہ احوال کشتا سپہ اسفندیار یہ مکہ ہوتا نہ اور نگین ہنگام شب پیش اسفندیار جوان نے بھی پچان انگو کیا وہ چپاریان شاد و خرم زمین تا ہی مین آیا تھما ہر ہمار غنا مت ہی ہر از پزیر پاک کی پسند لگا لکے ارجاسپ شاہ	کینہ چاہے کاروان زینہ پر سویہ را کہ پسند دوق نہر آزار مایان ہر غاش کراؤیاد پیران انکاروان نہر گز مزمزم چو یاسبان کراؤے شاہ نام اور قلعہ کاروان کراؤے حضور شہ نامدار مہیا و خرم و شاد دلاورین تو ایران کی جسے خبر کر یان سلامت جو باقتل اسکو کیا نہین جو فغانی تھے کچھ خبر منہ شاہ ترکا لیکر سکندر ایا شہ ہنگام نہضت بیان انگانی دکان پر مین گران شہین کے معنی میں کشت یہ جہاد سے آگے پر لارن زمین نہر و اقصیٰ حال شاہ دلاور ایا اسکو پچان آوار سے کرین کہ پچان لار قوت ہو کسی سے نہ لار جو عیان لگا لکے ای شاہ بینی پناہ کروں جشن ترتیب میں جو غرض یہ ہو مجلس ہر غرض
---	--	--

<p>ایا فخر سے جمادے ہمدان لمندی پہ ہون قلعہ کی خبرین دستان پیر سر پرودہ کے بلند پیوار و فی افواہی ہر دم مرعوب شہ چین و یک دست ترکاں تپ پشتون نے دیکھا تو یکسر سپاہ خرو شندہ پیر ہو کے مانند شیر وہ مجلس میں تھک کر مست ہوا کیکر سواران کو چہ ہزار سواران چین اور چہ ہزار تو یکسر صدو شخص مردان کار بہت کٹھنہ خوش ترکان ہوئے یہ کیا لکین ہر دو لالہ ہزار خروشان ہوا جا کے مانند شیر گئے خنجر آب کون گاہ تیغ زن و دختر و خواہر و شاہ چین کے قتل گردان چین و شاہکار وہ کرم پیر شاہ اجا پ کا آیا جبکہ کرم درون حصار دلیران توران گردان چین زربون آخر کار ترکاں ہوئے لگا کئے کرم سے اسفندیار وہ مرد توانا و چست و دلیر کیا تیغ سے چہ سر اس کا جب خنجر آسکے نامزد ترکان کی سران نواحی توران و یار نہ کوئی جا چین میں اک نامدار زمان پر پیوار اجا سپ شاہ لکھا نام تیغ گشت سپ کو</p>	<p>ایا مسکن گزین ہون چہ ہمدان گردن ایک ترتیب ان چین نوشی سے وہ سوداگر ارجند گئے نامداران ہی ساتھ اس کے آب ہوئے مست و غمور یکسر در در پہ اگر ہوا کینہ خواہ کیا چین ہون ہفتدیار دیس یہ سنگ کیا سونا نہ شتاب کر اب جا کے بدخواہ کا زار تعین جا بجا تھے درو حصار جوانہ دروین تن ہفتدیار ہر باقی رہے سو گردان ہوئے سو منزل کو ہفت دیار اسحاق خواب تب وہ شاہ فیر رہا خرم باہم کے یہ تیغ گرفتار ساتھ اسکے و چین ہوئے یکا یک مان یہ ہوا آشکار پیشو تیغ تھا ساتھ جنگ آزما ہوا کرم جنگ کس اسفندیار ہوئے یکسر وان گشت تیغ چین سرا سیمہ دانستہ گردان ہوئے لڑائی جو اسے کرم نامدار ہوئے کرم پہ کار مانند شیر خوشی سے وہاں حکم پھر دیا توروہ مور و لطف و احسان کو ہوئے آکے حکم و اسفندیار نہ توران میں کوئی رہا شہدار رکھیں اپنے مشکوین باغ و شاہ ہوا شاہ و شاہ فرخندہ خو</p>	<p>یہ طعن شعی سے ہون امیدار شہ تیغ پر وانی اسکو دی دم صبح آئیں سر انبساط مہر تھامان شہرت تمام کہ فرنگی جا چکا ہو چکا دستان کیا کینہ کو قتل ہر مذہب تیغ کہ آیا درد تپہ اسفندیار آئے شاہ اجا سپے ہون کہا ہوا جا پشتون سے جنگ آزما ہوئی جب دلاور کوہ الہی دلیر اند چین سے ہزار مضمر دیا اسکو مشکوے شک و شان سو خواجہ گاہ شہ چین گیا سیدار اجا سپ اسفندیار مظفر کو گرد اسفندیار رہے در قلعہ آیا دوان کیا کینہ شاہ اجا سپ کو و چین جانب درشتان ہوا ہوا کرم بازار پر غاش کا ہونے شہر پرشس آمد پیر آدم دلیرانہ میدان میں قائم رہا یہ سنگ مقابل ہو شہ مرد دلاور نے پڑھا برو زمین گردن سپہ لطف و کرم شہر مسخر ہوا ملک چین سر سر تو بس قتل سلو کیا یا سپہ دلاور نے گنج فراوان دیا ہر اک پورے کی حاکم چین کہ اسے نامدار کرم</p>
--	---	--

<p>تو با فعل بیرون افراست گشت سخن کیا ملک توران و چین و گریه باره جب نامہ پهلوان</p>	<p>نصرت میلا ملک و چین بیان تیغ و اندیشه بر زمین آمدن آغندیا و ایران</p>	<p>سپه دار می پسر کسا بجا میں بلان زوی قدر میں شام و طراز صفت کرون پادار</p>	<p>اگرے تاجدار شریک جناب مجھے خوش روز شام و نگاه پرمحاشاہ نے تب لکھا ایران</p>
<p>روانہ ہوا سحرے ایران تسلے برفت کے گیتا چل وہان سے جو تویک لکھا</p>	<p>روانہ ہوا سحرے ایران تسلے برفت کے گیتا چل وہان سے جو تویک لکھا</p>	<p>وہان جگہ ہو چاودہ فرخ نہاد گیا جگہ نزدیک شہر پد تو آجا جہاندار کشتا سب می</p>	<p>ہوئی تھی جہان بادش ہوشیار تو دوین حکم شہ نامور بغسلکہ پیکر غفور خوشی</p>
<p>کیا آفرین اور کی یہ دہ آست نامہ سے اپنے بھر کر دیے کیا کشتہ بسطرح راجا سب کو</p>	<p>کیا آفرین اور کی یہ دہ آست نامہ سے اپنے بھر کر دیے کیا کشتہ بسطرح راجا سب کو</p>	<p>کیا ایک تریب جسن نشاط کشاہ نے پھر کر اسے پهلوان وہ بولا اسدم ہون مسترا</p>	<p>پسے جام سے ازہرہ افسانہ بیان کردہ قصہ سفتخان کہون کیا میں جی شام و کون</p>
<p>برابر تبار کی پو اسفت نظارہ ہوا خوش شدہ ارجمند جو دیکھی بے مری شہر پار</p>	<p>برابر تبار کی پو اسفت نظارہ ہوا خوش شدہ ارجمند جو دیکھی بے مری شہر پار</p>	<p>جہاندار کشتا سب روز و در مفصل کیا قصہ سفتخان نہ کر دیا اسکو دہیم سخت</p>	<p>سخت ترین ہوا جلوہ گر کیا ماہراجنگ کا سب بیان کشاہا کو اس سے وسوسہ سخت</p>
<p>کہ میں نے کیا قتل ارہا سب کو آستانی بہت سخت و برج سخت کتا ہون نے پسے از د کو چند</p>	<p>کہ میں نے کیا قتل ارہا سب کو آستانی بہت سخت و برج سخت کتا ہون نے پسے از د کو چند</p>	<p>کتا ہون جو تھی مادر مہرمان گرفتار حسین تانگی و ان خاہرمان پر پیغاس و صفین کیا قصور</p>	<p>حضور اس کے جا کر یہ بولا ہوا راہ کے لایا میں تانگو و بیان تو کہ مارا انصاف سے پیہر</p>
<p>کہا ہون نے پسے از د کو چند مبادا کو سے پھر گرفتار بہت کہ محکوم ہیں تیرے سردار فوج</p>	<p>کہا ہون نے پسے از د کو چند مبادا کو سے پھر گرفتار بہت کہ محکوم ہیں تیرے سردار فوج</p>	<p>قوت بات پیر زبان پر نہ لا پیر کے بی تارک پتن بھی نکر اضطراب اسے مل بے ٹھہر</p>	<p>کہ چوہر کمان شاہ کشتہ کشتا و لہ فی تحقیقت جو جھگو کشتی کہ آخر ہوا شاہ کشتا سب پیر</p>
<p>کہ چکا تو شاہی پس مرگ شاہ کہا لیکدن وقت مستعی ہے جو کہ کام ہر جانفشانی کیا</p>	<p>کہ چکا تو شاہی پس مرگ شاہ کہا لیکدن وقت مستعی ہے جو کہ کام ہر جانفشانی کیا</p>	<p>خوش آئی نہ یہ پندار نیرند کہا قتل دشمن کو ای ماوشاہ وہی حیف القیاس و جدہ ہون</p>	<p>آستانی جگہ دلگیر اسفندیار لکھا میں نے ناموس تیرا نگاہ نہ تو نے کیا اسے شہ نیکروز</p>
<p>جہاں بد لکھوئی پهلوان طلب کر کے جاما پ لکھوئی کہ جو کسطح و مرگ اسفندیار</p>	<p>جہاں بد لکھوئی پهلوان طلب کر کے جاما پ لکھوئی کہ جو کسطح و مرگ اسفندیار</p>	<p>خود دیکھ احوال اسفندیار نظر کر سہو گردش مہر و ماہ جہان میں غفور مند فرزند ہو</p>	<p>تو کہ مجھے از خاک آشکار کہا ہون کہ اسے شاہ گشتی ناہ مسخر کرے مفت اعلیم کو</p>
<p>وے پهلوان رستم نامدار بست کر کے تو اعراف اسفندیار یہ لکھوئے سران سپاہ</p>	<p>وے پهلوان رستم نامدار بست کر کے تو اعراف اسفندیار یہ لکھوئے سران سپاہ</p>	<p>ہو شاہ شادان پیکر سخن مبارک تھے خجست و تاج بھی کہ کشتہ ہوا شاہ لہر پب</p>	<p>وین ایک ترتیب کی نہیں کہ یہاں جھگو کلاہ معی ہوین دختران و نان بہت</p>
<p>کہا میں نے یہ رستم کر د کرب چلے میرا مدد کار ہو</p>	<p>کہا میں نے یہ رستم کر د کرب چلے میرا مدد کار ہو</p>	<p>نہا ہمارے سامہ ہرگزادہ</p>	<p>نہا اتنی مدت میں میری خبر</p>

<p>اطاعت سے بھرا ہو کر سر پہ تقن جو الفیہ لیل و نهار مر سے دلین کرے جو اس کا جوان سے کہ شاہ نے بھلا فہ بولا کہ من بھلا سے بادشاہ عوض آئے کہ تو تم کو کہتے تھے کہ وہ قصہ حقیران پاکر زن ہر جا وہ وہ عمل سپاہ وہ شہتی ہر جا باران برف گذر مہا جہان سخت تران کیا کہ چنان سے پھرتے نہیں زندہ حوالے کیا پھر تھے سخت تعلق اگر میں کو ان فرشتہ تھے ہی شونہا نہ تھے پھر تھے باسخ و کہ نسبت ماضی تھے جو نہ کان تو ایتھ جو سخت جو مار و ننگ تقن زین ابغیر ان کی شہنا نہ ہوں پھر سپہ سالار شہنا نہ ہوں تو لیکے لنگ و بام زوارہ فرام ز کو بھی چھوڑ نہیں جی انکے کچھ زہر مار کیا قتل ارجاس کہ تو ننگ کر لگا تو ان دم نہیں کو ہر دلا اور جوان نے دیا جو سپہ یہاں کو کہ تہمت کردہ تھے ہست آئے کار نمایان کے زبون تری تو یک زبان کیا مگر جھک انڈیشہ کو اور ہے نہیں خوش نہ ہوش نہ تھی</p>	<p>یہ کہتا ہو تخت سی سر پہ شاہ کو نہ گھڑ و نا مدار نہایت ترہ پوچھو صبح و شام کہ جاکے لشکر سو سپہ سالار ہو شاہ ارجاس کہ نہ خواہ کیا قید و جھکو بھال تہا تو پھر راست ہوں تو ننگ کیے کہتے تھے تہ بفضل آگ وہ طینا فی و جوش ہر جا درخت شہنا نہ کا حکم لایا بجا شہنا نہ فلک خود علی وقار پہرے ترے از سر اتہلج بزرگی تھے آج بال تہ ہے کہ لکنا تیری ہی کہ سپہ سالار یل زال اور ستم جلوان کہ ہونا موز تو و فیر و زنگ سر خلاف کا دعویٰ کہین کہ وہ جنگ ستم سوچیں سلیمان تقن سے ہو جا کے اپنے خواہ بداندیش کے سر کو جلائی تو کہ تو ہی جہان میں یل نامدار ڈرو میں آخر کیا بد ننگ تھے پھر میں دو ٹکا تاج و تہ کہ ستم کو ہر کو نہیں جو تہا جہاں سے بزد کو نکا پروردہ ہی زبون نامداران تو لڑاں کیے اکیسے دلا و کو کہے ہلاک بھلا یہ بھی غلام کو فی طور ہے یہ ہرگز کہہ قول کا ہر دور</p>	<p>کہ جو کابل و زایل نیم روز براہ اطاعت وہ انکے نہیں مناستہ اب یکہ سفیدار تقن کو یا کہ نہ کہ اس سپہ شہ پھر تو تو غلام ہی شکست کہا کہ تہا بچ کر جا بک وہ مارگان جنگی وہ شہ پڑاں وہ سپہ سالار وہ ہر سپہ کہ وہ گریان فری ہوید ملک بہاں کو مست کام فریاد تھا بھلا و دم تھیں تو شاہ شہنا کیے ہیں اب کار کا کھان مناسب جو یہ اور لاکھ تھے وہ سخت تھیں جو کہ سپہ سالار اور اب سر تھیں تو غلام ترے آگے مسخ شام و تہ اگے کہتے یوں کہ آغا فیہ وہ بولا کہ تہا جو دیم تھیں اگر تہا کہ ستم و زلال کو نر کہ بدیر گالان کا نام تھیں کیا ہفتخوان فتح تو نہ تھیں نہیں تہا بستم جو ہر تھیں قسم زندہ سنا کی سپہ سالار جو مجھے کہے آگے سپہ سالار سنا جو کہ ستم یل نامدار شاہ انیان دیکھتے تھے مخافت تہا لڑاں کو زلال تھے جہاں سو سپہ سالار یہ شہنا کہ لڑاں نہ تھیں</p>	<p>عطیہ کردہ خود و خود مجھے کہیں ناطرین لاکھین کہ رسم کردے کارزار تو پھر آگے مجھے تاج و سریر ایلا ملک کیستہ کہ کہتے کہ شاہان ہو شاہنشاہ نام جو وہ کافر ملایا وہاں دمان تو کہیں جہاں سے ہی تو معنی تہ روان گل و سر کدل غلام وہ طین سے کہ مجھے کامیاب کیا کہتے تھے کہ ملک و ملک ملائے تھیں خاک و خون شہنا کہ او رنگ و ہر اٹ ہی مجھے کہ کافوس خسرو کے آگے دام نہیں جلا لائے بجایہ ہمار کہیں سر تھیں رسم و زلال زور کہ دیکھتے تھے تہا تہا و سریر نہ بدول ہوا سے سر و سریر تقن زین لاکھ لاکھ مال کہ ہو پھر کوئی کہ نہ اور بیان بلند اس جہان میں ہو تہا نام تو جہاں کش کردہ ہی شیراز کہ یوں تھیں نہار بیان شکن کہ یوں تھیں زبون اسکو تھیں یک ربان شب و روز تہا تہا تقن فکر تہا کار سخت تو معان ہوا کیوں تو کھلا مر سے تو تہا تہا تہا تہا یہاں سے اگر ستم پس لڑاں</p>
--	--	--	--

بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا	کون سے صدمے ساتھ اس کی کیا	نہلا دیو بیان غمزدہ نامور	نہلا دیو بیان غمزدہ نامور
رہ سیتان بیفوج گران	گرفتار رستم کو ہمارے کون	بیادہ سے الہامان کر کے بند	بیادہ سے الہامان کر کے بند
کہ مہربت ہماروں کو بزرگوار	نکوئی کرے سرکش اختیار	وہ بولا کہ اسے بادشاہ جهان	وہ بولا کہ اسے بادشاہ جهان
یہ مقصد تیرا کیوں دور	رہو نہیں خزانہ تیری حضور	سہارک یہ اونٹ غلام سرسخت	سہارک یہ اونٹ غلام سرسخت
یہ کہلو جان ہو کے چمن حسین	خشا بان ہو اسکو خانہ دین	لگا کئے جاما سے شہر بار	لگا کئے جاما سے شہر بار
خبر لگا سکا ارادہ جو کس	یہ سکر وہ دستور دانا گیا	ہوا جا کے جب شہر پر سال	ہوا جا کے جب شہر پر سال
جو کچھ مصلحت ہو وہ مجھے بتا	خرد مند نے تب یہ پاسخ دیا	بجالات شامی سے حکم پیر	بجالات شامی سے حکم پیر
وہ بولا کہ بتیجی فرمان شاہ	سوسیدتان پرور واد بگاہ	حضور شہنشاہ کشورستان	حضور شہنشاہ کشورستان
کہ راہی پر وین تن سفید	بہنگ دل رستم نامدار	ہوا شانمان شاہ گرفتار	ہوا شانمان شاہ گرفتار
کتا بون بولا ش نام جو	کہ اسفند یار جوان گرد کو	کروں ہونہم خجست سخت	کروں ہونہم خجست سخت
رضامندی کی یہ وہ نامور	ولیکن تسلی خداتو ہی کر	کہ رستم کو جب لاوے کر کے پیر	کہ رستم کو جب لاوے کر کے پیر
کتا بون ہوئی سنے اندر دین	جوان کہا جا کے اسے دین	زیر سوت جو رستم نامدار	زیر سوت جو رستم نامدار
نہ جا اسطوف ہرگز اسے پسند	ذرا گوش تھے تو سن میرا	کتا بون بولا یہ اسفند بار	کتا بون بولا یہ اسفند بار
وہ مقصد پکارا سے تنہا	کہ وہ نہ خواہ سدا کار کا	کروں کیا کاب یون جی فرماں	کروں کیا کاب یون جی فرماں
پذیرا کیا میں نے اس بات کو	اگر بعد اقرار انکار ہو	تو پیر مروی سے نہایت دور	تو پیر مروی سے نہایت دور

رفیق اسفند یار طرف سیستان اعظم قید کردن رستم و بیان سوال و جواب

سمگاہ اسفند یار جوان	ہوشہ سے نصحت سویتا	دیا شاہ نے لشکر گنج و زر	دیا شاہ نے لشکر گنج و زر
وہ شہر وان تھانچش قطار	گیا پیچہ وان اور بزرگوار	خداونستھان من لاورین	خداونستھان من لاورین
لگے کئے مرد ہوئی خال	مہار داکہ پیش سے کوئی خال	مناسب ہی ہو کر کابا یار	مناسب ہی ہو کر کابا یار
وہ بولا یہ موقع پر اور بجا	ولیکن جہاندار شہر گستا	کہہ گا کہ لایا بہانہ جو ان	کہہ گا کہ لایا بہانہ جو ان
کیا متصل سیتان کے وہ جب	روانہ کیا اسے بھر کو تب	کہ آوین بان رستم گرد کو	کہ آوین بان رستم گرد کو
تو پھر زال نے بافران ہو	ادب جو کا ہمارے حضور	لگا کئے ہون ہمیں نامدار	لگا کئے ہون ہمیں نامدار
کیا چر غلب رستم گرد کو	یہ ہمیں سے سنار علی ناچو	گیا پیش رستم کما ماجرا	گیا پیش رستم کما ماجرا
وہ بولا کہ رستم ایہ بیان	رستم ہم کو رستم سے بیان	تو جاسوق سے پیر اسفند	تو جاسوق سے پیر اسفند
اوسے بھال کتا سب لایا	لگا کئے ہون ہمارے ناکر	کہا جبکہ یہ زال زرنے بیان	کہا جبکہ یہ زال زرنے بیان
وہ ہوئے کتا کہ ہر دیتا جب	لگا کئے ہمیں ہر تہ تب	تو قہف کنان ہو تو نامور	تو قہف کنان ہو تو نامور
یہ کہ گیا ہمیں نامدار	کہا جا کے ہون پیش سفید	کہ رستم دلیو ہوا خرد ہے	کہ رستم دلیو ہوا خرد ہے
خبر سنا آنکی تری ہمان	مرے ساتھ آیا جو پیکر	کیا پیر پیدار اسفند	کیا پیر پیدار اسفند

آخر خوش سے رسم پہلوان
 کہ اسے وارث تخت تاج کران
 وہ چونک طالع جو تیرے حضور
 ہمیشہ چمن بن نو فرزند ہو
 فرو داکے گھوڑے سب سفید
 سرافراز تکیں و صد آفرین
 وہ بولا کہ مجھ کو سرافراز
 و بزم رستم کرد کوئے گیس
 بس لب توبی راضی ہو جان
 شاہم کہے شکر قرار بند
 کہ راضی نہیں جو اگر بندید
 بسان شہنشاہ فرزند خو
 وہ بولا کہ آتا عیان شہلوار
 اگر میرے فرمان سے چھوڑ کر
 صفحہ بند کر کے نہ بجاؤں کر
 سپہدار سے بھر دیا یہ چاہ
 تہمتن یہ بولا کہ خست ہوں
 جو ان کے گدا ہوں کہ آنا شہ
 کہا اسے سپہدار آفاق گیس
 لگا کہنے اس سے اسے سفید یار
 یہ اب صلیت جو کہ اسے نامدار
 ہوا اس سخن سے وہ اندیشید
 کہ نال نے یون کہ اسے نامدار
 جسوے سپہدار عالی گیس
 وہ بولا کہ غیظ زلال زر
 صحت ساتھ نہیں شہ جو بند
 کہین کام تیرے بہت لو لگا
 چمان سرافراز کرد یون
 مروت جو کہ تاج ہوں پہلوان

جس کا سر پہ چون بندگان
 سر فرازان یعنی ستان
 پیش کش گمان ہو فرط سرور
 طرح مہر کے عالم افروز ہو
 ہوا رستم کرد سے بیکار
 چمن میں تو اس کا ہو تون
 تو رونق فراخ لکے ہو چرخ گیس
 او مان جہاں رستم سے لگا
 کہ وہ ان ایچو چھو پا بند کر
 نہ ہو چاوی ہرگز تیرے گزند
 تو بس بے کسے جہاں تیرے
 مرے گھر تو چمان فرط طبع ہو
 بطور دگر اسے ستودہ شمار
 ہر جنگ از روئے گیس تو
 تو کیا قدر با یون حضور پر
 کہ پی او دے مجھ کو دستا بآب
 کہوں نال سے جا لہو جان
 یہاں بھیجاں خوار و زجر جو اس
 کیا کیوں نہ رستم کو توئے اسیر
 کہ چھوڑا و بیکار رستم نامدار
 نہ سا تھا کہے ہو زمرہ ہونہار
 گیس اسوج میں سرور و جند
 ملکا وہ اپنا ہے اسفندیار
 شتابان ہوا کرد روز دگر
 قدم رنج فرما تو اسے نامور
 رمان جو تو ہو کر سیر گند
 ہستی رقی خدمت بجا لاؤنگا
 بیکار شاہان اندان ہون
 نہیں رہے تیرے غیظ و خفا

جو کہ شہ صحت نمی لایا
 تیرے قدر نہ پاشا شہی
 کہے سر شری جسے نہ خست
 یہ آئین و رسم وادب بیکار
 لگا کہے رستم کی بھون
 قوی آسکی ہر پشت یون ہار
 پذیرا نہ اسے کیا نہ ہار
 یہ جو عالم گستا بہ دلیہ
 ہو چکا خضر شہ کا نگار
 رہا سنا حاضری و پہلوان
 نہ لایان زبان پر یون لیتن
 جو کہ مجھے تو کو تو بعد از
 و لیکن بن آیا بنم و دگر
 تو کس طرح کہاں کان بیکار
 وہ بولا کہ زمرہ میں ہی رہا
 طلب کر کے بھر جام مینا یون
 جو کہ صلیت و بیکار زمر
 سو خا نہ رستم جو خست ہوا
 نہایت زبون سختی بیکار
 لگا کہنے شہنشاہ کے بیکار
 مبادا کہ بیکار دوشو او
 گیس رستم کرد جہاں گیس
 سو آسکی خدمت میں بیکار
 اسے لیکیا آکے اسفندیار
 گیس اسے انکار او یون اما
 کہ اسے اسے گرد فرخ شیم
 کہ چین نے کار ناماں بدم
 گیا و نہ سوا چمان بیکار
 بل یون سے بیکار سخن

پھر آغاز کی یہ دعا و شہ
 شہ شہان کلاہ مہی
 شتابی گرفتار خوار ہی بخت
 ہوا شاہان سرور نامور
 کہ اسے نامور کرد و آدما
 نہو سے کیم رستم و نگار
 و اسے لشکر میں سفید یار
 کہ رستم کوئے آو کر کے اسیر
 کہ یون رہا مجھ کو ای نامدار
 کیا پھر بھارنے یہ بیان
 کیا یار اسے سرور انجمن
 بجا لاون فطرت ہوا ایچو ان
 بسا کہ بیکار چمان ہوں شہ
 کہوں مجھے یہ بیکار زمرہ لاک
 لکھا و بیکار اسے سپہدار
 کہے یون بیکار گیس ساکنین
 کہ اسے کہوں یون بیکار
 تو تیرے شہنشاہ شہم کیا
 کہ دشمن کو یون کا جانے دیا
 زبردست ہو وہ سوار دایہ
 بنوے دگر دود و وار ہو
 یہ قصہ کہا زلال سے سرشیر
 نہ وہ میں دل میں ذرا ایچو
 کیا خوب رستم کا غرور و قار
 کہ اسے پہلوان توبی ہستہ بجا
 تو کہ بیکار و غیظ کر کہ
 کہ بہت کہوں گویان تمام
 کیا سرکشان چمان کو بیکار
 ہوا لشکر میں سرور انجمن

<p>یہ چاہا کہ غصب بیدار مشقت بہت تو نہ کی پیشتر سوراست بیٹے بن پوتہ ہم شہامین نے اسے ستم نامور لکھا زال کو بجز ایلوان بن جو ناپاک و بے شکل و لکھا ہے وہ مردار لکھا کہ ہوا جب کلان بزرگوئی میرے جو کی چاکری یہ سنگ ہو اتند وہ پہلشن نہیں جو یہ گفتار اسے نامور بزرگان سے وہ حق ستر ستر زبان جنگی تھا ہوشنگ سے حمری مان بھی تھی خوش محراب دلیران ایران زمین چند بار نہ ہزار نہ ہزار زمین نے کیا دلیری و اپنی نہ مغرور ہو کئی شاہ کھینچے تیغ تیز وہ دیو پیدا ورا کو ان دیو چو تار یا شمشاد کاوس کو کئی ہار دی چین کوشکست نکر جنگی جو چو چو مہینہ یہ چاہے تھا اس دم کہان تیغ ستم گر دوار کئے مہمان پر فلک تہہ جگر پر تو ایک جگر تو گریار باروز بجا گری کیا ایک عالم کو آتش بست غضب پر بلا تھا مر و بختوان مراوان نگوئی بدو کار تھا ترے ساتھ ہوئے اگر دہ ہزار</p>	<p>نعمت و کعبہ رہا زخم تیغ پسرک رام سے تیرے خوش کرد یہ لکھا گیا تیرے برج و عجم کہ جو نسل سے دیو کے زال وہ بن جو پڑا یا بیابان تو یہ سمرغ نے بھی نہ لکھا یا تب آیا وہ پھر جانتے بیابان تو حاصل ہوا تیرے سرمدی زبان پر تیرے تند چنگ لایا سخن سزاوار شان خالی گھر اور آگاہ جو خوب تر پیر زبان شیر خور جبکہ تھا جنگست خداوند بکین اعزاز و جاہ کیا چاہتے تھے مجھے شہنشاہ تو خوان ہوا افسر و تخت کا کیا تو نے بس کشتہ تیرے کشتل دیو و دیو وقت تیرے کہ تیرا کرد عالمین بظا غلو میں گئیو کشمیر و طوس کو کیا تیرے سر کا کچھ فرست لکھو لایا گلابی جان شیر نعمت کو اب کھینچے زبرد تیغ تو بھلے و مروت سے دور پر ستمند ہوا شاہان کے تھی میں کی بلکہ بیغری کیا میں گزوں و فرزند کو پست کہ مان ہوا قہر تھا تیرا بختوان نقطہ شرم و گریز گریار تھا دلیران جنگی و مردان کار</p>	<p>ولیکن نخل کیا او نیسا کما پھر سوسدست چہ شہر تو ہوا پھر سہارا بن بر زمین سید جردہ و جرموے سفید کہ کھا جائیں انکو کھین جانور وہ بن پاس کچھ نہ وہ لیلیا پس ایک بھی سام رکھتا تھا تو پیدا ہوا زال سے بدالان کہ جوت پرانندہ و ناسزا تو بطلن عیقل نادان ایسی کہ چوشت سے سام کے گروہ سمجھا سپہداران عجم ششم کہ ضحک تھا سکا بچم پور کہ کتنے تھے کہ سر پہ تیغ وہ گریو پو بختی حسین بستی تو ماتند میرے دلاور زمین شکستہ کیا میں نے وہ بختوان ملاک وہ دمہین تر خون رشک سپہدار توران تھا فراساب کیا میں نے خاقان چین کو سپہدار جنگ و درکوبہ جو ولیکن جو چاکر جو مہمان یہ بولا کہ میں نے کئے حوچم جو کی بندی تھے شام بکام کہ ایک کار و مروت و نوال مہسان ذر و زمین آسمان وہ بولا سو بختوان و دہ ہزار وہ دیوان تو بخوار دنگان نہ ساتھ لے مچوئی تھے جنگ</p>	<p>پہنسا تو حق ہے کہنے لگا یہ نیکو رکھا کہنے اسے نامور خفا ہو کے ستم سے بدال ہوا ایک سمرغ کا وان گذر لکھا تھا مردار صبح و سوا اسے لاہرم پھر نہ پڑا کیا کلاب شکر تار چو آتش ایہمان تو زہار اپنی زبان پر نہ لا نہیں تجھ کو زہار کچھ آگہی زبان تھا سام فرخ خصل کہ میں بیٹے کی جی تم اور ہم جہانگیر شاہنشاہ نامور تو رکھا بھلا میں شاہنشاہی میرے آگہی یہ فہرماندی دلیری و کردی میں ہر زمین لکھتے سے جان میل خوش زبان کیا شاہ مازندران کو پارک کسی کو تھی جنگ کی جلی تار حری تیغ بران بجا فاقہ ہوا بر غضب سکا اسباب یہ گویا ہے بیٹے آیا ہمان تو کیوں لالہ شہر ہو باور تو حاصل ہوا تجھ کو بڑو جاہ مروغ کیا مازندران زمین تھا حصہ مازندران استوار کئے تھے تیرے ساتھ جنگی سوار کہ میں نے کئے تھے تھو و جان گریزندہ ہوا تو میں بیدار</p>
--	---	---	---

کر دیں کیا میں ناخدا کی بیانیہ وہ برانہ بر زرخشا مند سے وہ زمین کن نے معقول کیا تو مت ناز کر تاج لہر سپ پر پہ قد ویر کر کسی کا زمین کسی سے سے مٹی ایتان زمین سفر سے شعور کا کما کما مری کر کے دلجوئی انجام کار سپہدار نے من دیا یہ جواب بچھے جس قدر قوت و زور ہے جود کیا یہ نروے اسفند سپہدار نے یہ کہا بعد از ان ہو از نو معلوم تر اس مجھے کہوں جا کے شہر یہ چرخا تو بکر چہ زور آور و شیر مرد تو گل دیکھنا کو شمش کارزار کرون تخت زر کار پر جلوه گر بہ لون پیر سر سار نہ دیک شام سخن بجز زبان پر لا با جہان طلب کر کے خزان جہا کے کہا کلاس ہام سے سیر ہو زمین ہوے دام نہیر تیر چم ہم جو ہو بندہ راہی سپہر مند مصاصب جو بکر بن اپنے ذرا چلون میں ترے راتھو بندیا وہ بولا کہ بسطرت کہتا ہوں تو بعد اس کے کام ایسا کروں یہ سن کر کانٹے جنگی سوار تری ندم سے کچھ نہیں چلن	کر کینہ و عدل گسترے جب ہی تھی تمکے شہر و مکان جو سے جو کچھ سپہا و سپہا کے بند مجھ کو چاہیے تو ہو اکوئی سے برقی نیا میں مہر بن برین کلوں شاہ کہ جیس میں کوئی کر مجھ کو غرض ساتھ میں سے ہو کچھ نواب شتا خوان کا دل شاہ یہ کہہ زمین ہر کندہ کنا پہنہ کہہ لکھا جو یہ تیرا لب خوشی سے ملال کوئی نہیں سو شاہ لیجاؤں میں کہ کینہ مری مردی مجھ کو معام ہو کمان نو نے دیجی کر فوجی تو میں پشت نیز سچا تھا رکھوں شمش کج سے حضور جو میں کہ وہاں ہا تو ہر کچھ اب کہانے تاکہ وہی جس پلائے سے حیدم کہ ہم شمس اکائی تھی حسین شہر اب کین لگا کھنہ ہر دور نام جو وہ نہ ہوا مادہ کار زار پیرا کہ سے میہمانی اگر وہ نہ کروں صبحم آئے جنگ یہ فرمایا گنا کہ میں گنا نہیں جنگ تیری مجھ کو جو میں گنا کہ نہ نہ کام میں کہہ پوئے نہ کو وقت یہ کار تو	کر دیں اس حقیقت چھت چن بر زرخشا ایران نہ تر مند سے نہ زرخشا رخاش ہوئے دیا عزیز آئین گشتا سپہا کہ میری طرح ہو کر کرکین قیامت ہو کر کرکین چرخین ہوایہ نہ مقدور اک کرد کا فوز تر کاشا نے میرا وقار کے سر ختم ناکہ تاج و تاب رکھے تھا کمان شاہ کا تو سر تو یہ ان رہا رستم نامدار کے کرد تو آج عوام چریان یلا کو کل یکدم میں سے مجھے کرون بن مجھے بندہ ہو گیا وہ مجھے ہر گز نہو ہم ہر کرون جو میدان میں ہو کر ہوا رکھوں میں سر سرہ و ہم زار دلاؤں مجھے تخت تاج و کلاہ کہا تک یہ گفتا اسے بہ لون تو رستم ایک دم ہوشا لی گیا رکھا لکے تاش کلان چرخین مخبر ہو امیر وہ کرد لیر تو جان تیری کچھ کاکو گزند بہم ملے اب تو بھی کر مشورہ خضر چاندرا کہیوان کو لا پیرا زمین کرتا پیراے نامجو اکس جڑ میں سے بنام ہوں کہہ دیوان تو خوار جوان کار وہ لیکن اندیشہ ہر زمان
--	--	--

سچ دل میں ہے غم سقیدار
ترا و صمن جان جو تاجور
نہو کارشہر باجراتی کو تو
وہ ہوا لاکر دست جو تو کیا فریب
بہر کو برادر کو اور باپ کو
لگا کئے رستم کا بے کیجی کیا
یہ لکھ سو غم دستم گیس
کئے نال نے میر ستم کس بند
نہیں مبر کی تاب لب زینار
کیسے کئے تو نے دیکھ برباب
چھوڑ گشتہ اس غم بار جوان
تو کرانی غم طاعت اندر زور
لگا کئے بنسکو وہ مرد سخن
زبان جسے آگے جو غم سخن
یہ جو عقل سے دور کا مروت
کیا مسجد رستم بہر جوان
نوارہ کو سالار شکر کیب
شتابان ہوا جگر وہ پلٹن
نوارہ سے لولا مل نامور
یہ تشوین فرما نا آئے دیکھ
سوشہ بھد کو نہ لطف علیا
کیا آئے تھک جو غم ستمیز
ہوا ستم پر درد دل مرد کا
مے ساتھ کر تھک جو غم جگر
مچھری ہوا سلام پر شہر
وہ دیکھنا جبکہ جو وقت تنگ
دلیر نہ شکر گیس ہو سوار
بہت بہن سواران پیرانہ
کہ جو میر بہر لک کا آشکار

کے اس صلح بہتر ہے با کارزار
کے سیکستانے سبجا جو
کے پہلو اتنی مرسہ درو
نظر میں ہی میرے فراتو
تو کیا کئے میدان سخن کی نہ جو
نہیں چارہ گرائی تیری رضا
حضور پر یون گداڑ لیا
لگا کئے تب رستم اور جمن
کروں جنگ ساتھ لکے نالیا
دیوار زل زلے سے چوہ
تو ہونا مبدیشی مل جہان
اگر جیتا بکرا لوان شکر حضور
کہ ہرگز زبان پڑنا لای سخن
جہان میں کوئی اسکا جھٹکن
جنگ رستم و اسفندیار
پہ جنگ اسفندیار جوان
انوارہ سے یون لال نہ کما
لگا تب دھارے مرد سخن
اک تو ساتھ شکر کہ نہ نو تر
لگا تا ہی ہر صلح نامور
تو لکھا سخن کو بے بند پا
مرد دل تینہ سے ہی ریزہ
وہ کچھ نہ زہار باسخ دیا
تو بہر کو سوارانے آید تک
اچا وین تہا بر آ ضرور
کہ وین شادہ تو بہر ہیک
کیا جانب ستم اسفندیار
وہ جہا بہن یون لک لک
یہ رستم سے بولا بہر شکر

ہو سال خوراج کشتا شکر
کہ تو کشتہ بہر مے ہاتھ سے
کہ نہ پای جہا تو سہ لکھوا
حضور پر لیچون با جگر
کہ لکھو سوچ و کھینچ تھالار
بوقت غامیہ گایہ نظم
کہ جو بر سر کینہ اسفندیار
کو تلافی جوخت لکھ رستم
یہ سن کر کیا چشم کو اس نے فر
کہ کشتہ ہو تو ہنگام جنگ
کہ یون پھر کیا ہے کونہ سدا
کہ وین شکر اس کے پھر رز
وہ اسفندیار زبان پلوان
تو کشتہ جو میان جہا وین
تو کشتہ رستم و اسفندیار
تو کشتہ رستم و اسفندیار
کہ بروقت تو یادی کیجیو
کہ یارب تو اسکا دغا رہو
یہ لکھ لکھ لکھ جنگی سوار
لگا کئے یون بشیر اسفندیار
وہ بولا لکھ جو شکر آئینہ
رو مرد لکھ جو یون رستم
تو یون نے پیرا سخن افر کو
یہ سنو سوچ بولا وہ اسفندیار
تو ساتھ ہو دو لک لک سپاہ
یہ میری تم کیجیو آن کر
تو نے اس کی کیا بیان
اے ایوانی اور ستمانی بہم
اے یون لکھ لکھ لکھ لکھ

تو جہا رشت تخت و تاج و کلاہ
نہیں کی گئی تھک لکھ اس بات سے
کہ نہ نام کر تھک بہر خدا
کہ یون با تھک تل و تخت
کہ یون غمے ہاتھ و لیل و نہار
کہ یون نوحہ کر کے پور وید
نہیں اور چارہ پھر کارزار
کہا پھر پھر پھر ستم
لکھ لکھ تھک تب دل نامور
تو نہ خرا می ہو میر ستم
تو نے ستم کے باسخ دیا
طاووس پیر وین نذر ناکار
اے جہا گم و کشتہ ستم
آئے و شکر تھک لکھ لکھ
سجھہ دل میں تھک تو یادی
تو پھر زل نے اسکی ماند جو
تو غافل کو وان راہ شکر
سوا تھک سے کون اسکا شکر
اے وہ ہو اسکو اسفندیار
اے رستم سے کر صلح نامدار
کہ ہی ساتھ رستم کے غم نہ
خدا جانے بہر غم خون جگر
یہ سبجا بیام اسے بل نامور
کہ نہ تھک جواب رستم نامدار
اے رستم سے میں لکھ لکھ
یہ لکھ زہ کر کے پھر زبیر
اے کمری میری سپاہ جوان
اے یون جنگ گردانہ ستم
تھک یون تم تم ہم

کہ اہل ہندو میں جو سب تہا
وہ ہوا کہ باری پر کھڑے
موجود نہ رہے وہ جنگ لڑا
کہا تاکہ باہر کو پھر روان
وہ لگن تھا جہاں آج کا
سرشت کسی جہاں میں ہو
ولیکن شکوفی ہوا کار کر
یہ قریح کہ جانبر نو وقت شب
کیا جبکہ ایوان میں نزدیک لال
کیا کہ یہ نہ کام پیری عیش
کیا بستہ ہو کر جو سب ہم لگا
قوی باز و سخت جو روند
مرا تیر سدا آج کرتا گذر
اگر زور کرتا میں کہ بسا پر
نہ وہ جنگ جو پیش میں سے بلا
ہوئی جنگ موقوف نہ کام
کہ پھر نہ آوے نہ سیرا نہ
تو پھر کے ایران میں ہندو
جو ہو تاریمان آج وہ شہر
بلاخان میں ناچار سیمرخ کو
تو پھر کو مرے تو جلا نا ضرور
تو سیمرخ حاضر ہوا آنکر
ستم کار کہ نہ سفاک
ہوے گرم بہ کار انجام کار
یہ سیمرخ بوللا کہ کہ چہ نظر
چہا خون کو اور اپنے پر
لگا کہنے سیمرخ سے نام پر
وہ بوللا کہ جو وہ بل ارچند
سوہفت خوان پر چوین گیا

سہرا جو ہر مٹی بدن تہا
ولیکن میں تن ہوا کہ زبون
ہوے شام کو سو خانہ دہان
سو شاہ لقا سپہ سالار
خدا جانے کل پیش کیا آریگا
مجھے اسکی اندیشہ جو نہا
کسی سے نہ پھر ہوا نامور
ماہوار سے زہر و گداز
اور آئے تھن کا دیکھا نال
یہ باری نصیب میں تھا ہر ستم
تھن نے پھر زل سے یوں کیا
تو مندا نہ نہ نکل لست
نہ کرتا تھا اسپہ سالار
تو کہ نہ داتا سے ای پور
کہوں کیا لڑا ستم و کا
وگر نہ مرا نام کہ تا ستم
کرے چو کہ گیتی کی جوان
کرے جو کیسے کرتا ر و خوار
تو بدخواہ کے ساتھ کرتا ہر
ترے دھڑے اس بچا ہوا
کوفی انور ہو چو نگاہ ہر حضور
کہ پیش کیا یوں کہ اول لڑ
ہوا کہ گداز کا خوب سنگا
بہر ستم کہ وہ ہندو
کرون چارہ اسکا میں لڑو
ہوے نرم اچھے دین ہر
اے شاہ رخاں مدد کا
تو نا کو زرخش و زور نہ
مرا دقت دان ایک سیمرخ

اگر سہا بھی راخی ہو تو نہ پر
ہوا و ہوا آری نامور
ہوا جسے بیوں کے سفید
لکھا یوں کہ اسے خسرو لکھا
پشتون سے کہ نہ لگا لکھا
بہت نرم شمشیر گزرا کران
کیا ہرے اسکو آخرو زبون
ادھر تھا مرد دین اسفند
کہ جو جو خستہ ہو مہر تاجا
برادر ہمداد رو پور و زون
کہ وہ میں تھن اسفند باور
مری شیخ بران تھی لاشعنا
نہ مغلوب آیا بادل پیش با
پکڑ کر کہ سہا اسفند یار
کوفی دہا و کوئی تھی سوار
میں تاج پیکر کھجور
کہا زال زرتے سینا کرن
کرون کیا کہ چاند نون کفور
نہیں ہر قدر فرصت آو اب
اکیسے وعدہ چھوٹے کان
بلندی پکڑا آتش افروختہ
مجھے کیلے اب کہ فونہ باد
نیا آتش بنے کیا شہ تر
ہوا ستم خوش مجھ میں
طلب خیش ستم کو کہ وہ
ہوا ستم خوش بہر ستم
یقین ہے اگر تو مرا چو یار
مجھے اور تجھے بہر ستم
مقابل جو ساتھ سے آگیا

تو بہتر ہو سے ستم نامور
کرون جنگ پھر تجھے وقت
نہایت پریشان دل و ہزار
ترے حلم سے مجھ کا چارہ تین
اگر دم نہیں ستم نہوان
رمان میں نے اسیر کیا بول
ہوا چشمن کالہ خرق خون
ادھر ہوا ستم نامور
جرات پیکر تاسف کیا
لے روئے سب مردم انجمن
مقابل نہیں جسے عفت و شہ
سنان تو ترقی تھی دل کو فنا
کچھ زور بازو گیا پیش با
کیا زور بہر پیر زریار
کین میں نے پیکر کیا نہار
نکل جانان ناچار اپنے کین
اگر تو نکلیا ہے اسے پیکر
بل نامور بہر زور سے بل زور
اکیسے ہوان کہ کرون باطل
چو پیش و ستم کل کی ناگہان
جو سیمرخ کا پر کیا سوختہ
وہ بوللا کہ ستم مرغ فوج داد
نہ آیا ستم وہ کہ نہ جو
بلا وقت پیری چاچی پیش
جو دیکھا تو جو خون بدن دہان
تو نا زور آورہ ہوا فوج دست
تو ہو سے زبون کہ اسفند
کہہاں تھے ستم نہ کان
تو سیمرخ ہرگز نہ جاہر ہوا

نور کراس بکارت ہے دور تر کہین دور جا تو سفید یار وہ بولا کہ اسے رستم نامدار غرض نخل گردان میں لکچ تھا بنا سکا تارک و شانا مکتب کے جگونی کشتہ اس حو کو ولے کو رکھنے سے اسے خبر وہاں تیریشے بج کر خاما وہ سیمرخ نصرت ہوا اللہ لگاتار دیکھتا نہ رہا دار کہ میدان میں آیا سوار دیر ذرا خواب نوشین سے بیدار ہو میرے دل میں حقیقت یہ تھان ناوی کلا حوالہ سکا جو کیا بوسے محقق پشوتوں کی سوا اس کے کچھ کاری خست دلیری سے سلی مجھے خطر خفا ہوئے تین جا سفید پل نہیں تھے کابا شہر زینہار نئے تھے کرون استدر حیرت جسم پر اسے بل نامور ایست زنجبو جو سحر آ قسم جو نہ پھر غدر ہو کر کون وہ بولا کہ اب دشمنی دور ہے موتھیر کرنے سے اب درگزر تجھے پیشکش دن شکو نیاز خدا کے بھی فرمان جو حکم شاہ وہ بولا کہ اسے کرد آفاق گیر تو مجھ سے پکارا سے بولوں	یہ سنگر ہوا زال کہ کان ہنا کوئی نہ میر ہر جہ خدا گذر کر کے دیبا سے رنج و غم لاکشاخ لچھا تو اب تو کر پھر آس کو اسے بل نامدار نہیں خوب جو قتل سفید یار یہ غامضیت سچ جب کی ہو گئی پھر آس وہ دونوں بولیں نکل جو نہ دور رستم نے پھر بیدار بنایاں ہوا تھا بندہ گلاب ہوا فوج زن مثل بل نامان آشاسنے آواز اسفندیار کہوں کیا میں کا تھا پھر تیر دی نریش ہی پاک ترشوں کر رکھوں ہوئی وہ داکو جانو کہ یہ روز سے چاقو پہ بولوں تو بزمناش کو دے کہنے دور تھمن سے بولا کہ اسے بولوں کیا اسے جادو پھر جنت وہ بولا کہ زمین نہ کہہ پادک کر دنگا تجھے کشتہ انجی مکار مرست کھو فریٹکے مھمان ہو کے لطف مانتل لچھکونو تو باندہ ہو کر میرے پاس آ فریبے ہما نای کو ہر کار کہا اسے یہ وہ کوئی نکر تجھے لچھان دست پادک ہوا ی غرض سرور کیہ جو کیا سو کہستم ان ایک تیر	تو بہتر جو اسے رستم نامور کر چکا ہمیں باندہ مکر شکار میرے ساتھ جان خوش ہو کر نہیں سے سیمرخ فریون لکھا سحر جاکے میدان میں ہو کر کھل وہ رنج و بلا سے ہا پھر نہو یہ ہو گئے ذرا شوق سے کو کر یہ سنگر ہوا خوش فہر و آواز کیا میدان سواستان ہوا فتح نصرت کا امیدوار بل نامور رستم شکر گیر کر آیا پھر اب رستم جنگ جو کہ جان بزم و دیکا پہ بولوں کہا اسے رستم کو کہ سہ کس تو رستم بولا کہ دیکھے کی کیا پشوتوں سے جا کر جو ان کی کیا مناسبتے ایٹان لای نامور کی جو میں میدان میں ہو کر سوار تو اب شاید کہ جو سحر کار کہ ہو نہ کر زبال زرد بھکر کہ نہ کہ اسے تیر سیب اثر تو بزم از سر طوفانی خطا ترے ساتھ پیش بند بولوں اگر زندگی تجھ کو منظور ہے غرض اسے لکچے تو بچ تو کہ رستم اسے سرور فرما زیادہ تر اسے رستم کی خواہ نہ سے ہاں باہ میدان و مریر پھر دین کیسے تیر و گمان
--	--	--

کہ یہ ہاجر مفضل بیان آئے ہند کی مین نے بھی چننا اجل نے اسے سخت مایل کیا یہاں آجوجیکہ دشمن طلب ہوا دیکھ کر شاہد فرمان ہوا	وہ بولا کہ اسے بادشاہ جان اگر کچھ نہ ہو تو میرا نہیں یہ کہ کہ تم کو نامہ لکھا روان کر تو ہمیں کو بافضل ولید ہمیں کو شہد کیا	تھمن جو اس امر میں جھپٹا نہ آیا وہ ہرگز جھٹکے باز کہ کہہ جمع خاطر تو اسے تیار تھمن نے ہمیں کو کھنڈ تیار یہ قصہ قومین کی چکا اچان	دوست و بھائی جو تھمن سے لکھا لگا کئے پھر شاہ گردن فرار نہیں تھی قصیر کچھ نہ ہمار روانہ کیا سکو ایران دیار شغاد دشمن کی گھوڑا تیار
--	---	--	---

تو کہ شدن شغاد پسر زال از بطن کینر کوشہ شدن رستم از دست او و نرانی خان

لکھے جو یہ فردوسی منظر آئے قصہ سروان با دتھا کسی بہدازان داستان شعلو کہ زال ایک کینر کے چائل ہوا یہ طفل نکلن سخت جی جان ہدی اسکی گینت جو دور وہاں جو تھما شاہ فیکہ آئے ایک ہی دختر درین سہدار کا بل سے بھلا شغاد فرات پر میری کی کچھ نظر یہ بولا کہ بھلو فرات اب بتا کہ وہ چلے رستم سے ہر اکلا وہاں کھلے تیغ و سنان تیر غرض شاہ کا بل سے وہ شہادت سہدار کا بل ہوا تھما کرم کے جو ہی رستم شہر زاد برادر جو ہے مین و رستم کہا یوں کہ نا لائق و نامرزا بہاؤن شہر کا بل مین ایک سیاہ سو کھر کا بل شتابان ہوا بہرینہ سروا ہوا گرچہ گنان سر رحم آریا بل تا مدار	کہ آزاد سرو ایک تھما دور کہا اسے مجھے ہی ماجرا کہ تھی مرو آزاد کو خوب یاد اوراک سے فرزند چائل ہوا کہے خاندان سب تیر بیکان میں کوئی تو ہو را سہ فرات وہ کہنے تھما زال کہا کتھا اسکو با دتھا کہ اسے بادشاہ تھما تھما لائے پس کم کی اسیر کہ جو قتل کی سنے تیر کیا غضب نہاک و کیر مان آیتھا سرجاہ نہیں تھن سرسہ دکا کرنے اک روز کتھا رستم وہ بولا کہ تھی نہیں تھما کرم کہ میرا برادر نہیں ہے شغاد تھما چاکر و تھما تھما مین سہدار کا بل نے بھلو کتھا کہ وہ قتل سکو بجال تہا سہدار کا بل بہان ہوا یہ بولا کہ سے نامدار جہان کیا شاہ کا بل کاغزو و تھما	یہ کہنا تھما وہ پیر مرد سنگ کہ رستم جو اسفند با جہان پھر اس قصہ کو نظم میں کیا رکھا زال نے نام رکھا شغاد مناجات کی زال شہر مین جو جب کہ انقصہ ہم ہوا ہوا جیکہ کامل مین شغاد حضور بل رستم کی فرما ہوا مین تھمن سے نامدا چیمین ہی رستم کی ہو کتھا کہا اسے یوں کہ تھما کرم تو بیان ایک مبارک صد گاہ گلون بخت نے جھٹکے اک مین ہون سہدار عالی ہر نہیں یاد کر تھما زال نور نہیں نسل سے سام کی جو تو ہوا اسے دیکھو رستم شغاد دیا اسے ہوسہ سروا شہر کہ وہ تھما کامل کا پھر تھما ہوا آکے حاضر ہو گیا نیاز ہوئی مجھے تھما مین شغاد آئے شاہ کا بل نے تھما کیا	کہ سام و نرانی پھر سے برگ ہوا اسطر سے پستیز و کان غرض اسطر سے جو یہ ماجرا جو می یہ بولا کہ اسے خوش نکل کیا کہ و کار جہان آفرین کیا زال نے سکو کامل روان تو اس شاہ نے تھما سدا تلخ تھما تھما ساقی آئے تھما ہی تھما کہ وہ قتل سکو بجال تہا دل تہا ہون مجھے مین کتھا اور اس راہ مین کتھا کتھا سہدار اسطر سے کیا تھی ذات مجھے نہیں خوب نہیں با بھیتا گاہ تھما نہیں کتھا تھما تھما تھما حضور تھمن کیا بھلا کہا اسے اندیشہ کو دور کر یہ لکھو مین رستم نامدار سدا تھما تھما تھما تھما تھما تھما تھما بجا بندگی لاکے شادان کیا
--	--	---	---

بجا ایسے شکر یہ وردگار
 بدست خود پرا سکوا خوشان
 شہستان میں بادشاہان کو
 چاہتا انہیں راہ میں ارڈا
 یہ سمجھا میں ہمیں بنیاد
 وہ خوشی میں شکر سخی
 خوشی میں سب کو مل تھا
 وصیت یہ کہے بسو عدم
 بہادشت میں بجا پدر
 کیا اسے آغاز جود و سخا
 سپ کو دیا نیک وز بے شمار
 کہ چون کہ لجا ایسے سکودور
 ہوا انقض بہت باہر وہ جب
 صبا داکہ واقع ہوئی دمان
 کہا عرومان سے یہ نگام شب
 وہ جھنڈوق وریا میں قیاس
 وہ مال اور مفضل فرخ نہاد
 ہوا فوت ویر وزیر ایسے
 یہ دولت جو سکویس نہائی
 کہ واقع ہوا میں ک کوئی
 بعد انجس روی خوش کائنات
 فرا گزری کا کمرتا تھا کام
 کہے تاکہ مجھ کو خدا نے دیا
 وے تھی اسے یہ خبر کہ نہیں
 اسے فہم وادک تھا استدر
 ہر خوشی آکر ایک روز
 وہ بولاکہ چون مفلس و مستند
 زن کا داسم بھی بیقرار
 مشت و کاکرنہ وہ صبح و شام

کہ حاصل ہوئی فتح و شہر
 کہ شاہ نے حکم بہستان
 رسلت میں از حمان فانی
 شہنشاہ کو تاکہ آستے دسا
 کہ اپنا آب خرموار روزگار
 تصرف میں لایا تھا اسکودور
 جہاندار ہمیں نے بھرون لیا
 شہان ہوا شاہ انجم

کیا خلق میں عدل مل تھا
 تو کہ بر پیش بان شاد و دور
 کیا پھر آستے شکر طلب
 خلل میری شای میں کیا
 بہاد واسے جا کرا میاں
 کہیں ایک گرا کو کیا نظر
 جو کہیں تو گزرا ہوا شاد
 موضع اس کے بطن شک
 تو میری زوہر سرور خوشتر
 سدا کہ چھلکو ہوئے غر
 دلیر جو اندوز و آرزما
 اسے نہت ہر کام سے تھا کام
 محبوب طفلان اللق و ناسزا
 کہ ہو گیا یہ شاہ روز میں
 کہ ستادیران را دیکھ کر
 انکشت کا گزرا سہو نہت
 کہ ان میں الماؤن بر توف
 دیا ایک باقوت انجام کار
 بہر بہادانی کے سکے تمام

بکھار سکر زرو سعط
 بفتح و ظفر خسروین پناہ
 فسون نے نہر کر لیا کپڑا
 ہوا اسکی دشت خردمند
 مگر یہ سم شش پرستی یہ تھی
 کہ جیاس سے پیدا ہوئی کپڑا
 جہان میں بعد از حمان

ہوا بعد زماہ پیدا پسر
 وے بچیں مردم میں لیا کپڑا
 یہ سوچی بچا بے دل میں کر
 آستے ایک مذوق میں بند کر
 بجا حردمان لائے کپڑا
 کمال سکودور میں لیا
 خوشی سے آستے میں لیا
 دیا غیب سے ہوا اندوئے آج
 رکھا طفل کا آستے دارانام
 تو اس شہر سے بجا دیکر گیا
 زبون سے تمام اس خرد و کلا
 چھوٹا تھا اک پارچہ تھامہ
 کہ پیدا نہیں کرتا ہی ایک نام
 تجھ یا جو کتب میں داراب کو
 جو کچھ علم تھا یاد شاد کو
 خدا نے کہا میں مجھ کو باق
 ہوا اس کے دل کو وہ دوا کر
 آستے بچکا ایک سکودور لیا
 نہ صبر تھا کہ میں نہ لایا

کیا بند سے نال زر کو گیا
 کیا سید کج سوخت گاہ
 کیا تھا شہر بہمن نام جو
 زہر ہمار چارہ ہوا کار کر
 دیا اسکو اونگ تلج شمی
 کہ مخخاب کرتے تھے دگر
 کلاہ شمی اس کے بوزب سر
 شمی شاہ بہمن کی بقیہ کمال
 سر شمی بہ ہونی جلوہ گر
 غمخیزون کو کیسے تو لک گیا
 حوالہ کیا دایہ کو زود نہ
 کہ موت ہے بچہ ہر مر گیا
 رستہ شہر میں یہ بایون کپڑا
 کئی رکھ لیا قوت میں کپڑا
 دیا جاکہ صندوق کو بچرین
 کہا اس سے لا شکر ایزد بجا
 کہا اس سے لا شکر ایزد بجا
 تو ہوا مل جنت و تابعلی
 کہ دل میں اندیشہ فرخ نام
 زن کو دل و مال بیکر گیا
 تھا اس کے ہر کوئی کو جوان
 وہ کا گزرتا دیکر اس کا کس
 پہلے جو بایون لایا
 کہ اس کے علم غائب نہ ہو
 شانی سے سکھا وہ فرزند
 وے اس کے سلا و ستار
 نہ پھر اسے دور نہ لایا کام
 جو کچھ جانتے تھا میرا کیا
 بیاں میں جو تھا صید گلستان

زن کا ذرا کڑی بیٹی تھی شاید
 حقیقت وہ مندوق اول کی
 دروہل جو کہ تھا اس نے لیا
 کہین تھیر روم از کونین
 ہمارے کیا حکم سلوک کہان
 آراہہ جنہین پاکر یکا ہویان
 وہاں یکوہ داراب فرخ گیا
 تو کئے کی دلمین اپنے ہما
 لکھا یوں لاسکو مقدر رکھو
 شتابان پہ جنگ تھیر ہوا
 جو داراب کے پاس خیر تھا
 کہ اسے طاق رہو خدا بخیر
 سہ ہارائی آواز بانسے یہی
 کہا اسے بھریون لاسے نالہ
 نہ ہمار تھی مردمان کی صلہ
 جو داراب تھوڑا مانسے گیا
 کہ دیکھا کہ کاہنہ ایک روز
 نہ صندوق میں حرف کوچن تھا
 آتے خلعت و سپ و خیمہ دیا
 سپہدار نے قصہ داراب کا
 کہا اپنے دل میں کہ جو یکمان
 جو روز دگر تھیر کہتے خواہ
 تو تھیر سے اب جگہ ہر جگہ
 سر شام میلان وہ تاجور
 بہت فرین کی جو اندر دیر
 بدادچر ہم گرم بالاکونین
 کیا نہ ہو لیکر چوان جسطرف
 ہزاران بوسے سر ہر ہویان
 ہر محلہ اور ہوا لکھتے جو
 وہاں آگے داراب فرخ ہوا
 سنی جب ہی اس کے دل کو خوشی
 تصرف میں سب مال ہے کیا
 شتابان ہوا سکا یوں ترین
 فراہم کر و لشکر یکسر ان
 تو حاضر شتابی سے ہون یکمان
 تو وہ لیکر آسا کو پیش ہما
 کہ جی یہ عجیب شوکت شان کا
 مواجب بھی سکا زیادہ کرو
 فردا کی تیران میں لشکر ہوا
 تو یہ زیر طاق شکستہ گی
 کہ خفتہ جی ان شاہ ایران
 سنی رشواد دلاور نے بھی
 تے طاق کے خفتہ جی اسکا
 یقین نہ کر تھی غیبت نہ
 تو وہ طاق کو مٹا ہو کر بڑا
 لگا ایک صندوق سے ایک نہ
 کنی اصل باقوت تھے بڑہا
 کیا اسپہر و مہر و نطفہ عطا
 جو چھوٹا تو اسے مفصل کہا
 سپہر شاہ ہمن کا یہ نوجوان
 سپہر لیکر آیا سوز زگاہ
 یہ سنگر گیا وہ جوان سید رنگ
 سو خیمہ آیا بفتح و غنم
 ہوا جلوہ گر جب کہ روز دگر
 گلستان ہوا خوشی و بازی
 ہسان مژدہ لکھی صوف کی
 لکے کہنے باہم یہ بیرون
 پریشان کیا کشت کر و م کو
 یہ ہوا امر ماجرا کر سپان
 یہ سمجھا جو اندر فرخ نہاد
 مصمم کیا دل میں ہم سفر
 حضور رہا سے خجستہ نہاد
 یہ بھیجا بیام اسے بھوجا
 ہوا اس کے داراب سر و شتاب
 کہ کشتی قوی جا کر تاد یکسر
 عیان اسے کسے سے جو فر کیا
 ہوا ایک لشکر فراہم ہوا
 ہوا نازل اس روز ایران
 کیا خواب میں جبکہ داراب ان
 گھمرا سا کتاو سپہر ہوا
 یہ مردم سے بولا کہ نا خوش
 کہ وہ خاق شکستہ جی رہو
 وہ ہولا کہ نا خوشان کو بیان
 حقیقت لگا بوجہ رشواد
 جو کھولا تو سمجھنے لگا
 کیا ماجرا اسے معلوم بیان
 کہا بھر کا ذرا لاف بیان
 کہتے بھر وہ باقوت ہیں نظر
 فروز کیا رہہ داراب کا
 تو بولا یہ داراب رشواد
 ہوا و مریو ک نبرد آزما
 دلیری یہ داراب کی رشواد
 تو لیکر سپاہ گر ان پھر نیا
 جو اندر داراب ہر جا رسو
 سر شام ملک ان ہی کارزار
 عجب نوجوان تیج تھا چہ نہ
 وہ جی پو فیصل یا نہیں
 کہ جسے راز نہ فتنہ سپان
 کہ زمین سپر مدعا کی رشواد
 کہ حاصل ہوجو بہت کو فتنہ
 سپہدار نامی تھا کہ رشواد
 کہ مردان جنگی و جنگ آزما
 روانہ ہوا بھر سور رشواد
 چڑی جگہ سے چھا لکھ
 نہاد لکھان جی یہ نوجوان
 تو بہ رشواد دلاور جوان
 گیا ہر گویا خیمے کے دیمان
 تو انی مدافعت سے ناگمان
 کہ ہمن کا فتنہ جی چوان
 کہے مردمان سپر مدعا
 جسے دیکھا دل میں لفظ
 اس کے تب لکھے مردمان
 کہ کتنے داراب فرخ نہاد
 خوشی سے وہ گھرا پنے ایان
 سپہدار سنا ہوا امر بان
 کہ سے جگہ سا سپر مدعا
 سپہدار سنا لکھ بیان
 وہ تیرہ کر شایان داراب تھا
 کہ ایک سپہر آجستہ نہاد
 بہت فوج کو قتل سے کیا
 ہوا ایک دلمین سر و شتاب
 سوز زگاہ مرد جنگ آزما
 طرح لشکر نیک ہوا زرم جو
 کہ سپر سونیسہ انجام کلا
 مقابل نہیں کیا ان کو فتنہ
 کہ سپر فیصل

وہ علم و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان	ابو طلحہ و انانہ فرخ میر قیصہ بہانکا بران چھوڑے نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان	چتر سکندر لیکہ خوش باد کہ تھا عقل و دانش میں شہر و عالم نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان
---	--	--

نہایت راب شاہ نیرجوان سکندر راجت روم بجاے فیلقہ و انشا کشیدن سے ایران بچنگ دارا

سکندر نے ہوا و ستارو نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان	فقط وہ مہر و ہوشیاری نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان	سکندر نے ہوا و ستارو نہایت راب شاہ نیرجوان مہر و ہوشیاری ہوا و ستارو سکندر کا ہمیشہ تھا صانع نہایت راب شاہ نیرجوان
--	--	--

لگانے ہمسرے نام چو رکھالار کنوان جینا وقت وہ لوہن سکندر نامدار عقب سے دامانے تھکے سوار سکندر نے چاروں وہ مامطل ایک مین سے معلوم یہ جا کے وان اسیر اجمان آفرین یار ہے	اراک جام تم لاکھ لاکھ دو سکندر بھی کھانے رکھا و نام یہ سمجھا کہ راز اب ہوا آشکار دلبران پہناش بھی پسند زار نہ بھیرن کو دیکھا زور یوں لگا کہ دار کے چوپاس فتح لڑان شب روز میرا مددگار ہو	غرض اسے وکان لیے جام چار کسی نے سکندر کو بچان کر شاہی سے آشکار ہوا بھیرن شب تیرھی راہ کہ کم کر گئے لکھن میں تو میرے سہاک کا وہ ساتھ میرے بندے کا جنگ غرض جنگ پر کار باقی قرار	سہرک جام نہ رہتا جواسہرکار جس کا یا طرہ نشو و نما کے طوفان سے لنگر کا آیا دوران وہ نام کام ناچار کیسے گئے میں نے جو کہ دارا سلطان کا کل میں سے مجھے فتح ہو بد رنگ نہ ٹھہری بہم آشتی نہ ہمار
--	---	---	---

جنگ کردن دارا با سکندر رسم تہہ شکست خوردن ہر سہ بار و طعن یافتن سکندر

ہوا مہر نشان چورزدگر خروشان ہوئی نہ تریک و ن ہوے سینے وقت نہ کنگ لک نہوا آٹھویں روز دارا تہہ لگے رو میان بھی تعاقب کیا دگر یار کے فراہم سپاہ ولیکن نہ اقبال باور ہوا	دولشکر مقابل ہے آن کر ایک بوق کا آسمان پر فغان ہوے غرق خون مرد جنگ یہ نشان ہوئی اس کی سپاہ ہزاروں ہوئے کٹیر پائی سکندر سے دارا ہوا کیخاہ اتہا وہ لاندہ لشکر ہوا	اوہ تو سکندر چمت آ رہا ہوا ہوے نرم جو کیہ خواہان ہم اربا سات دن گرم با لڑکین اگر زبان وہ ذکر فرخ صفا میں جو یہ فتح و نصرت ہوئی سپہ لکے آیا سوم بار بھر ہوا کے ہر بار دارا خراب	آدھ چکر گرم پیکار دارا ہوا ایک تیغ بزدل سر تسلیم گئی منج خون تابخج برین ایسا تاب رو و بار فرات تو حاصل سکندر کو فرست گئی ہوا آٹھ گرم پیکار سپہ سکندر قوا تر ہوا فتحیاب
--	---	--	--

رواج دادن سکندر کے تھو در ایہ ان و رسیدن دارا مرتبہ چہارم ہم جنگ کا تہہ نشان

ہوا جب مظہر بفضل خیر کجا شہنشاہی انیو کو شام سکندر یہ کہتا تھا ہر ایک سے نہیں غیر میں وارث تخت یوں تخصیص لطف و شفقت شاہان جو دوسرا ایران دیکھا زمان اور اپن ان ہوئے کیا دلیر فریب سے کہتے کھائیوں نہا وہ مردم موافق چو دارا کتے جہا نہ دارا پھر آیا ادھر یوں ہی تغیرانی ہو جان اسقدر	سکندر جہا نہ ایشم کشا بصد گو نہ لطف و کرم شاہ اگر بیکانہ تم مت سمجھنا مجھے جو افرودھ یوں اور جوان جنگ شب روز میری جہاں لکھن لے جانے ہر روز ہر لینان نہیں گردش چرخ سکا کرین وگر نہ لکھا تھیں تخت خوار یہ دارا سے ہوت کھنڈے لگے پے جنگ سکندر نامور کہ صحر ہوا بھر خون سحر	ہوا مالک سخت و تلخ کیان نما رہتا تھا دارا یہ لطف و عفا تھمدا ہوں شہزادہ آج دوران رہو شاد و خم جمع خاطر کھو یہ سکر حضور جہا بیکر شاہ یہ لولا کہ اس مردان بیشتر تھی کرتے یہ نہیں گفت گو زن و بچہ ہوئے گرفت بند اے ہم رو میو وچ سے یوں بھر خوش سکندر بھی آیا بھوج گران بشم شہر و خیر سہ و کار تھا	ایسا سکا ایران میں بی بیارون سکندر نے ساتھ اپنے چو لیا آج یوں پشت دارا سے بگمان اطاعت مری جان تو سکا رو ہوئے آئے حاضر سران سپاہ زبون تھمے تیر و میان سحر جو کرتا تھا سکندر کہنے جو بہت تھو پہنچا گیا آستین بند کرتے جہا اے شاہ مٹی نہا ہوئے گرم پیکار جنگ دوران قیامت کا دان گرم پاڑا تھا
--	---	--	---

سواران ایران وقت و غا
نصیب سے پہنچی ہر تہمت
سکندر جو نہال سے گپ
جو تاتا تھا پیش شدہ دہش
تو دون ملک ایران سر پہ
بزرگان و گردان ایران دیا
وہ یولانین لائق سردری
لکھا فورندی کو یونین ازان
یہ دارا کو آئے لکھا بھر جواب
جو پوچھی خبر پیش شاہان
کے بندہ چار سو رہنڈ
کہ نام ایک ظالم کا تھا ماہیہ
کوئی دلوں کو گرفتار بند
کہ پوشاد سکندر نامدار
کہیں راہ میں لات کو کیا
پہنچا گم فرست جو یا نظر
لگے زخم کاری تو پھر تاجور
گیا پھر شہنشاہ عالیجناب
سکندر نے گھوڑے و مین تر
سکندر کو دیکھا جو بالین ہر
کہ دیکھوں مجھے اس طرح سرکل
کروں چارہ سازی تو خرمی
منام میں تاج کہ یعنی بھم
شدون تیر کروں میں بل
سکندر سے دارا یہ کہنے لگا
جہانے کیا جھکوا شاہ جہان
آرام جانا ہوں سو عدم
سکندر یہ بولار سو صف
مری دختر کو و شہ نام ہی

دلیرانہ جہ فراوان کس
قرین فرست ایران کی تھاپی
تو ان بھی نذر ہمارا دارا
زن و بچہ پیش نہ ہوا سکندر
مہار کی سخت و فرست مجھے
یہ دارا سے بوسہ لے کر شہ پار
کروں جو سکندر کی فرمانبری
کہ یونین متحدہ آسمان
کشتہ شدن دارا دوست و زریران و
نکاح دخت دارا با سکندر
سواران کا نہا بیسیج
اور اس و سوار کا تھا جاوید
کاب پھر گیا اس چرخ مند
فوز تر ہمارا ہو عز و وقار
جدا اپنے شکر سے تھا شہ پار
تو پھر ایک نہ شاہ کے سینہ
گر پشت زن سے چوٹی پر
سو قتل شاہ دارا شتاب
رکھا اپنے زانو پہ دارا کا سر
تو سینے سے آہ دارا نے سر
تن خستہ سرتاپا غرق خون
جو حاصل شفا ہو تو با محمدی
بسرک پہ کہ مین تم اور ہم
ماون ہر اک کو تہ خون جا
کہ زاری و رے کی فائدہ
تو کہ بادشاہی بصد و نشان
تو رہ اس جہان میں بجاہ و شہ
کہ لاؤں ترا حکم یکسر بجا
پہ بکھر ہو خوش گل اندام ہی

ولیکن سے دارا کے گھٹت
گر زندہ ہو کر بحال خراب
زن و بچہ و طفل ایران
سکندر نے پھٹکے پھر سے
یہاں مین جان و فرزند
سکندر سے ہمار ملاقات کر
نعم جان مین جھکوا نہا
کوئی یار میرا جہان یونین
سپہدار دارا کے سے دو ملک
لگے کہنے باجم کہ اقبال شاہ
یہی مصلحت ہے کہ میں بدین
لکھا الغرض ظالم کو پیش و
تھا پاس دارا کے کوئی سوار
روان تیر خیر کیا سید رنج
خبر کی سکندر کو یہ بعد ازان
ہنوز اسے قابل مین فی جہان
کے چشم سے اپنے لندون
سکندر یہ بولار اسے تاجدار
یہاں مین ابجاون ہر
جٹھا جھکوا ایران کے بخت پر
مجھے ایسے درد غم ہی بڑا
یہ کہہ لگا روئے پھر زار زار
کہ زاب گیا چارہ شہ کام
شہا مری گفتا شیر جہاب
و مین کو زمین مجھے کہہ کر
لگا کہنے دارا لاسے بادشاہ
آست عقد مین اپنے لانا ضرور

ہوا وہ پہاگندہ و خواست
گیا سو اس طرح دارا شتاب
ہوے قتل سرخیز و مین
اگر تو میرے پاس ہی دوشہما
ارون ملک گری بسو کر
کہ پھر ملک قائم رہے سرسبز
وے طاعت و مین عاجز
تو پھر خدا ہو مت موعین
کہ پہنچا ایران آپ کو کوشا
کہ دارا کو جو غم بند وستان
ستم پر ورو بد نما دوشہ زری
گیا اور لشکر خواست نہاد
شہنشاہ کو کیجیہ زیر
خداوند نعمت پہ جو رجفا
قطر سے وہی دو لکھ پانچ
رہا دوسرے نے کیا زخم تیغ
کہ دارا کو ہنسنے کی قتل بان
کہ پہنچا جہاندار کہ تہی ستان
ہوا در سے اس کے نال انسان
تھی یہ تمنا مجھے زہن پار
تھے حذر زریں مین کر چارہ
استان بان یہاں پہنچا سو کر
کہ تو ہی تحقیق برادر مرا
بہادر رہے بہت پھر دار
مرا کام یعنی ہوا بس تمام
غم و درد اسے ہوا دوراب
بزرگ ہو تو اسے تاجور
مرا شک ناموس رکھا نگاہ
اگر نسل سے اس کے پیدا ہو

تو اس قدر آسکا کہیں تو نام کہ قاتم رہی بدین لہر سپ شاہ رکھا اپنے دہن پر سکنا کایات ہوئی چشمہ دارانی جو قیض پیاہ ہو آپیش ثابت شاہ بزرگان ایران شانووان ہو سومادر روشن بھارازان روان آئے نس پشکو کو کس جہاندار بر طبق آئین دین	مری روح کو گہر شاد کام رہو رسم آئین شاد شاہ لگا گئے قاتم فرج صفا لکار وئے اسکندر اجمند کیا لاکہ مدفون سو دفن گاہ دل و جان محکم سلطان کیا نامہ بردیک نامہ ران حضور جہاندار شورش ہوا آئینہ سادہ آئین دین	نہ زہم کوئی زہم بوز نہار سکندر سے دارا نے جو کچھ کیا کہ خست ہوئی تھیں جان کن کیا چاک جامہ ہو یا نو کسر سردار گنہگار پھر از کو کین سکندر نے فرہون حسان کیا لکھا روشک کو پیمان پیرو پرستار سادہ آئے کین گنہگار ہا شہر ایران مین یکین شاہ	یہ لحاظ رکھنا تو لیل و نہار سکندر نے کیسہ نیر یا کس گنہگار تیرا ہوجان آفرین آئے محمد زین مین پھر از کو کشند و گنہ دارا کے شہرے مین بلطوع کرم سکوشدان کیا کہ چون شمع روشن کرے زہم کو زر و گوہر و عمل سے شیشا سو ہند پیر و آج کین سپاہ
--	--	--	--

رفیق اسکر طرف ہندوستان و حاضر شدن کس بہ ہندی

شہ بند تھا کیدار نامور کہا مردمان نے کو پیش یک حضور آئے پھر کیندی شہ کہ ایوان بلند و درج کلان دوم شہر دیکھا کہ جلوہ گر آئے صفین مین بہم مرد چار تو پھر ایک تاجی ہوئی جلوہ گر شہر جگ شہر آیا نظر شہر روز سواجہر گاہ سوار زہر جان مین لیل نہار غیر شہر سے ہر مرد کس شہر کین شہر کو آئے نظر نکمر تہ ہوتا جگہ کافرا وہ کافی چہ شہر لائو چہ پیان کیجے تھیں خواب تو زہر مت ہو جو کرم جگ خرد مند ہانا و مقلط طبیب پڑی گرم نقش و آفتاب	آئے خواب پر ہندو نظر خرد مند ہما جہاں مردیک گیا اور کہا اپنا کیند شہ اور کہ خرد سو لائو چہ کوئی نوجوان میرے اونک پر وہ پارہ ہوتا مین نہار گریزان ہوا سکودہ دیکھ کر کہ مین کو روان مردان شہر نظر ایک آیا مجھے شہر تب شہر روز پر غم مین رنجوار نظر آسپا یا مین دو تین دو پر تب بین یک تہی سزیر نہم شہر نظر محلو پیر پرا وہ فرم کوسال کا جو بدن کو دے میرے دو پر شہر غرض شہر کی کین پیر رنگ فرج ایک تھو مجھ غریب رہے سرد ہرگز نہ نور مہا	حکیم یون پچھی تو بچہ خواب بیابان مین رہتا ہی مہر آفتاب کہا یون کلا سے پر فرخ سیر اور ایک سبیل مستان کا زمین سوم شب مجھ خواب آیا نظر شب چارم اک شخص چہ شہر عقب اس گریز نہ کہ بچہ شہر ہسان بھیران مین مصروف کہ رنجو مین یک شہر ساکنان آئین مین یک شہر کسندان آہل وہ کس تاج و تون آہل گیارہ نئی کو وہ بچہ مین ہر چند پر کہ اک گاہ وادہ جو کوسال وار دہم غب کو آئے شہر یا نظر وہ ہلا کہ اسکندر ناہار وہ دخت پر کچھ اور کہ زہر کہ اگر اسکو کر کے لبا لب پیر غرض یہ غریب پاس چہ شہر	کسی سے نہ کھراست آیا ہوا کہ کیکا وغیرہ شاہ تمام شب لیل آیا یہ مجھو نظر کیا پھر نکل ہو کہ سولہ مین کہ کر پاس چراغے خستہ سیر وہ آیا ناس پدیا کہ جب روان ہوئی و آفتابا سوا ب نہن غم کو کسے کچھ نہار اور اپنے بیل مین جو بچہ شہر خبر پئے آئے مین ہر اک پاس ولیکن نہ مین سے سکین کیارہ نہن ہونے اسے کسنا نہ تو کہ کوسال کا شہر لیل و نہار کہ ایک سے مین خشا طارون ترے ملک مین آئے گا ایک بار کہ آخر شناسی مین چہ نظیر تو زہر آہ قح حکم ہمو کہ مین طرف سے شاہ ہلا سز
---	--	--	---

نو دینا سکندر کو یہ ہر چہ ر
 دیا مرد و شیریں سے چو آب
 وہ باقی جو اسکندر تاجدار
 یرمان سفالہ کاوشا گیا
 آسے کھینچے مین خود مردیا
 جو دایک لنگیاں لہان
 حکیم کا مذہب کس آشکار
 وہ شمشیر جو با نظر چرخ
 گزیند خلق اس کیان ہوگی
 زمانہ اک اوسے سود و زبان
 ششم شجر رنجور آئے نظر
 زمانہ نصیب سخت حیران کس
 کہ اوسے زمانہ نال سطور کا
 دین مین ہر اک تپکڑو لیسے
 زمانہ کوئی اوسے اسطر کا
 تودست کو قومی سیری نو
 برصا اٹنے دینا مین وین
 جو اس چشم سے آہستہ لکین
 بڑی عقل و فریبک سے ہر
 لہجی فیض اسکا ہوگا عیان
 یونین تازہ اک عہد کرا گیا
 سکندر سے اس عہد کا بادشاہ
 کیا مہیج بند کو تاجین کدر
 ارادہ نہیں اور جزا لیری
 کہ ہر ایک نیا مین ویشال
 غرض چارچہ نین کہ میں نظر
 سکندر نے دیکھی جو وہ دل
 کیا کید ہر تاجور کے حضور
 سکندر سے پھر کید نصرت ہوا

کما کید ہندی نئی بعللان
 کردہ خانہ دنیا جو اسے نامور
 یہ پھر تو نے دیکھا جو رولر
 سوم شمشیر کراسا نظر
 کہ در بھان اٹھس پت آگیا
 پھاس ملک مین کوا تو ریک
 پھاس ملک مین ملان لنگیا
 رسول خدا لایک لنگیا
 شب تجو آئے جو کولان نظر
 کہ سے کو چشم کسان دور کار
 زمانہ اک اوسے کرا تصور
 جو دیکھا شمشیر تم سے ہر
 دو چہ ان ہو ملک چوچ
 جو دیکھا شمشیر چوچ
 تہہ رستہ اک حصہ چوچ
 نہم شمشیر کو دیکھا جو تو تھا
 دہم شمشیر جو با نظر حکم
 زمانہ چوچ سے ہوگا عیان
 رعایا نیا نیا کس پناہ
 زمانہ کرنگا یونین انقلاب
 مال رکھا ہوگا یہ نوجوان
 سکندر کا نام یہ چوچ
 کما کید ہندی شمشیر چوچ
 کروان شمشیر شمشیر چوچ
 تہہ باسرا ان شمشیر
 سو شاہ جہیز خوشی شمشیر
 پیا با تہہ دل پاک و جام
 دیاب سکندر کو کچ و گھر
 سو فور ہندی ہو با چوچ

کہ تعمیر ہر خواب کیجے ماسن
 اور آسمین وہ سونے تخت پر
 لک مر دیکھا نہ ہی تخت پر
 سمجھو تو خدا اسکو اسے نامور
 رواج اسکا دین یہ لہجہ لنگیا
 حکیم و دینا یونانی ایک
 رہ جس برستی و عجب لنگیا
 کہ لکایت لبت لنگیا
 کہ معقول و لوری سے مین ہر
 نہمید ہو چوچ نصیب زہر
 سرا سہون محتاج بینشان
 یہ تعمیر اسکی جو اسے نامور
 یہ چاہے کس بک کر داز
 کہ مین دو خم اور خالی چلیک
 زکرم ہم برسا لک آسمان
 کہ کاشی جو ہر شمسار کا
 لک شمشیر ہر شمسار کا
 اسی حصہ مین ہوگا اک حکم ان
 جہان ظلم سے اسے ہوگا نیاہ
 ہر یک اسکی طرح عالم خراب
 نہ لک نہ سلطان کا ہو چوچ
 کہ اوسے مور آفس
 کہ اسے باغ و شریا جناب
 تو کدن نصیب جہان سے چوچ
 تہہ لک نہ ہو کس فرزانہ
 ہوا شاہ دمان شاہ عالم جناب
 ہوا واصل سے اسے دلا کلام
 سکندر نے شمشیر سے ہر
 سکندر دمان دار کیتی سستانہ

رفتن اسکن در در قنوج و لشکر کشیدن فور بادشاه قنوج

بجنگ اسکن در و کشته شدن او و فتح شدن اسکن در

اسکن در نه نامر لکھا غور کو لکھا کیا ہوا کیا جو اٹھا غور نہیں تجھے مجھ کو خطر نہ ہوا دلیرانہ میدانین تہن زغواہ سواران جنگی تھے ایسی ہزار اسکن در کے ہمراہ تھے بلی ہزار غرض تھے حضور شاہ نامدار سواران جنگی تھے ستر ہزار نہ ہمارے صرف جنگی سوار اسکن در سے مردم یہ بول رہے ارسطو کو کہ طلب زود تر تو اسکا کدے ست خالی رکھا وہ اسے سوار استقامت کیا تو غیب سے پہن کر شمشیر لکھا بسوسہ چہرین لکھا ہر بنائے جس طرح کیلے ہزار جود میاں گردون سو سو ہوا وہین مردمان نے کیا آشکار حقیقت سے اسکی دراز نہما ادھر سے جوانان کیبار کی سواران ہندی و بلیان راشام تک گرم باں جنگ سحر گاہ پھر فوج جنگی سوار ادھر تو جو جنگ آور و ہولنا جو پھر فوج ہو گرم بازار کین مناسبت سے اسے سرفراز	لکھا آئے پانچ کڑا سے تاج نہ رکھتا تھا مردی و مردانگی نہو مجھ سے خواناں فرما بری یہ سنکر ہوا پر غضب بادشاہ دلیرانہ مصر و سواران روم سوار اسے تھی ہند کی فوج بھی اکل فور ہندی بھی قنوج سے پے کینہ خواہی تھے کیلے کما یہ بلیان جنگی جو آئے نظر مخالف کے ماضی میں جنگ ہنر و دہن آئے کیا آشکار وزیر و خرد مند نے بولنا ہوا جبکہ میدان میں گردون وہ پیش لگی آسمین جسم و جان ہوا تیرہ رو سے بہر بلند ہوا گرم بازار پر کا روان خبر لائے والوں نے پوچھا کیا بان حکیمین نے اسکو مہیا کیا ہو سے سوار گردون وہ جنگ کیا جو بہر سرب نظر روشن ہوا فرما ہم وہ اسے پھر فوج کو ہوئی جنگ و خون و ہنگام اسکن در نے اسکو یہ بھی پیام ہزاران سواران یہ کجا جو مسلاب سوچے اپنے دلین کہ جسکو میدانین نہ بچے	کیا کشتہ دارا کو تو نے اگر اطاعت تری کہ ہندی کی کہ رکھا ہوں غم جنگ اور اس سو سے قنوج لیکر سپاہ کہ قولا ہونگی بیست موم شہنشاہ عالم نے چاکر کی مقابل ہوا شاہ کی فوج سے نبرد آزمایان جو اسے نام تو فوج اسکن در ہونی پھر خطر بجلا سطح جنگ کچھ ہما بنایا اک آہن کا سپہ سوار کیا ایک طیار گردون ٹکان ارسلوے بولا جو اس کیان خروش عظیم کی تھا گردان ہوا دیکھ کر خوش شاہ احمد لے کشتہ و ستہ ہونے جون پر کیا ہکر و میرے آگے بیان یہ اسباب زرم فیکار کا نہ ہرگز کیا دشمن کی چوٹان زین یک قلم مثل گلشن ہونی سپہدار ہندی ہوا زرمجو دین کے پھر سوخو سب کو تو جیستہ میں مشہور عالم ہوے کشتہ و ستہ کل ہر دو ارضاہ ہون کیوں نہ جان لکھا ہوا ہین سور و تاج و تخت
--	--	--

سپہدار ہندی نے بھیجا تھا اوجھ سے سکندر نے فرستے تھے لیکن ہونے لگا کر زینہار دو بارہ ہوا اتفاق سے تاکہ جوتھے نامداران ہندوستان کروں فور ہندی میں شہر یہ سنکر جو سے سرسہر نامدار در گنج و امان کہہ واکیا سدک ایک سردار کا نام تھا	کہ بہتر چاہے شاہ عالیجناب ادھر سے گیا فور ہندی چھ نگہدار تھا شاہ کا گردگار گرا فور ہندی ناکون خاک طلب شدہ آنکو کیا بولان مراعات و اطاعت پر ایک پر شاہخوان شاہنشاہ کا مگار نشان خسرو داوگر کو دیا کہ سالار تھا فوری فوج کا	جہاں کے لشکر سے میدان وہیں کھینچ کر فور ہندی کیا شاہ نے جبکہ وقت تیز مظاہر ہوا خسرو و اجہ بند دلا سہایت و دل آنے کیا حوالے نصیب کرنے کے سبھی شہرین مسرور ہوئے زموی کرم شاہ نے سپہ بٹھایا اسے تخت زر کا پر	کہ نہا ہو نہیں سمجھے جنگ اروان کی سواد سے مید اروا فور ہند میں شہر کہ تھا بار فہال و بخت بلند کہ اندیشہ مست کی پیچم ذرا جسکو دیکر ہو نہیں پاتے روان وہیں لیکے قلعہ میں شاہ کو عنایت کیا آنکو وہ کج و زور ایک ہندی فتنی کا نام جو
---	---	---	--

رفتار سکندر زیارت مکہ معظمہ و آمدن در مصر و از مصر طرف ملک اندلس رفتن

سکندر جہاندار عالم شاہ کہ کعبہ پر نام اسکا مشہور ساعیل مر و جبہ مسیر سکندر جو پہنچا تو باصرہ زیارت کو پہر ساتھ لے گیا لیا یحییٰ بن جبار و مین سما علیان کو جبار و مین سکندر رہا مصر میں ایک نہن پر محمد ایک قید انعام فراوان تھا اسکا شہ و جاہ سکندر سے بولی زن پرستیار کہ نہ بندہ شاہ آزاد ہون سکندر ہوا کیلے سرگمین کعبہ اوسا مطرح مت جائد انکرا نی خاطر تو کہ جمع بان مگر کعبہ ہو چھ تو کر دے دور انکے پھر شاہ کیوان عمل نہن و تھر سے رحم وادہ	رہا شہر فوج میں تین ماہ پرستگ خلق بیت الحرام کہ گذار تہیہ پر نامور موضع قریب پایا خسرو پیادہ جہاندار شور و شاکشا تو ہوا درس زیر جہنم دیا اور مین بادشاہ مین ہوا لشکر شاہ آسودہ حال پر پہرہ و رشک ماہ نام کیا ایچی شک و ان بادشاہ تو جہ شاہ اسکندر نامدار سکندر نہیں ہون فرستادہ ہوا رنگ چہر کا پران وین بلا سر پہ اپنے قسمت لائیو نہر کو گردن زائیر میان تو سونگہ گردا و میر چہ ضرور کہ دین اور ایمان کی جھلک اروان چھو کر مین اعطی	کسی نے کیا شاہ بولان زیارت کی شکر ہوئی آرد غیرہ تھا اسکا بخت تیب سکندر نے نذر دنیا کا دی سما علیان پر چھو واد خوا نہن شاہ عالم نے چہر و تو سو کشور و صروران سے کیا روانہ ہوا مصر سے بعد ان سیددارا قلیم اندلس میں کیا جیکہ اسکندر نام جو عرسے جہان اب باقی مین شہید جہاندار کر کے طلب دلا سہایت دیکے وہ سہن کہ نہان نہر ہو آفتاب نہ آسید ہو چھا و مین کچھ کہ ہرگز مجھے کہے کی بدی نہ لائن بدلش ہرگز مین یہ قید و بولی کہ اسے تاجور	بنایا خلیل اللہ نے ان مکان روانہ ہوا خسرو نام جو شہر عباس کا کا تھا وہ مین بست سکی تعظیم و کرم کی کہ نسل خاندانے بادشاہ جہرا خدی اولاد کو قتل کر ملا آنکے بادشاہ مصر کا اسکو ملک اندلس آبادوان رکے سر پہ تھی حاج و مانجی تو پہچان آئے ایسا شاہ کو شہنشاہ پاسخ یہ پولا پٹن سکندر دی باہرین سون یہ بولی کہ اسے بادشاہ مین رخ بادشاہان عالی جناب تو فرمایا نہا سمجھ اب مجھ پھوڑے تو رسم و رنج کوئی تو کہ مجھ خاطر کو اسے نہا عرسے کہ تو کہ آہ خد
--	--	---	--

سکندر ہوا اس شخص طلب	راہوان نہ نماز نگاہ شب	بہت تھکا اس ماہ شوخ دینے	سکندر نے کیس پر نہ را کیے
وطن سے غرض بادشاہ جہان	دستان قصد نمودن سکندر براسے	پھر کیا سوخیمہ غلغہ جہان	

سیر جہان کو رفتہ رفتہ رسیدن در ظلمات محرم بر گردیدن از انجبالو

یہ تھا بسکہ قصد شد نامور	طیلا ر نمودن سد سکندر می	کہ سیر جہان کیجئے کہ سیر
کیا خوب شاہ سکندر نہ گشت	بہت دیکھے نمودہ کوہ دشت	کیا اپنا سکروان در برین
کیا جعفر شاہ کشور گشت	میری وان کے فرماند کو لکھا	ہر اکسے صلح و مدار کا غم
لغات مجھے گروان کر	اک مطلق کسی کو نہ پہنچے خبر	جو کوئی تھا پادشاہ تباہ
بہت قطع کی راہ پست و بلند	کئی جاہوئی شد کہ جو گزند	عجائب غرائب بھی لکے نظر
بہر اہفت اقلیم میں بادشاہ	کہ تعالیٰ اور اقبال فضل الہ	تو پہنچا وہاں جس رونامور
کہ نہ تھا عالم کا بشی ہوسان	کیا مردمان نے یہ آکر بیان	جہان بشمہ جو اسے شد نامور
کسے نوٹس ہو کوئی پتہ کیا اب	تو عمر ادب سے ہو وہ کامیاب	کیا پھر وہیں قصد کیا بیت
سیاہ عدو سوز سوز آؤ پزار	یہ سنا تھا پنے دلا و زوار	روانہ ہوا خسرو عامور
خضر سے ظلمات تھا بنیما	خضر سے تھا صورت کما	کہ ہوا ایک روشنی جلوہ گر
عیان اگر زوان دیس ساطع	تو پھر مارو گزند کم کریندہ	لاکھ نور جسے ہوا آشکار
رکھا ہر اسم کو اپنے پال	ہو اگر کم و مارتے یہ پیر	عقل سے تھا شاہ فرزندہ
دور و درویش و غریب و غم	سوم روز آیا دورا لاف	یکار بہت خضر کے رچیدان
سنی ہر کسی نے نہ ہو گزرا	خضر جسے پہنچتے تھا کیا	پہنچا یا سوا شکر ت خضر
اندھیر چن سرگشتہ تھا پیر	یکایکت فی روشنی آشکار	بہت خاطر شد پریشان دلی
سین اہلین اک سیر کوہ تھا	یہ لوہو جوان یہ آہلی صدا	نہا رہا تو کیجیسا کہین پھر مردان
اور انکو اٹھا وے بھی لوئی اگر	تو وہ بھی پشیمان ہوئے تیر	کسے کہا دل میں کیا فائدہ
بہر آئندہ دن شاہ کیا کہین	خدا جہنم آباد و ان زمین	لگا کتے تب شاہ فرغ خصل
نہیں جاوے جیسے جھکا آب بہت	رہائی ہو ظلمت آب با خدا	بوسے غدا و خرم دل و دمان
سو گزینہ بڑی جب نظر	تو یا قوت گوہر سے وہ سر	افسوس مینے تھا فدائیم
بے تہ جو حرم ہو کوہ بون	اگر اسے وہ چھٹا لے لے دیں	تیرا شہر آیا دیا نظر
ہوے ساکنان شہر ہر زبان	لکے گئے یوں شہر کا نام	کبھی فرج نہ گاہ کا بیان
بہان آئی تباہ تہ سیاہ	یہ لکے گئے گان گئے پیشہ شاہ	لے کرینے کیسے دعا و شرف
کہ رونق ہوئی تیرے آنیسے	جہان میں تو یہ تو ملک	عجائب جواس بہن چیز کیا
وہ بولے کہ شاہ فرور و بخت	عجائب میں اس سرور و بخت	اور احوال آئندہ کا سر بسر

<p>کیا جب کان تارہ شیر جوان شمار دوان کے پستے چہر یہ بلالکین نے یہ مارا شکار تو حامی ہوا اپنے فرزند کا بصیرت و اندوہ و غمناک کل گلشن جن گلزار نام گئی وقت شب میں مرد جوان بست استرازاں اس جوان کیا پہو اس سچ بھو اب انجام کا گلی کشن کن کہ اس نام جو ہوا دیکھ کر شاد و نامدار سحر اردوان نے سنی جب خبر شکستہ بندہ ہو مثل باو سحر نمایاں ہوئے غیبت مرده یہ سکر ہوئے جلد و آن دون کہ شمع تہیان ہو بارنگر فرو گئے نامہ اس شمع پر مورا دوان سخت اندوہ من شہنشاہ عالم ہو بارنگر فر سیدار یومین تھا پورنگران سہیل اصطرخ کو نامان جو افر کا نام ہوا رشیر تو لاشر طاعت بجا سحر کہ اس نام کا اک دلا و جوان خدا نے دیا اسکو ہرے غصہ سر امن اقامت گزین تھا جان مناد می تو قصہ بہر جانان جو افر کا پستک ایک وہ بولے دوان جاسک ماہرین</p>	<p>توشادوان ہوا دیکھ کر دوان وہ مہاتما حساس تھا نہ بوفکار خیانت لگا کرنے وہ شکار ہو اس جوان پر نہایت خفا طویلے میں رہنے لگا روم حوالے تھا اسکے خزانہ نام ایک اجار عشق کا سببان وہ باز آئی نہ وہ دلمہا سراچی مراد دل بے قرار بچھے پانچ لیکر گریزندہ ہو دو اسب جہا کام پر ہو ہوا دل میں اندوہ من شمر گریزندہ ہو پختہ کشتہ پر یہ بولے توقف بیان مگر کہ سوسو اسطرخ ہاں دعا روان اس مکان ہو شمر باندہ فرات کی دوان بسر یا خشتیا سوچ بوجہاں تھے ہاتھ سے اسکو پختہ خزر کیا سوسو اسطرخ اسکو رو ہوئی خواب میں پیش کش ساز و زخم و زین بر بست سلی عظیم و مکریم غریبانہ آیا جو سے یہاں نصیب کے ایک کلاں جو بنایا تھا ہرک کو نام پوشان بنایا ہر نے نشان جوان بست سوز و ارام اسکا کیا گزن اسکی فراموشی یک فکر</p>	<p>رکھا اسکو مختار مثل سپر شکالیک مارا جوان و بان غرض بحث باجم ہوئی بیشتر کیا سپر آنور اسبان آسے پرستار کشتاں اردوان نظر اسکو آیا مدین ارشیر بعد عشق و شمع سوری سرخسما مگر و فریب استدر وہ گلزار اسطرخ حیدر شب یہ لکھ کر سویم و لعل و کبر وہاں وہ دون کز لڑانہ کئی پہلو اتان جنگی جوان یہ جاوید بنان باں فرو دیشے سوسو اسطرخ اسکا نوم سحر شمع جیب اردوان کے ہوا ہوئے جو در ماندہ ہو ملوان کہے صبر و سوار دوان کہ میں سطرخ طلع ارشیر کہے منقطع یہ تری نسل کو کہ ہونے نیا وے قوی اردوہ ہوا وادان مرد فرخ نہاد کہے ملک با بین فرامدی ہوا خواب صبح بیدار جب خبر اسکی پہونچا تو کوشاں گزن اسکی تو فرخ عظیم ہسم وہاں جہت قدرت غیر و کبر خبر یہ کسی ہاکے ماک سے جب بزدگان سطرخ کو کربل مخلص ارشیر جوان سے کما</p>	<p>انکا کرنے الطاف شام و سحر تو کس و زمین پر شاد و سحر کین اردوان نے یہ پائی خبر کیا سخت بقدر و حیران آ بہت نازنین دلبر و نوجوان ہوئی دام الفت کی سکے ہوئی اس خوابان ہم جری وہ لافانی زبان پر کہ وہ نامور حضور اسکی آئی بعید شمر خزانے ستلافی وہ شمر غرض مثل مرصت بان ہو کے آنکے دنباں و زمین دان فراد و میمنہ شمر جانیے وہاں آپ کو جلد ہو چاؤم گئے تب یہ انکو ہوا شکار نشاطت تھی انکو کو یون و دان کیا جاکے احوال کسریاں وہ بلالک شایہ یہ مرد و کبر ہوا سنے عکین بہت نام جو شباب اسکو لے آئے کہ آہ دلبر و چار و داران و اد نصیب کے جو سخت و ناخوشی سنادی یہ کی شمر شتاب کہ عزالکماں وہ عالمی شتاب اطاعت کہتین غرق ہو یک سلم ہوئے تھے تہم کے فرمان پیر وہ آیا حضور اسکے با صطرب کہاں کلامت کو کلاں کہ جا کر بن ہم نوجو فرمانروا</p>
--	---	--	---

بدجور چای عام جو ادا شده | پے جانفشانی جو سامنے سپاہ | تو جو وارث ملک و تاج و سرسبز | بدست آنست شاهان هجوا و شیر

جلوس اردو شہر بایکان بن ساسان بر تخت سلطنت استطخ پارس

مہوے جسے ضامنہ بدست رکھا سر پر دیم گویا نگار سویات کے گھنچے اب سپاہ نہاں نہ کوئی پھر فرات جنگ اوجھستے تباہ ایک اردو اوجھ ایتنا جو موج کران صفت آرمی جیسے بدست یہ ہم کو جو وقت پہنچے شہنشاہ ہوا پھر یہ کارزار ہوئی گرم کین جگر فوج تباہ پھر اسکی سپاہ و سران سپاہ جہاندار عالم ہوا بعد از ان جہانان جنگی و مردان مرد ہوا یار تخت شہ از جہنم سہار دوان کی گریزان ہوئی و نیکو حکم شہ کا لگا مہوے دو گرفتار او و جون	کہ ہوا دشاگرد شیر جوان کہ بہتہ حاضر تھے سب نامدار و ہاں سپہ اردوان کو سپاہ تھوڑے ہوسب ملک میں بیدار سیہ لیک آیا سوار و سیر ارادہ ہوا فاعلست بیگان یاد کوئی ہوا شاہ سے زرم جو تو نکلین ہوا ہم نامور سولشہر شاہ عالی وقار ہوئی بیشتر فوج بہن ملک مہوے ہوا شاہ گیتی پناہ سہار رسہ با سپاہ کران رست تاجمل روز گرم نبرد غرض جنگ یوان فیروز نبرد زاد تباہ و پریشان ہوئی ہوا کش تیغ زہر آبدار نیزان کچھ سو پند وستان	مویا کیا ایات برین سیر ہو خطبہ و سکندر روان شہ اردوان کو چھپر شکست پھر اتنے میں ہو چھی بنگو یہ سنکر وہیں لیک جنگی سپہ آستہ نامہ دیا شاہ کا والہر تباہ و کس سپاہ لکھا اردوان کو یہ احوال تاج اور بغیر ان تباہ غریب کایا نگاہ اگر دیکھا آستہ شہر میں ہوا پناہ شہ اردوان جمع کر کے سپاہ لگی چلنے پھر با دھرم روان مہوے حلا و فروران دوان شہ اردوان زندہ آیا سپہ پسہ چار آستہ کرتے نام تو مظفر ہوا خستہ و زود لگرا	اگر سپہ ہوا جلوہ گر آرد شیر یہ پھر ارومان مشہر بعد از ان تو فرات و یوان ہوا پناہ اگر سپہ شہ اردوان کا سپہ روان کچھ ہمیں ہوا پناہ اوجھ دے وہی ملوان گلیا مہوے شامل لشکر بادشاہ کیا ہوا ادا لشکر طلب مقابل ہوا اسکی سپہ سپاہ اگر ہمیں کو میدان میں نہ گلیا زور و سیم و گنج و جوا ہر دیا ہوا لشکر شاہ سے گین پناہ مہوے کچھ لشکر اردوان کے قتل کر دیاں جنگ آوڑان نہ لشکر ہوا نہ تاج و سرسبز سپہدار جنگ آوڑ و گینہ جو مستخرک ملک ایران تمام
--	---	--	--

پہل نام ساسانیان و بالاجمال ذکر سلطنت انہما

جہان میں نصیب شہزاد راہی و دو سال فریاد روا پسہ شہزادہ سلطان شہ کا پسہ شہزادہ ہرام کا بلوان ازان بعد ہرام نہ چون ہوا بعد از ان ترسے کچھ پھر اسکا پسر اور دلیہ	چل سال تاج و تین سر سپاہ و رعیت کو ماضی لکھا و کسکسان نہ عالم رہا ہوا مالک تخت با فو شان کہ تھامنی وہ بن ہرامیان خداوندانک باک و فر ہوا مالک ملک تاج و سرسبز	ہوا ملک ایران کا پھر تاجور شہزادہ کو جوان بعد از ان پسہ اسکا پسر تھامنی ہوا نام و ملے نام اسکا بھی ہرام تھا باغبان و دولت ہوا بادشاہ نصیب کسل نہ سال فرمانہ یہ نہ سال ملکہ ہما بعد از ان	سپہدار شاپور اسکا پسر ہوا فرات افرازے تخت کیران را حکمران تاسہ سال دو ماہ را نوزد حال فرمان روا و سلطنت تاسے کی جیادہ یہ نہ روحی اتقان دولت دہی جہاندار شاپور خورشید شہنشاہ
---	--	--	---

نظم اللہی شرح قصیدہ مائی - قصائد میں
گلشن اسرار - تصنیف مولوی الور علی صاحب
در علم تصوف -

مثنوی بزم وصال - عرفان میں مصنف شاعر
اہل زبان ہر -

کتب تصوفات اسلامی

ترغیب الفرقان - در فضائل قرآن -

شیخہ احمدی - تصنیف حکیم مولوی محمد حامد الدین صاحب
سکین ہسون سراپا - احمدی کا بیان ہر -

مثنوی زائر - تصنیف نواب بہار علی خان نادر دہوت
کرنا اسلام کا قبائل قریش کو حدیث صحیح سے -

دواز دو مجلس - سہمی ریاض اللہ مار مولوی
خیر الدین گوپاموی نے حالات پیغمبر اسلام بطور

مولد شریف بیان کیے ہیں بارہ مجلسوں میں اہل
تسن کے مذہب کی نہایت عمدہ کتاب ہر -

اسرار کر بلا - مثنوی محمد طہیر الدین خان بہادر بکراچی
اس کتاب میں حالات مہر کو کر بلا پہلے بروایت

احادیث درج کیے ہیں -
مہر نبوت - تصنیف نواب محمد روان علی خان

نظام نعت میں -
رموز القہر ان - اوقات وغیرہ قرآن کے نکات

کا بیان -
آثار مجتہد - ملاقات و حالات قیامت مثنوی میں

مذکور ہیں -
تفسیر نورانیہ مثنوی منظوم - مشہور و مستند کتاب ہر -

مجموعہ مثنویات - فرید الدین عطار جہین حب
تفصیل میں مثنویات تصنیف فرید الدین عطار جہین

۱ - جواہر الزمات ۲ - بیلاخ ۳ - الکی نامہ - ہم مختار ہر
۴ - منطق الطیر ۵ - بل نامہ ۶ - عزت الاحباب

۷ - معراج القیوم ۸ - بل نامہ ۹ - ہندنامہ - بیخود زبان ہر
اخلاق ناصری - مشہور علم اخلاق کی کتاب -

اخلاق محمدی - مصنف محمد علی بزدی اخلاق میں
اخلاق محسنی - مصنف ملا حسین واعظ -

معراج الہدایت - ترجمہ عوارف - مشہور کتاب ہر
ترجمہ کاغذ حضرت محمود دین علی اکاشانی نے لکھا ہر -

رسا کہ ہدایت المؤمنین - مصنف مولوی ساجی
محمد جمیل الدین صاحب المثنوی الکوثری و عظمت میں -

سرور العباد - شرح قصیدہ بات سلو مولفہ حاجی
عبد الحافظ محمد زید صاحب مصطفی آبادی -

مجالس العشاق - بانصورت تصنیف سیلطان حسین
نیکو شہنشاہ امیر تہود گورگان ہر نشر و نظم و کتب عشق

و شریعت کو ہم غالب و ہم سلوک کیا ہر بلاق اہل تصوف -
حارات العشاق - مصنف ملا فیضی درناشر عشق

اخلاق جلالی - نثر از جلال الدین محقق دوانی
کتاب میں علم اخلاق بطور حکمت ہر انور شریعتی مولوی

مادی علی محمد اور ہر جمعی کا لکھا ہر شاعر و مثنوی -
منطق الطیر - تصنیف فرید الدین عطار تصوف

اور در حدیث میں -
پند نامہ - مصنف حضرت فیروز الدین عطار

تصوف میں -

اکسیر ہدایت - ترجمہ کیمیائے سعادت مولوی محمد نور الدین
تخلص فرنگیزی نے حسب ایساے مالک مطبع
ترجمہ نہایت عمدہ کیا ہے۔ حق تصنیف اسکا مطبع نشی
نولکھتور صاحب کی ملک ہے۔

مذاق العارفین اردو - ترجمہ احیاء العلوم عربی
کامل درچارجلد جسکو مولوی محمد احسن صاحب
مدرس عربی بریلی کالج نے عمدہ ترجمہ کیا ہے۔
تحفہ درود و ملقب بخیر الکلام - مولفہ مولوی
فتنہ احمد صاحب۔

رسائل کسب الانبیاء اردو مصنفہ جناب مولوی
ظہور الحق صاحب۔

شجرہ طعرا سے اسرار و واروہ امام - ایجاد
مولوی ہادی علی مرحوم ایک درخت کی شکل میں
بصیرت برگ و گل اسرار اللہ معصومین کو نہایت
نرم و گہوار نامہ ازون اوسلو میں نصب کرنے کے لائق ہے
مجموعہ نووونہ نام - شامل و مائے ختمی و تصنیف
برودہ و قصیدہ بابت سلا و قصیدہ خوشہ و دکائی و غیرہ
بارع البتہ - حالات فصیلت حضرت خاتم الرسالت
مصنفہ مولانا شاہ عبدالحق دہلوی۔

خلاصۃ المصائب و مصائب ابی بیت علیہم السلام
و ذخیران اردو - درمصاب شداد و کرام -
تاریخ مدینہ - ترجمہ جذب القلوب - اربیدہ الحق
دہلوی خلف حضرت شاہ غلام رسول تاریخ و فضائل
مدینہ حج و دیگر مقامات زیارت کے مندرج ہیں -
تفسیر سورہ فاتحہ - تصنیف مولوی اکرام الدین صاحب۔

وفات نامہ - تصنیف فانی مراد آبادی ذکر وفات
پیغمبر اسلام۔

سفیل الجنان - مصنفہ میر علی تخلص - ایسرہ سالہ
تکمیل الامان مولفہ شیخ عبدالحق دہلوی کا
ترجمہ و شرح ہے۔

مجموعہ توشیحہ عقبتی - یہ کتاب اسماء الہی و اسماء
رسالت پناہی کے وظائف میں جناب محمد عباس
صاحب نے تالیف فرمائی ہے۔

سفینۃ الاولیاء - تصنیف شانہادہ دارالاشکوہ -
انوار العارفین - در ذکر و ذکر حضرت معین
مصنفہ مولوی محمد حسین مراد آبادی۔

جمہابہ القرآن تہم - وظائف قرآنی مذکور
محمد بن نامہ۔

مجموعہ زینت القاری - جس میں تین رسالہ ہیں
بیان ترمیل میں -
گلشن اسرار - روز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی
انور علی صاحب۔

گنجینہ عرفان - باند از مذاق اہل تصوف مصنفہ
حضرت شیخ فرید الدین عطار۔

شواہد البتوۃ - جس میں سیر و اخلاق حضرت نیر الشیر
اور حضرت کی آل اطہار کا تذکرہ ہے۔

معالج النبوة - بیان احوال حضرت خاتم المرسلین
مصنفہ طامعین الدین کاشی۔

